# Keybook

# Social Studies

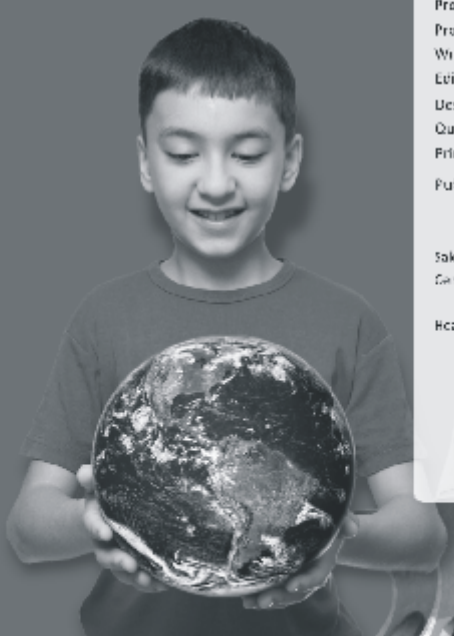


| | |
|---|---|
| Project Director: | Rana Fiaz Nadeem |
| Project Manager: | M. Mohsin Sukhera |
| Written By: | M. Mohsin Sukhera |
| Edited By: | Qubre-Abbas |
| Designed By: | Moonlight Designing Lab |
| Quality Controller: | Nawaz Arshad |
| Printed By: | Ahmad Naveed Printers |
| Published By: | MOONLIGHT PUBLISHERS |
| Sale & Display Center: | Moonlight Publishers. 10-Main Urdu Bazar, Lahore |
| Head Office: | Moonlight Research Lab. Mahata Shahadiyan, 22 - Urdu Bazar Lahore. |
| USN: | 111-186-786 |
| Ph: | +92-42-37111000, 37114856 +92-42-37114420 |
| Fax: | +92-42-37210201 |


## Class-8

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 1 | Map Reading | 2 |
| 2 | Earth: Around Us | 7 |
| 3 | Natural Disasters | 13 |
| 4 | Environmental Changes | 21 |
| 5 | Environmental Pollution | 29 |
| 6 | Pakistan - Challenges And Solutions | 36 |
| 7 | Arrival Of Europeans In Indian Subcontinent | 44 |
| 8 | British Rule | 53 |
| 9 | Effects Of The British Rule In Indian Subcontinent | 60 |
| 10 | Citizen And Citizenship | 66 |
| 11 | United Nations Organization (U.N.O.) | 76 |
| 12 | Pakistan And International Organizations | 87 |
| 13 | Kashmir Issue | 98 |

## یونٹ:1

### نقشہ کا مطالعہ

دنیا جس میں ہم رہتے ہیں۔ پہاڑوں، چوٹیوں، ساحل سمندر، صحراؤں، جنگلوں، برفیلے علاقوں سے مالا مال ہے ان میں اتنا تغیر وتبدل کیوں ہے؟ اور یہ تغیر وتبدل ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟ ان سوالات کو سمجھنے کے لیے ہمیں مختلف اقسام کے نقشوں سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کچھ نقشے ہمیں مختلف جگہوں کے نشیب وفراز (اونچ نیچ) کے بارے میں بتاتے ہیں اور کچھ مختلف مقامات پر ہونے والی بارشوں، کچھ ان جگہوں پر اگنے والی فصلوں، یان علاقوں کے جنگلات کی اقسام کا پتہ بتاتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے سے ہمیں دنیا کی بہت سی انواع کا پتہ چلتا ہے۔

**علامات/نشان:**

**نقطہ، لکیر، علاقے کی علامات**

ہم علامات (Symbols) کو نقشے کی طبعی خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہمیں پاکستان میں واقع لاہور کو ظاہر کرنا ہے تو ہم پوائنٹ (Point) کا نشان لگائیں گے اور لاہور سے اسے لیبل کریں گے۔

دریائے چناب کو ظاہر کرنے کے لیے ہم ساحل کے ساتھ ایک لائن (_____) کھینچیں گے۔

ریلوے لائن کو ظاہر کرنے کے لیے ہم ایک ٹریک بنائیں گے۔

اگر ہم پنجاب میں صوبے کا نقشہ یا ضلع لاہور کا نقشہ ہے تو ہم ماڈل ٹاؤن کا علاقہ یا ضلع قصور کو ظاہر (++++++++++) بنائیں گے۔

اگر پنجاب میں صوبے کا نقشہ یا ضلع لاہور کا نقشہ ہے تو ہم ماڈل ٹاؤن کا علاقہ یا ضلع قصور کو ظاہر کر سکتے ہیں۔ ہم اس کی ایک باؤنڈری (Boundary) بنائیں گے اور اسے کچھ رنگوں یا نمونے سے اس کی حد بندی کریں گے جس کو ہم حقیقی علامت کہتے ہیں۔ اس لیے تمام طبعی اجسام پوائنٹ یا نقطے کی مدد سے نقشے میں دکھائے گئے ہیں۔ جیسے ایک لائن یا علاقے کی علامت۔

## طبعی نقشے:

ہمارے اٹلس (نقشوں کی کتاب) میں کچھ نقشے طبعی نقشے کہلاتے ہیں۔ان نقشوں میں ہمیں زمین کے کچھ حصے مختلف رنگوں جیسے سبز، پیلا، یا بھوراوغیرہ میں دکھائے جاتے ہیں۔حقیقت میں یہ ہمیں لینڈ فارمز (پہاڑوں، سطح مرتفع، ڈھلوانیں وغیرہ) کی ورائٹی یا تنوع اور مختلف جگہوں کی اونچائی کی عکاسی کرتے ہیں۔

ہم زمین کی اونچائی پیپر پر کیسے ظاہر کر سکتے ہیں۔

یقینا ہم اسے شکل نمبر 1.3 کے مطابق کھینچ سکتے ہیں۔جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک تصویر ہے نقشہ نہیں ہے۔ یہاں یہ چوٹیوں ک اونچائی کو چھپایا گیا ہے ان کے پیچھے کیا ہے؟ ایک نقشے کے بعد کچھ چھپائے تمام جگہوں کو ظاہر کرنا چاہیے۔کیا آپ وہ طریقہ سوچ سکتے ہو کہ ہم کسی جگہ پر ایک نقشہ کھینچ سکیں؟ ایک طریقہ جس میں ہم رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے نقشوں پر اونچائی کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

آئیں دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے۔

## زمین پر اونچائی/ بلندی کی پیمائش:

زمین پر تمام بلندیاں (Heights) سطح زمین کے لحاظ سے ماپی جاتی ہیں۔جب سے بحر (Oceans) اور بحیرے (Seas) ایک دوسرے سے جڑے ہیں سطح سمندر (The top surface) تمام جگہوں پر دنیا میں تقریباً ایک جیسا ہے۔

نیچے دی گئی تصویر کو غور سے دیکھیں گے تو آپ کو اس کا آئیڈیا ہو جائے گا۔

ہم تصویر میں دیکھ سکتے ہیں کہ گاؤں سطح سمندر سے پچاس میٹر کی بلندی پر ہے۔

## نقشے پر بلندی ظاہر کرنا

درج بالا تصویر میں گاؤں کے علاقے کے نقشے پر غور کریں۔کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ نقشہ میں تین (زون) حصے ظاہر کیے گئے ہیں؟ سب سے پہلے وہ علاقہ جو 0 میٹر سے 50 میٹر کی بلندی پر دکھایا گیا ہے پھر 51 سے 100 میٹر اور آخر میں 101 میٹر سے 150 میٹر سے بلندی پر ہے۔اس لیے کوئی بھی جگہ جو 51 سے 100 میٹر کی بلندی کی بلندی پر ہوگی۔وہ 50 میٹر سے بلند اور 100 میٹر سے پستی پر ہوگی بلندی کو مختلف رنگوں کے شیڈول سے ظاہر کیا گیا ہے۔

## خطوط ہم ارتفاع (Contour Lines):

کونٹر لائن (Contour Line) وہ لائن ہے جو نقشہ پر ان جگہوں کو ظاہر کرتی ہے جن کی سطحیں (بلندیاں) برابر ہیں۔ گاؤں کے نقشے میں آپ ایک لائن دیکھو گے جو گاؤں سے گزر رہی ہے۔ وہ پچاس میٹر کی کونٹر لائن ہے۔

اس لائن میں تمام جگہیں 50 میٹر کی بلندی پر ہوں گی۔ کونٹر لائنیں بے قاعدہ (Irregular) اور زمین کی شکل یا سطح پر منحصر ہے۔ یہ لائن ایک دوسرے کو قطع نہیں کریں گی۔ دو کونٹر لائنوں کا درمیانی لینڈ سکیپ پر منحصر ہوگا۔

اگر زمین ڈھلوان نما ہوگی تو کونٹر لائنیں ایک دوسرے کے قریب ہوں گی اگر سطح زمین تھوڑی ترچھی ہوگی تو کونٹر لائنز ایک دوسرے سے بہت دور واقع ہوں گی۔

## بلندی ظاہر کرتے ہوئے نقشوں کا استعمال:

یہ نقشے ہمیں قطعہ زمین کی خاصیت جیسے پہاڑوں کی اقسام، وادیوں کی صورتحال اور ڈھلوانوں وغیرہ کو سمجھنے میں ہمیں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اگر ہم طبعی نقشے کو دیکھیں تو ہم مشرقی حصے میں واقع ڈھلوانوں (Slopes) کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ڈھلوانوں کے مغرب کی طرف سفر کریں تو ہم سطح مرتفع کے علاقے میں پہاڑیوں پر پہنچ جائیں گے۔ سطح مرتفع کا علاقہ خود بہت سارے دریاؤں کی وجہ سے کٹاؤ کا شکار ہے۔ جو کہ گہری اور چوڑی وادی کو تشکیل دیتے ہیں۔ نقشے جو کہ بلندیوں کو ظاہر کرتے ہیں جب ہم سڑکیں یا ڈیم تعمیر کر رہے ہوتے ہیں میں بہت اہم ہیں۔

اگر ہمیں اونچ نیچ والے علاقوں (Undulating Regions) کے درمیان سڑک بچھانی ہو تو ایسے نقشے ہمیں راہداریوں (Routes) کے بارے میں فیصلہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جب ڈیموں کی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اس کے لیے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ ڈیم کے پانی کے لیے کتنی زمین درکار ہوگی۔

## Exercise

- **Answer the following questions.**

**1. What is meant by physical maps.**

**Ans.** Some maps in our Atlas are called 'Physical Maps'. In these maps, weusually find different parts of the land coloured green, yellow or brown. etc Actually, they show the variety of landforms (mountains, plateaus, plains etc.) and depict the height of places.

**2. Explain the symbols which are used to show physical features on the maps.**

**Ans.** We use symbols to show physical features on the map. If we are asked to show Lahore in the map of Pakistan, we will mark a point (•) and label it as ahore. To show the river Chanab, we will draw a line( ) along its course. For the Railway line, we will draw a track line ( ) to represent it.

**3. What is meant by contour lines.**

**Ans.** A contour is a line that joins places that are the equal heights on the map.

**4. How do we show heights on map.**

**Ans.** You see in the book. the map shows three height zones.Ristrly, areas which are present between 0 meter and 50 meters height, area 51 which are between 101 meters and 150 meters these. Only place which fells in height tone 51-100 meter will have a height of above 50 meters but below 100 meters. Height is whose in different shades of colors.

**5. Write some uses of maps.**

**Ans.** Maps help us to understand the nature of the terrain, as types of mountains and position of valleys and plains etc.

**(i)** On the physical map we can identify the shops in fasten part.

**(ii)** Maps showing height very essential when roads or dams have to be esstrueted undulating ratio between two places, such maps help us in deciding the route to be taken by the roads.

● **Fill in the Blanks.**

1. The world we live in is full of **variety**
2. We use symbols to show physical features on the **map**
3. We make a point to show the label of **city**
4. All heights on the land are calculated from the **sea level**

5. A **contour line** is a line that joins places that are of equal height on the map.

- **Draw the symbol's of the following.**

| | |
|---|---|
| Point | • |
| River | blue |
| Road | |
| Railway Line | |
| Capital | |

- **Choose the correct Answer.**

1. **We use _____ to show physical features on a map.**
   (a) lines (b) dots
   ■ symbols (d) land
2. **___ is shown in different shades of colors in a map.**
   (a) population ■ height
   (c) length (d) mass
3. **A line that joins places that are the equal heights on the maps is a:**
   ■ contour line (b) longitude
   (c) latitude (d) none of these
4. **All physical features are shown on the map with the help of:**
   (a) point (b) line (c) area symbol ■ all of these

(i) **Track line:**
A line or route along which something travels or moves.

(ii) **Atlas:**
An Atlas is a collection of maps: it is typically a bound of maps of earth or a region of earth.

(iii) **Sea level:**
The level of the sea's surface, used in reckoning the height of geographical features such as helps and a barometric standard.

(iv) **Terrain:**
A strength of land, especially with regards to its physical features.

## یونٹ:2

# ہمارے اردگرد زمین

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سورج کا ایک حصہ جو کہ ٹکراؤ کے نتیجے میں سورج سے علیحدہ ہوا، زمین کہلاتا ہے۔ اس کے آغاز کے وقت یہ ایک آگ کا گولہ تھی۔ یہ آگ کا گولا آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوتا گیا۔ زمین کے بہت سے عناصر مائع اور ٹھوس حالت میں تبدیل ہوئے۔ اس عمل کے دوران جو عناصر ٹھوس شکل اختیار کر گئے لیتھوسفیئر کہلائے گئے اور وہ عناصر جو مائع حالت میں تبدیل ہوئے وہ ہائیڈروسفیئر کہلائے۔ وہ عناصر جو گیسوں کی شکل میں پائے گئے اس کو ایٹماسفیئر کہا گیا۔ مندرجہ بالا زندہ عناصر/ اشیاء جو کہ زمین، پانی اور ہوا کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئیں بائیوسفیئر کہلائیں۔ اس طریقے سے زمین پر چار سفیئر زوجود میں آئے۔

## لیتھوسفیئر (Lithosphere):

وہ کرہ ہوائی (Sphere) جس میں ہم رہتے ہیں لیتھوسفیئر کہلاتا ہے لیتھو کا مطلب ہے چٹان اور سفیئر کا مطلب ''تہہ'' زمین کی بالائی تہہ مٹی اور ٹھوس مواد جیسے چٹانیں پر مشتمل ہے۔ تقریباً 29 فیصد زمین کا حصہ لیتھوسفیئر پر مشتمل ہے۔ یہ تہہ 64 کلومیٹر سے 100 کلومیٹر موٹائی پر مشتمل ہے۔ یہ موٹائی زمین پر ایک جیسی نہیں ہے۔ اسی طرح ان کا اندرونی اور بیرونی طبعی خدوخال بھی ایک جیسے نہیں ہیں۔ یہ عام طور پر مٹی اور چٹانوں سے بنے ہوئے ہیں۔

زمین جیسے پہاڑ، سطح مرتفع، ڈھلوان اور وادیاں لیتھوسفیئر میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ جیسے جیسے ہم زمین کے مرکز کی طرف جاتے جائیں ٹمپریچر بڑھتا جائے گا۔ زمین کے اندرونی حصے میں چٹانوں کا پگھلا ہوا مادہ میگما کہلاتا ہے۔ زیر زمین بہت سی گیسیں موجود ہیں جو کہ دباؤ اور حرارت کی وجہ سے اوپر کو اٹھتی ہیں لیکن سطح زمین پر موجود چٹانوں کا دباؤ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ اس لیے پہاڑوں اور زمین کے کرسٹ میں ایک توازن ہوتا ہے۔ جب ان کے درمیان توازن قائم نہیں رہتا تو کرسٹ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجاتا ہے اور جوالامکھی یا آتش فشاں پھوٹتے ہیں۔ لیتھوسفیئر ہمارے لیے کیسے مفید ہیں۔

اگر لیتھوسفیئر نہ ہوں تو ہم اپنے گھروں کی تعمیر کیسے کر سکتے ہیں؟

لیتھوسفیئر کے بغیر ہم پینے کے لیے پانی، خوراک کے لیے زراعت، صنعتوں کے لیے معدنیات اور آکسیجن کے لیے جنگلات اور لکڑی کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

## ہائیڈروسفیئر :

اب ہم ہائیڈروسفیئر کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ ہائیڈروسفیئر زمین پر مائع عناصر پر مشتمل ہے۔اس میں بحر (Oceans)، بحیرے (Seas)، جھیلیں، ندیاں، دریا، آبشاریں وغیرہ شامل ہیں۔ ہماری سطح زمین پر خشکی سے زیادہ پانی ہے۔ سطح زمین پر 70 فیصد پانی ہے ہائیڈرو سفیئر میں ایک واٹر باڈی جو کہ پانی کا ایک بہت بڑا حصہ اٹھاتی ہے/ لے کر جاتی ہے وہ روشن ہے۔ رات میں بحرالکاہل، بحراوقیانوس، بحر ہنداور آرکٹیک اوشن شامل ہیں۔ یہ تمام اوشنز ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ وہ واٹر باڈیز/ پانی کے ذرائع جو کہ زمین کے قریب ہیں انہیں بحیرے، خلیجیں، تنگ نالیاں، گلف وغیرہ کہا جاتا ہے۔ زمین پر بحر (Oceans) بہت بڑے اور گہرے ہیں۔ وادیاں ان کی تہوں میں 10 سے 11 کلومیٹر کی گہرائی پر واقع ہیں۔

بحر کی خصوصیات/ خدوخال سطح زمین کی سطح کے ہیں۔ یہ بھی اونچے پہاڑ، سطح مرتفع، کھلے میدان اور وادیوں وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

بحیروں (Seas) میں کتنی مقدار میں پانی ہوگا؟ اگر یہ پانی نمکین ہے تو کیا یہ ہمارے لیے مفید ہے۔

سمندر زمین پر سمندروں میں 97 فیصد پانی کی مقدار موجود ہے تقریباً 1/3 کا 3 فیصد پانی برفیلے کیپس اور گلیشیئرز (ہمالیہ اور دوسرے پہاڑوں کے پولز پر) پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا کچھ بقیہ پانی جھیلوں میں جمع ہوتا ہے۔ کچھ دریاؤں میں بہت اور کچھ زیر زمین ذخیرہ ہو جاتا ہے۔

کچھ پوٹ ایبل (پینے کا پانی) کی مقدار جو کہ انتہائی کم ہے صاف پانی بہت قیمتی ہے۔ بارش کے لیے جمع شدہ نمی جو کہ فریش واٹر کا اہم ذریعہ ہے، صرف سمندروں سے آتا ہے۔ ضروری کیمیکلز، معدنیات، نمکیات، مچھلیاں وغیرہ سمندروں میں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ زمین پر ہم زندہ جاندار دیکھتے ہیں بالکل اسی طرح سمندروں، دریاؤں وغیرہ میں پانی کے جانور بھی رہتے ہیں۔

لہروں اور مدوجزر کی شدید قوت اور اوشنز کے کرنٹ الیکٹریسٹی پیدا کرنے کے اہم ذرائع ہیں۔ ان تمام ذرائع کے علاوہ سمندر آبی راستوں کے لیے بھی انتہائی اہم ہیں۔

## ایٹماسفیئر :

کرہ ہوائی جس میں ہماری زمین لپٹی ہوئی ہے ایٹماسفیئر کہلاتا ہے۔ یہ سطح زمین پر 1600

کلومیٹر کی بلندی سے زیادہ تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ عام آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ ایٹما سفیئر بہت سی گیسوں، پانی کے بخارات، مٹی کے ذرات دھوئیں، خوردبینی جاندار وغیرہ پر مشتمل ہے۔

ایٹما سفیئر سے رنگ، بے بو اور شفاف ہے۔ اس میں ٹھوس، مائع اور گیسیں شامل ہیں۔ یہ 78 فیصد نائٹروجن، 21 فیصد آکسیجن اور 1 فیصد دوسری گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

جب ہم سطح زمین سے اوپر کی طرف جائیں تو گیسوں کی مقدار ایٹما سفیئر میں کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس چونکہ ایک بھاری گیس ہے اس لیے یہ زمین کی نچلی سطح پر ہوتی ہے۔

اوزون گیس ہوا میں نسبتاً بہت کم مقدار میں پائی جاتی ہے یہ گیس سورج سے نکلنے والی شعاعوں کو جذب کر کے زمین پر حرارت کو بڑھنے سے روکتی ہے۔ یہ سمندر کے قریب ہوا میں کھلی جگہوں پر صبح کے وقت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔

نائٹروجن اور آکسیجن جیسی گیسیں سطح زمین پر جانداروں کو زندہ رکھتی ہیں۔ نائٹروجن آکسیجن کی شدت کو کم کرتی ہے پانی ایٹما سفیئر میں ایک بہت ضروری عناصر ہے۔ حرارت کی وجہ سے پانی بخارات بن کر اور پانی کے ساتھ مل کر ہوا میں شامل ہو جاتا ہے۔ جسے ہم نمی کہتے ہیں۔ بخارات کے ٹھنڈا ہونے کا عمل کنڈینسشن کہلاتا ہے۔

ایٹما سفیئر میں نمی کی بہت سی اقسام ہیں جیسے شبنم، کہر، غبار، دھنک بادل ان کی شمولیت کنڈینسیشن کی بدولت ہے۔ انسانی زندگی پر بہت سے پہلوؤں پر جیسے خوراک کی عادات، لباس، رہائش رنگ، معاشی سرگرمیاں وغیرہ میں ایٹما سفیئر کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں اور یہ مختلف انداز میں ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بہت سی مٹی کے ذرات ایٹما سفیئر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ سورج کی شعاعوں ان مٹی کے ذرات کی وجہ سے دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان ڈسٹ پارٹیکلز (مٹی کے ذرات) کی وجہ سے ہی سورج غروب ہونے کے بعد اچانک گہرے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اچانک روشن اور چمکدار نہیں ہوتا۔

ان ڈسٹ پارٹیکلز کی وجہ سے ہی سورج کی شعاعیں ایٹما سفیئر میں داخل ہونے کے بعد منعکس (سورج کی طرف واپس مڑ جانا) ہو جاتی ہیں۔

ہم ان مٹی کے ذرات یا ڈسٹ پارٹیکلز کی وجہ سے ہی سننے کے قابل ہوتے ہیں۔

**بائیوسفیئر:**

لیتھوسفیئر، ہائیڈروسفیئر اور ایٹماسفیئر پر مشتمل وہ حصہ جہاں جاندار اپنی زندگی برقرار رکھ سکیں۔ بائیوسفیئر کہلاتا ہے۔ زمین کے اہم سفیئروں میں سے ایک سفیئر بائیوسفیئر ہے۔ نظام شمسی میں صرف زمین ہی وہ سیارہ ہے جو بائیوسفیئر پر مشتمل ہے۔ بائیوسفیئر میں بالیدگی (عالم نباتات، سبزہ) جانور، حشرات اور انسان شامل ہیں۔ ہم اپنی خوراک اور دوسری ضروری اشیاء بائیوسفیئر سے حاصل کرتے ہیں ہم سبزہ اور جانوروں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ بائیوسفیئر زمین پر ہمارے وجود (Pristance) کی بنیاد ہے۔

پودے، جانور اور خوردبینی جاندار یہ تمام لیونگ ورلڈ میں شامل ہیں۔ انسان شعوری اور لاشعوری طور پر اپنی بڑھوتری/ ترقی کے لیے بہت سی سرگرمیاں اختیار کرتا ہے۔ انسانی عوامل مختلف سفیئر زمین عدم توازن کی وجہ بنتے ہیں۔ اس وجہ سے مختلف سفیئر ز کا توازن خراب ہوتا ہے۔ زیرزمین نیوکلیئر ٹیسٹ، زیرزمین موجود معدنیات میں سوراخ/ دراڑوں کا باعث بنتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویلز کی بہت زیادہ ڈرلنگ لیتھوسفیئر میں غیر متوازنیت کا باعث بنتی ہے۔

گاؤں اور شہروں سے جمع شدہ فالتو مواد (Waste) اس کے ساتھ صنعتی مواد کی ڈمپنگ پانی میں شامل ہوکر اسے آلودہ کرتا ہے۔

حرارت کے بڑھنے سے پولر کیپس پگھلنا شروع ہوجاتے ہیں۔ بحری جہازوں میں آئل کے بہاؤ صنعتوں کے ڈسپوزل اور کیمیائی فالتو مواد سے پانی کے اندر موجود سمندری زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے جو کہ ہائیڈروسفیئر میں بہت زیادہ نقصان کا باعث ہے۔ صنعتوں، ورک شاپوں، پاور سٹیشنوں اور گاڑیوں سے نکلنے والی گیسیں ہوا کو آلودہ کرتی ہیں۔ وہ علاقے جن میں گاڑیوں کی فریکونسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں کی فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اضافہ درختوں کے کاٹنے کے باعث ہوتا ہے۔ زمین پر حرارت (Heat) کاربن ڈائی آکسائیڈ کے بڑھنے کے باعث ہوتی ہے۔ اس طریقے سے انسانی سرگرمیاں بائیوسفیئر پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

## Excersie

- **Answer the following Questions.**

**1. What do you know about Earth? Write a short note.**

**Ans:** Generally, it is believed that a part of Sun, which has been detached from the Sun after the collision; is Earth.

At the time of its origin, it was in the form of a fireball. This fireball started to cool down slowly. Many elements of the Earth got transformed into liquid and further into solid form. During this process, the elements which got transformed into solid are known as the lithosphere. The elements which got transformed into liquid are known as the hydrosphere. The elements which transformed into gases came to be known as the atmosphere. Above all, the living world which developed due to land, water and air came to be known as the Biosphere. In this way, the four spheres came into existence on Earth.

**2. How much time was taken by the Earth to reach its present form after being detached from the Sun?**

**Ans:** It was 4.6 billion years ago, when the earth reach its present from after being detached from the sun.

**4. How are the spheres of Earth inter-related?**

**Ans:** During the process, after the collision the elements which got transformed into solid are known as lithosphere. The elements which got transformed into liquid are known as the hydrosphere.

The elements which transformed into gases came to be known as the atmosphere. Above all, the living world which developed due to land, water, and air came to be known as Biosphere. It this ways the four spheres came existence can earth.

- **Fill in the Blanks.**

1. There are totally **Four** spheres on the Earth.
2. Lithosphere covers approximately 29 **percent** percent of the surface of the Earth.
3. The most prominent liquid component in the atmosphere is **Hydrosphere**
4. Hydrosphere, made of water, makes up **71** percent of the surface of the Earth.

**5.** **Ozone** gas absorbs the ultraviolet rays of the sun

- **Define the following terms.**

**(i) Lithosphere:**

During the process of collision the elements which got transformed into solid are lithosphere.

**(ii) Hydrosphere:**

The elements which got transformed into liquid are known as hydrosphere.

**(iii) Atmosphere:**

The elements which transformed into gases come to be known as the atmosphere.

**(iv) Biosphere:**

The having world which developed due to land, water, and air come to be known as the Biosphere.

**(v) Pollution:**

The presence in air introduction into the environment of a substance which has harmful or poisonous effect is said to be pollution.

- **True and False:**

**1.** The Earth is a member of the solar family. ✓

**2.** The proportion of water on the surface of the earth is less than the proportion of land. ×

**3.** The fresh water is a gift of hydrosphere. ✓

**4.** Oxygen dilutes Nitrogen. ×

- **Explain how the followings are related to your life.**

**Mountains:** The cultivation of crops dwelling of

**Field:** We got crops form fields.

**Rivers:** We use river is water for different proposes.

**Lakes:** We use lakes water for aligning purpose.

**Forests:** We got wood from the forests.

**(i)** **Mountain:** Are used for cultivation of crops, developing of holy being or God or someone or something representation a deity.

## یونٹ:3

# قدرتی آفات

قدرتی آفات دو اقسام کی ہوتی ہیں۔آفات جیسے زلزلے،سونامی اور آتش فشاں کا پھٹنا زیر زمین تبدیلیوں کی وجہ سے آتی ہیں جبکہ وہ آفات جیسے طوفان،سائیکلون،جنگل کی آگ،قحط سالی وغیرہ سطح سمندر پر تبدیلیوں کی وجہ سے آتے ہیں۔

### زلزلے:

کمزور ارتھ کرسٹ پلیٹوں کے ٹکراؤ یا زیر زمین ہیبت ناک/ شدید دباؤ کی وجہ سے تھرتھراہٹ کا شکار ہوجاتا ہے۔زلزلوں کی لہریں ہائپوسنٹر سے شروع ہوتی ہیں اور زیر زمین سطح سے بھی پیچھے تک جاتی ہیں۔زمین کا ایسا اچانک تھرتھراہٹ اور پلٹ زلزلہ کہلاتا ہے۔زلزلوں کی لہریں اپی سنٹر میں بنتی ہیں۔سطح زمین کا وہ پوائنٹ جو ہائپوسنٹر کے عین اوپر ہوتا ہے۔اپی سنٹر کہلاتا ہے۔

زلزلے اندرونی زمین ارتعاش کی وجہ سے آتے ہیں۔زلزلوں کی لہریں اپی سنٹر سے باہر کی طرف پھیلتی ہیں۔زلزلوں کی شدت اپی سنٹر سے دور جاتے جائیں اس کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔ زلزلوں کا اثر انداز ہونا اس کی شدت پر منحصر ہے۔ہم (Seismograph) کی مدد سے زلزلوں کی شدت اور اس کے ارتقاء کے پوائنٹ کی پیائش کرسکتے ہیں۔

زلزلوں کے وقوع پذیر ہونے کی تین وجوہات ہوتی ہیں۔

☆ آتش فشاں کے پھٹنے سے زلزلے رونما ہوتے ہیں۔

☆ سٹرائیک سلپ فالٹس زلزلوں کی وجہ بنتے ہیں۔

☆ زمین کا سنٹر سطح زمین سے تقریباً 6371 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

### آتش فشاں:

آتش فشاں زمین کے بالائی حصے (ارتھ کرسٹ) پر واقع ایک اوپننگ (Opening) ہے جہاں سے لاوا چٹانوں کے فریگمنٹس،راکھ،مٹی اور گیس زیر زمین سے باہر نکلتی ہیں۔

آتش فشاں چار وجوہات سے پھوٹتے ہیں۔

1۔ زیر زمین ٹمپریچر جب ایک خاص حد سے بڑھ جائے۔ 2۔ میگما کی تخلیق۔

3۔ گیسوں اور بخارات کا بننا۔

4۔ سطح زمین کی طرف میگما کا دھکیلا جانا۔

زمین کے اندر سے میگما گیسوں کے ذریعے باہر کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔ دوسرا چٹانوں کی اوپننگ اور دراڑوں میں موجود پانی سطح پر پہنچ کر بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بخارات میں جگہ (Space) کی کمی کی وجہ سے ان پر دباؤ بہت زیادہ ہوتا ہے اور یہ بڑی شدید قوت کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ یہی بخارات میگما کے اخراج کی بھی وجہ بنتے ہیں۔ میگما میں موجود گیسیں سطح زمین کے قریب پہنچتی ہیں اور لاوا، دھوئیں، گیسوں، چٹانوں کی مختلف سائز اور شکلوں کے ٹکڑوں جو کہ آتش فشانی (iceruption) کہلاتے ہیں کی شکل میں ہائی پریشر کے ساتھ باہر نکلتا ہے۔ یہ تمام آتش فشانی (Residuals) سطح زمین پر آجاتے ہیں اور ایک پہاڑ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

اگر گیسوں اور بخارات کی مقدار بہت زیادہ ہو اور سطح زمین پر راستہ (Vent) تنگ ہو تب یہ اخراج (Sruption) بہت خطرناک ہے لیکن اگر گیسوں کی مقدار کم ہو اور راستہ چوڑا اور وسیع اور طویل ہو تب یہ پگھلا ہوا لاوا آہستہ سے خارج ہوتا ہے۔

آتش فشانی کی تین اقسام ہیں۔

☆ ایکٹو آتش فشاں ☆ مخفی آتش فشاں

☆ معدوم/ ناپید آتش فشاں

آتش فشاں دنیا کے مختلف مقامات پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

انڈیا میں صرف ایک آتش فشاں ہے جو اینڈامن (Andaman) کے مقام پر واقع ہے۔ آتش فشاں یا جوالامکھی کا مقامی جگہوں کے کسی بھی مقام پر پھٹنا بہت بڑی توڑ پھوڑ/تخریب کاری کا باعث بنتا ہے۔

آتش فشانی کے بہت سارے فوائد بھی ہیں۔

زمین کی زرخیزی لاوا کی بدولت بڑھتی ہے۔ جاوا اور سماٹرا میں زراعت کی پیداوار اور ذخیرہ بہت عمدہ ہوتی ہے کیونکہ یہ لاوا کی بنی ہوتی ہے۔ آتش فشانی جگہوں خصوصاً جہاں پوٹاشیم کافی مقدار میں موجود ہو۔ کسانوں کی کثیر پیداوار میں مدد کرتی ہے۔ وہ علاقے جہاں گرم پانی (آتش فشانی کی وجہ سے) ہو اس میں ان جراثیم کو ختم کرنے کی خصوصیت ہوتی ہے جو جلدی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ سطح زمین کی کم گہرائی پر خاص عناصر جیسے مرکری، ٹنگسٹن، ٹن، زنک، ایلومینیم وغیرہ آتش فشانوں کے پھٹنے

سے آسانی سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

معدوم آتش فشانوں کی راہداریوں کے اندر موجود لاوا جب بتدریج ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈائمنڈ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ آتش فشانی کے دوران پگھلی ہوئی چھوٹی چٹانیں ''(Lapilli)'' کہلاتی ہیں اور وہ آسانی سے مولڈڈ ہونے کی وجہ سے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

**سونامی:**

سطح سمندر پر زلزلے اور آتش فشاں کے پھٹنے کی وجہ سے بلند سمندری لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو سونامی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بلند اور طویل ہوتی ہیں۔ ان کی طوالت تقریباً 700 سے 1600 کلومیٹرز ہوتی ہے۔ یہ لہریں بہت طاقت اور سپیڈ کے ساتھ سفر کرتی ہیں وقت کے ساتھ یہ ساحل (Coast) پر پہنچ جاتی ہیں اور یہ بہت بلندی پر پہنچ جاتی ہیں اور اس کی پاور جو کہ ہم علاقوں پر ایک بہت بڑے تخریبی عمل کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

11 مارچ 2011ء کو جاپان میں آنے والی سونامی اس کی گواہ ہے۔ طاقتور اور بل کھاتی ہوئی ہوا بھی مضبوط اور بڑی لہروں کی وجہ بنتی ہے۔ جب طوفان برپا ہوتے ہیں تو یہ لہریں بلند و پولینڈ کے ساتھ لمبی/طویل ہو جاتی ہیں جو کہ لمبے عرصے تک سفر کرسکتی ہیں۔ ایسی لہریں ساحل سمندر پر ایک بہت شدید توڑ پھوڑ کرتی ہیں۔ اسی لیے انہیں تخریبی لہریں کہا جاتا ہے۔ اس وقت چٹانیں گر جاتی ہیں۔ زیر زمین پانی لینڈ سلائڈ سونامی کی وجہ بنتے ہیں۔

**سیلاب:**

دریاؤں میں پانی کا ایک خاص سے زیادہ بہاؤ سیلاب کہلاتا ہے۔ سیلاب کی دو وجوہات ہیں۔

☆ دریا کے بالائی حصے پر بھاری مقدار میں بارشیں۔

☆ اگر کناروں پر بنے ہوئے ڈیم ٹوٹ جائیں، تو نچلے/ زیریں علاقے سیلاب کا باعث بنتے ہیں۔

**Scanty** بارشیں زمین کے پانی کو خشک کر دیتی ہیں اور خوراک اور پانی کی قلت کا باعث بنتی ہیں۔ اس صورتحال کو قحط کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قحط کی صورتحال **Scanty** بارشوں یا سال میں 2 سے 3 مرتبہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

**سائیکلون:**

سائیکلون کا سادہ اور عام الفاظ میں مطلب ہے ہوا کا تیز سپیڈ میں چلنا۔اس کو طوفان یا بل کھائی ہوئی ہوا بھی کہا جاتا ہے۔انڈیا کے ساحلی علاقے پر سال سائیکلون کا شکار ہوتے ہیں۔مشرقی ساحل خصوصاً ہر سال سائیکلون کا باعث بنتے ہیں۔ساحلی علاقوں کے متعلقہ علاقہ بھی اس کی شدت کی وجہ سے اثر انداز ہوتے ہیں۔تاہم یہ ہوائیں ایک محدود علاقے میں محدود مدت کے لیے اثر انداز ہوتی ہیں۔

**فوریسٹ فائر:**

درختوں کی خشک شاخوں کے درمیان رگڑ اور دوسرے عوامل جنگ میں آگ کا باعث بنتے ہیں۔یہ جنگل کے ذرائع (Resources) میں ایک بہت بڑی مقدار میں تباہی کا باعث ہے۔

**لینڈ سلائیڈ:**

مٹی، چٹانوں کی ایک بہت بڑے ماسل کی سلائیڈنگ وغیرہ کی پہاڑوں یا کلف (Cliff) کا نیچے کی طرف آنا لینڈ سلائیڈنگ کہلاتا ہے۔

دو عوامل جیسے ایک خاص حد سے زیادہ بارشیں اور زلزلے لینڈ سلائیڈنگ کا باعث ہیں۔

مثال کے طور پر بارشوں کے موسم میں قراقرم کے علاقے میں نقل و حمل (Transportation) ان لینڈ سلائیڈنگ کے باعث غیر یقینی ہوتی ہے۔

## Exercise

- **Answer the following Questions.**

**1. Can the disasters mentioned in this unit be called as geographical events?**

**Ans:** Less, the disasters line earthquake, tsunami and volcano eruption are occur in the interior of the Earth. Whereas disasters line flood, cyclone forest fire, drought etc. accuse due to changes on the surface of the earth. All these above mentioned disasters are called natural disasters and occurs earth, that why they are collectively said to be geographical events.

**2. How can you get information about disasters from government?**

**Ans:** There are many ways through which we can get information about disasters from Gove, some are given below.

**Evaluation:**

Before getting involved, the federal Government most evaluates the station on the ground. At that point FEMA Examines the Extent of the damage, draws of an estimate on the cost and time of recovery, and acts on its evaluation.

**Assistance:**

Once a disaster is declared, medical and disaster experts arrive to offer assistance on the ground by using their technical expertise and resources to identify harms by the disasters.

**Recovery:**

At that point, FEMA and other Federal agencies than our the every ray operations of disaster recovery to state and local Author tings.

**3. What are the advantages of living in a volcanic region? How?**

**Ans:** Volcanoes have certain benefits when are given below

**i.** The fertility of land increase due to lava.

**ii.** The agricultural production is very good due to fertile land in java and Stamata, as it was made of lava.

**iii.** The potassium rich soil from the volcanic residuals helps the farmers to obtain abundant crop production.

**iv.** The hot water springs in the areas of volcano have germ-killing property and that cures skin diseases.

**v.** At a lower depth from surface of earth, certain minerals like mercury, tungsten, tin, zinc, aluminium, etc. can be obtained easily from the eruptions of volcanoes.

**vi.** The lava that cools down inside the vent of extinct volcano turns it into diamonds with the passage of time.

**vii.** The small rocks thrown out during volcanic eruption known as 'Lapilli' which have been proved to be very useful as they can be moulded easily.

**4. Your friend's village has been affected by flood. What will you do to help him?**

**Ans:**

- Find out where the flood happened
- Stay informed and up-to date over time.
- Decide how you world line to help.

**1.** By Extra funds or goods, morning monetary donations.
**2.** By time stills, and other supportive to offer.
**3.** By donating blood.
**4.** By donating goods.
**5.** By offering shelter
**6.** By offering spiritual support
**7.** By conditional support.

**5. Which areas experience landslide more frequently? Why?**

**Ans:** Mountains regions frequently experienced sliding of mass of rock materials? Soil etc. Down the side of mountain or cliff.

**6. What efforts should be made to prevent famine.**

**Ans:** We should cultivate or grow the plant trees to product famine.

**7. What is "Tsunami"? What are its effects?**

**Ans:** Due to volcanic eruption or earthquake on the sea floor, high oceanic waves are produced. These are known as tsunami. They are very high and have nimaginable length. Length of these waves is approximately 700 to 1600 kms. These waves travel with a great speed and force. By the time they reach the coast,they attain great height and power which causes a great deal of destruction in the coastal regions. It was witnessed on 11th March, 2011 in Japan.

**8. Define earthquake? What is meant by epic centre of earthquake.**

**Ans:** The weak upper crust of Earth suddenly experiences tremors either due to collision of plates or due to the tremendous pressure in the interior of the earth. Waves of earthquake originate from its hypocenter which is deep down below the surface of the earth. Such sudden shaking or trembling is known as an 'earthquake'. Earthquake waves are created from the epicenter. The point on the surface of the earth exactly above the hypocenter is known as the epicenter.

**9. Write a few lines about cyclones.**

**Ans:** The simple meaning of cyclone is air which blows at a great speed. It can be called a storm or whirlwind. The coastal areas of India experience cyclone every year. The Eastern coast especially experiences it every year. The adjacent regions also feel the effects of cyclones when it is at its highest intensity. However, these winds affect a limited area for a limited period of time only.

**10. Which are the three reasons for the occurrence of an earthquake?**

**Ans:** There are three main reasons for the occurrence of an earthquake:

**(i)** earthquake caused by volcanic eruption

**(ii)** earthquake caused by strike-slip faults

**(iii)** earthquake caused by subduction in an active subduction zone.

- **Encircle the correct answer.**

**1. There are _____ types of volcanoes.**

(a) four ■ three (c) two (d) five

**2. The fertility of land increase in volcanic due to.**

(a) aluminium (b) mercury

■ potassium (d) iron

3. **When was Tsunami witnessed in Japan?**

■ 2011 (b) 2012 (c) 2013 (d) 2010

4. **Air which blows at a great speed is the meaning of:**

(a) Tsunami (b) Earthquake

■ Cyclone (d) Flood

5. **Human activities affect the:**

(a) Lithosphere (b) Atmosphere

(c) Biosphere ■ All of these

6. **The process of cooling of vapours is called:**

■ Evaporation (b) Freezing

(c) Condensation (d) non of these

7. **The living world developed deu to land, water and air is known as:**

■ Biosphere (b) Atmosphere

(c) Lithosphere (d) Hydrosphere

8. **Heat on the earth increase due to increase in:**

■ Carbon mono oxide (b) Oxygen

(c) Corbondi oxide (d) Nitrogen

9. **Shortage of food and water in any area is called:**

(a) Tsunami ■ Famine

(c) Cyclones (d) Landslide

10. **An opening in the earth crust is called:**

(a) earthquake (b) landslide

■ volcano (d) flood

## یونٹ:4

# ماحولیاتی تبدیلیاں

ہوا ہماری زمین کے گرد ایک غلاف بناتی ہے۔ جسے ایٹما سفیئر کہا جاتا ہے مختلف انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا کا یہ غلاف آلودہ ہوتا جارہا ہے۔ایٹما سفیئر یا کرہ ہوائی جو کہ ہمارا ماحول تخلیق کرتا ہے دن بدن، صنعتوں، فیکٹریوں، پاور سٹیشنوں، اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں وغیرہ کی وجہ سے آلودہ ہوتا جارہا ہے ٹمپریچر، ہواؤں کا رخ، نمی وغیرہ وہ تبدیلیاں ہیں جنہیں ماحولیاتی تبدیلیاں کہا جاتا ہے۔ یہ تبدیلیاں موسم یا آب وہوا میں تبدیلی کی وجہ سے آسکتی ہیں۔

**موسم:**

کسی بھی علاقے میں ایک خاص وقت میں ٹمپریچر، ہوا میں نمی، ہوا کا دباؤ، بارش اور ہواؤں کی سمت اس علاقے کا موسمی تغیر وتبدل ہے۔ یہ موسمی تغیر وتبدل وقت کے ساتھ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔صبح اور شام کے اوقات یہ موسم مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح سردیوں اور گرمیوں کا موسم کے درمیان بھی اختلاف ہے۔

**آب وہوا:**

اس کے برعکس کوئی علاقہ جو ایک لمبے عرصے تک ٹمپریچر، بارش اور ہوا میں نمی وغیرہ کے عام حالات میں رہے اس علاج کی آب و ہوا کہلاتا ہے۔ آب و ہوا تھوڑے عرصے کے لیے تبدیل نہیں ہوتی۔اس لیے ہم کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش کی آب وہوا گرم اور مرطوب ہے اور برطانیہ کی آب وہوا ٹھنڈی اور خشک ہے۔

| نمبر شمار | ملک | حرارت | ٹھنڈک | بارش |
|---|---|---|---|---|
| 1 | روس | 15°C | -20°C | 100cm |
| 2 | ایران | 30°C | 10°C | 50cm |
| 3 | برازیل | 38°C | 25°C | 250cm |
| 4 | ناروے | 10° | -40°C | 50cm |
| 5 | فلپائن | 35°C | 30°C | 300cm |
| 6 | سعودی عریبیہ | 45°C | 29°C | 10cm |

## آب وہوا کی تبدیلیاں:

### گرین ہاؤس اثر:

گرین ہاؤس ایفیکٹ ایک قدرتی عمل ہے جو کہ سطح زمین کو گرم رکھن کا باعث ہے۔ جب سورج کی حرارت ایٹما سفیئر میں داخل ہوئی ہے تو اس کی کچھ شعاعیں خلا میں واپس مڑ جاتی ہیں/منعکس ہو جاتی ہیں اور زیادہ تر جذب یا گرین ہاؤس گیسوں کے ساتھ دوبارہ ریڈی ایٹ ہو جاتی ہیں۔ یہ شعاعیں سورج سے سفر کرتی ہوئی زمین تک پہنچتی ہیں تو زمین پر ٹکرانے کے بعد ان کی ویولینگتھ بڑھ جاتی ہے۔ چھوٹی ویولینگتھ والی شعاعیں زیادہ دور تک یا Pentrating ہوتی ہیں اور اس کے قریبی سطح (میڈیم) سے گزر جاتی ہیں۔ جب یہ وہاں سے نکلتی ہیں تو یہ واپس منعکس نہیں ہوتی اور ایٹما سفیئر میں جذب ہو کر ٹمپریچر کے بڑھنے کی وجہ بنتی ہیں۔ یہ میڈیم گلاس پولی تھین کی چھت یا کاربن ڈائی آکسائیڈ کی تہہ ہو سکتی ہے۔

### قدرتی گرین ہاؤس:

ایٹما سفیئر کی کچھ گیسیں جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین، نائٹرس آکسائیڈ اور کلورو فلورو کاربن گرین ہاؤس گیسیں ہیں۔ یہ قدرتی گرین ہاؤس بناتی ہیں جو کہ ایک میڈیم کے طور پر کام کرتی ہیں جو باہر جانے والی شعاعوں کو روکتی ہیں۔ یہ گرین ہاؤس گلوبل وارمنگ کی ایک وجہ ہے۔

### گرین ہاؤس فارمنگ:

ٹھنڈی آب وہوا پر مشتمل ممالک میں سورج کی شعاعیں کم پڑتی ہیں۔ یہ پودوں اور سبزہ کی نشوونما/ بڑھوتری میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ شیشے اور پولی تھین شیٹ کی چھت بنا کر اس میں سورج کی کافی انرجی/ شعاعیں (Trap) کر کے اس کا بندوبست کہا جا سکتا ہے۔ یہ چھت سورج کی شعاعوں کو اندر گھسنے کی اجازت دیتی ہے اور اس کے اندر پودوں کے لیے اس کو روک لیتی ہے اور منعکس نہیں ہونے دیتی۔ یہ عمل گرین ہاؤس فارمنگ کہلاتی ہے۔

### گلوبل وارمنگ:

گلوبل وارمنگ گرین ہاؤس ایفیکٹ کی وجہ سے اس کی آب وہوا ٹمپریچر غیر مساوی اور مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ یہ ایفیکٹ ہمارے سیارے کو گرم کر دیتا ہے اور اسے گلوبل وارمنگ کہا جاتا ہے۔

## گلوبل وارمنگ کا طریقہ کار:

ایٹما سفیئر کی گرین ہاؤس گیسیں جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین، نائٹرس آکسائیڈ، کلورو فلوروکاربن اور ہالوکاربن یہ تمام بھاری گیسیں ہیں اس لیے یہ سطح زمین پر ہی رہتی ہیں اور یہ سورج سے نکلنے والی شعاعوں کو روکتی ہیں اور ان کے لیے ایک میڈیم کے طور پر کام کرتی ہیں۔ ان گیسوں کا بتدریج بڑھنے کا عمل مندرجہ بالا مسئلے جیسے گلوبل وارمنگ اور آب وہوا کی تبدیلیوں کا باعث بنتی ہیں۔

**پچھلے 100 سال کے دوران 0.6°C ٹمپریچر میں اوسطاً اضافہ:**

کاربن ڈائی آکسائیڈ 64%

($CO_2$)

کلوروفلوروکاربن (CFC) 65%

میتھین ($CH_4$) 100%

ہالوکاربن 0.5%

ہر انسان دنیا میں 4.5 میٹرک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتا ہے۔

100 سال پہلے کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 225ppm تھی اور آج یہ 350ppm ہے۔

PPM کا مطلب ہے پارٹ پر ملین (Part Per Million)

مثال کے طور پر 280 PPM = 0.028%

**میتھین ($CH_4$):**

میتھین کی مقدر میں 1750 میں 315 PPM سے لے کر 2005ء میں 1764 PPM تک کا اضافہ کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | وجوہات | میتھین کا اخراج |
|---|---|---|
| 1 | جانوروں اور میٹابورک عمل کے ذریعے سانس کا اخراج | 14 کروڑ ٹن |
| 2 | چاولوں (Paddy) کی کاشت | 15 کروڑ ٹن |
| 3 | بائیوڈی گریڈیشن کا تخریبی عمل | 7 کروڑ ٹن |

**معلومات:**

ایک انسان ایک دن میں جتنی اشیاء استعمال کرتا ہے ان میں 80% ہوا موجود ہوتی ہے۔

ایک آدمی ہر منٹ میں 15 سے 20 مرتبہ سانس لیتا ہے۔ اس طریقے سے وہ 16 کلوگرام آکسیجن ایک دن میں ماحول سے لیتا ہے۔

**نائٹرس آکسائیڈ:**

نائٹرس آکسائیڈ کی مقدار 270 PPM سے 319 PPM تک بڑھ چکی ہے۔

**کلوروفلوروکاربن (CFC):**

فوم، پلاسٹک، ریفریجریٹری، ایئر کنڈیشنڈ، سرکٹ اپروزول سپرے وغیرہ کے استعمال کی وجہ سے کلوروفلوروکاربن کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

**معلومات:**

23 جنوری 1995ء میں UNO یا اقوام متحدہ کے مطابق 16 ستمبر کو اوزون ڈے منایا جاتا ہے۔

**گلوبل وارمنگ کے اثرات:**

کاشت کاری میں بڑھوتری کے عمل سے تبدیلیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

پرندوں کی کچھ خاص پسی شیز (انواع) جیسے چڑیا اور گدھ (Vulture) دن بدن ختم ہوتی جارہی ہے۔

ہمالیہ کے 2000 گلیشیئر پگھل چکے ہیں۔

**گلوبل وارمنگ سے بچنے کی احتیاطی تدابیر:**

☆ وہ ذرائع جو کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں۔ ان کا استعمال کم کیا جائے۔

☆ جنگلات کی اے فوریسٹشن اور کنزرویشن ہونی چاہیے۔

☆ درختوں کا اگنا کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کو کم کرتا ہے۔

☆ پلاسٹک کے استعمال سے پرہیز کریں۔

☆ مینیو راور پیسٹی سائیڈز (جراثیم کش ادویات) کا استعمال کم کیا جائے۔

☆ نامیاتی فارمنگ (گرین مینور اور مویشی مینور کا استعمال) اپنایا جائے۔

☆ جانوروں کی خوراک میں بائیوٹک شامل کیا جائے۔

☆ گھریلو اپلائنسز کا بہترین استعمال کیا جائے۔

☆ ٹرانسپورٹ کے ذرائع مناسب ہیں۔

☆ انسانی آبادی کی بڑھوتری مناسب ہو۔

☆ بجلی کو بچانے کے لیے عمارتوں کے ڈیزائن میں کافی روشنی/ ہواداری ہونی چاہیے۔

☆ ایکوفرینڈلی کاغذ استعمال کرنے چاہئیں

☆ اپنے گھروں کے اردگرد پودے اور درخت اگائیں۔

☆ قدرتی ذرائع کا بہترین/ مناسب استعمال کیا جائے۔

☆ پٹرولیم پروڈکٹس سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

☆ پانی کا استعمال احتیاط سے کریں۔

☆ بارش کے پانی کو ہارویسٹ میں استعمال عملی طور پر کریں۔

☆ CNG اور نان کنوینشنل انرجی کے ذرائع کے استعمال کو بڑھائیں۔

**معلومات:**

ایک ٹن پیپر کو بنانے کے لیے۔

☆ 4400 کلوواٹ الیکٹریسٹی

☆ 30,000 لٹر پانی

☆ 11 درختوں کی لکڑی درکار ہوتی

**ماحولیاتی بچاؤ کی گلوبل پالیسی:**

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ انسانی سرگرمیاں ماحول میں تخریب کاری کا باعث ہیں۔ دنیا کے ممالک سٹاک ہوم، سویڈن کے کیپٹل میں 1972ء میں ماحول کے بچاؤ کے طریقوں کو سوچنے کے لیے اکٹھے ہوئے۔

یہ کنونشن برازیل میں (Rio de ganero) میں منعقد ہوئی۔ ڈنمارک کے کیپٹل کوپن ہیگن میں 2009ء میں گلوبل وارمنگ کے مسئلے پر بات چیت کرنے کے لیے ایک میٹنگ/ اجلاس منعقد ہوا۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کاربن کٹ (وہ تکنیک جو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرے) کو چھوڑنے کے لیے راضی نہیں ہیں اور ترقی پذیر ممالک گرین ہاؤس کے اخراج

کو کم کرنے کے لیے ان ممالک پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔

اس کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ترقی پذیر ممالک کی ڈویلپمنٹ کے لیے 100 بلین ڈالر دیئے جائیں۔

اس اجلاس میں 45 ممالک نے 59 ریسرچ پیپرز کے ساتھ شرکت کی۔ دنیا کے سربراہوں نے آب وہوا کی تبدیلی کے بارے میں سنجیدگی سے اقدامات کرنے کے لیے بھی زور دیا۔

## Exercise

- **Answer the following Questions.**

**1. What is climate?**

**Ans:** The usually state of temperature rain and moisture in the act (humanity) etc. is called the climate of that area.

**2. What do you mean by 'Greenhouse Effect'?**

**Ans:** The Greenhouse effect is a natural process that warms the Earth's surface.

**3. What is global warming?**

**Ans:** Global warming refers to an unequal and a continual rise in the average temperature of Earth's climate system due to the greenhouse gases. This effect makes our planet warmer and this is known as global warming.

**4. List down the possible adverse effects of global warming.**

**Ans:** Changes are observed in the growth and development of the vegetation. Certain species of birds are now disappearing, such as sparrows and vultures. 2000 glaciers of Himalayas have been melted.

**5. List down the home appliances of daily use that add to global warming.**

**Ans:** Due to the use of foam, plastic, refrigerators, A.C. circuit aerosol spray (the minute particles having the size ranging from 1 micron - 10 microns are known as aerosol), etc. there has been an increase in the CFC.

**6. Which country hosted the last world convention to protect the environment?**

**Ans:** On realizing that human activities are the root cause of destruction of the environment, the countries of the world gathered at Stockholm, the capital of Sweden in 1972, to think of ways to protect the environment. Another convention was held at Rio-De-Janeiro, Brazil.

**7. What steps should be taken to prevent global warming?**

**Ans:**

- Reduce the use of sources that release $CO_2$.
- Afforestation and conservation of forests should be done.
- Growing trees help to reduce carbon dioxide.
- Avoid the use of plastics.
- Optimum use of manure and pesticides.
- Adopt organic farming (use of green manure and cattle manure).
- Add Biotics in the food for animals.
- Optimum use of household appliances.
- Proper use of means of transport.
- Check the growth of human population.

**8. Discuss the adverse effects of climate change.**

**Ans: ?**

- **Fill in the blanks.**

1. Increase in the proportion of the **$O_2$, CFC, and $CH_4$** gas has led to an increase in the global temperature.
2. CFC is released in maximum due to the use of **Foam, Plastic, refregerator, A.C** appliance.
3. There has been an increase of **0.6**°C in the temperature of the Earth in the last 100 years.
4. It is necessary to make **.....** use of resources to check the

- **Encircle the correct answer.**

1. **The ususal state of rain, temperature and moisture in the air is called:**
   - ■ weather
   - (b) climate
   - (c) environment
   - (d) humidity

2. **The greenhouse effect is a natural process that ___ the earth's surface.**
   - (a) cool
   - (b) wets
   - ■ warms
   - (d) breaks

3. **Growing trees help to reduce _____.**
   - (a) oxygen
   - ■ carbon dioxide
   - (c) nitrogen
   - (d) water vapours

4. **Countries with a cold climate are.**
   - (a) nil
   - (b) more
   - ■ less
   - (d) all

5. **To make one ton of paper wood of _____ tree is required.**
   - ■ 11
   - (b) 12
   - (c) 13
   - (d) 10

## یونٹ:5

# ماحولیاتی آلودگی

ڈویلپمنٹ انسانوں کا حق ہے۔اس کا مطلب ہے کہ جہاں کہیں بھی اور جس فیلڈ/ میدان میں ترقی کا موقع ملتا ہے تو انسان کو اس میں آگے بڑھنے کا حق ہے۔

صنعتی انقلاب اور سائنسی تحقیقات نے تکنیکی ترقیوں اور جدت کے راستے ہموار اور وسیع کر دیئے ہیں۔ان ترقیوں کے باعث انسانی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔تکنیکی جدت نے تخلیقی سرگرمیوں کو ہوا دی ہے/ اختیار دیا ہے۔بجلی، ریلوے، ٹیلی فون، گاڑیاں، صنعتیں، الیکٹرانک میڈیا، ترقی کے لیے اہم خصوصیات ہیں۔

قدرتی وسائل جیسے پانی، ہوا اور قدرتی ذخیروں کا بے جا اور لامحدود استعمال آلودگی کے پھیلاؤ کا باعث بن رہا ہے۔اس جدید دور میں آلودگی اور ڈویلپمنٹ کے مختلف پہلوؤں کو دیکھنا اور سمجھنا اور اس کے لیے کوشش کرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔

آج کل زمین، پانی، ہوا اور شور کی آلودگی بڑھتی جا رہی ہے اور ان کے مضر اثرات بڑے اور وسیع پیمانے پر مرتب ہو رہے ہیں۔مختلف اقسام کے آلودگی پھیلانے والے ذرائع (Pollutants) ماحول میں دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔

یہ تیل ذرائع/عناصر زمین پر مناسب زندگی/ قیام پذیری کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

### 1۔ پانی کی آلودگی/آبی آلودگی:

صنعتوں کو اپنے مینوفیکچر تک کے لیے پانی درکار ہوتا ہے اور اس عمل میں پانی آلودہ اور ناخالص ہو جاتا ہے جو کہ دریاؤں اور ندی نالوں میں بہا دیا جاتا ہے۔اس پانی میں شامل کیمیکل اور زہریلا اور مضر مواد دریاؤں کے خالص پانی کو آلودہ کر دیتا ہے دوسرے الفاظ میں سطح زمین سے پانی بتدریج عمل سے جذت ہو کر زیر زمین پانی میں شامل ہو جاتا ہے۔

بڑھتی ہوئی شہری آبادی آلودگی کے بڑھنے کی ایک دوسری وجہ ہے۔شہری علاقوں سے گندا اور غلط پانی کنٹرول سے دریاؤں اور ندی ناوں میں چلا جاتا ہے جو کہ آلودگی جیسے مسائل کا باعث ہے۔ آج کل جیسا کہ صنعتوں کی وجہ سے بارش کا پانی بھی آلودہ ہو گیا ہے۔

صنعتوں سے خارج ہونے والا دھواں اور گیسوں کا اخراج بارش کے پانی میں شامل ہو کر اسے آلودہ کر دیتا ہے۔ صنعتوں اور فیکٹریوں کے ذریعے سے خارج ہونے والا غلیظ پانی دریاؤں، ندی نالوں اور آبشاروں میں شامل ہو کر پانی میں رہنے والی مخلوق (Aquatic life) کو بھی تباہ کر رہا ہے۔ بہت مرتبہ ہم مچھلیوں کے ڈیتھ ہونے کی خبریں سنتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ پانی میں موجود زہریلا مواد ہے۔

سمندری پانی آئل ڈرلنگ اور آئل سپلز (Spills) کی وجہ سے آلودہ ہوتا ہے۔

پانی کی آلودگی بہت سی بیماریاں جیسے ہیضہ، یرقان، الٹیاں، پیچش وغیرہ کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل لوگ اپنی بوتلیں صاف اور فلٹر شدہ پانی سے بھر کے سفر میں دفتروں میں یا سکول میں ساتھ لے جاتے ہیں۔

بہت سے دریا اب گٹروں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ یہ آلودہ پانی زراعت کے لیے استعمال ہو رہا ہے اور اکثر اوقات یہ آلودہ کرنے والے عناصر (Pollutants) خوراک، سبزیوں اور فوڈ ز میں داخل ہوتے ہیں۔

حکومت کو آلودگی کنٹرول کرنے کے لیے پالیسیز تشکیل دینی چاہیے اور صنعتوں کو کنٹرول کرنے کے مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔

ہمیں پانی کا استعمال مناسب طریقے سے کرنا چاہیے۔

## 2۔ فضائی آلودگی:

پانی کی طرح، ہوا کی آلودگی بھی دنیا کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہر شہر اور زیادہ تر گاؤں میں بھی صنعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ صنعتوں سے نکلنے والا دھواں اور گیسیں ہوا کے ساتھ شامل ہو کر ہوا کو آلودہ کر رہی ہیں آج کل معدنیاتی تیل کا استعمال تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ گاڑیاں جو موسل فیولز، جیسے پٹرول اور ڈیزل سے چلتی ہیں ان سے خارج ہونے والا دھواں اور مضر گیسیں جیسے ہائیڈرو کاربنز، نائٹروجن آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوا میں جذب ہو جاتی ہیں اور ان کی مقدار ہوا میں بڑھ جاتی ہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار جنگلات کے کٹاؤ کے باعث بڑھ جاتی ہے جو کہ گلوبل وارمنگ کی ایک بہت بڑی وجہ ہے ڈی فوریسٹیشن ہوا کی آلودگی کی ایک دوسری وجہ ہے۔

مٹی کے ذرات جنگلات اور درختوں کے کٹاؤ کے باعث ہوا میں تیرتے رہتے ہیں اور ہوائی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔

ہوا کی آلودگی، بہت سی بیماریاں جیسے دمہ اور دوسری سانس کی بیماریاں اور پھیپھڑوں کے انفیکشن وغیرہ کی وجہ بنتے ہیں۔

مٹی کے ذرات جو ہوا میں آزادانہ حرکت کرتے ہیں مختلف بیماریاں جیسے سردی، کھانسی، نزلہ، زکام اور الرجی کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں جب بہت سے جانور بڑھتی ہوئی آلودگی کے باعث سانس میں رکاوٹ کی وجہ سے مر گئے۔

ایٹما سفیئر میں ٹمپریچر کا بڑھ جانا ہوا کی آلودگی کے باعث ہے اس وقت یہ زہریلی گیسیں بارش کے قطروں کے ساتھ مل کر تیزابی بارش (Acid rain) کی وجہ بنتے ہیں جو کہ جانوروں اور پودوں کے لیے انتہائی مضر ہے۔

ہوا کی آلودگی کے بچاؤ کے لیے صنعتوں کے کچھ ضروری رولز ہونے چاہئیں اور ان پر سختی سے عمل درآمد بھی ہونا چاہیے۔ آلات جو کہ دھویں اور زہریلی گیسوں کو فلٹر کرتے ہیں عمدہ اور انسٹالڈ ہونے چاہئیں۔

صنعتیں جو کہ قواعد وضوابط کی پابندی نہیں کرتیں ان پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہیے انہیں سزا کے طور پر جرمانہ کرنا یا بند کر دینا چاہیے۔ ماحولیاتی آگاہی مہم تشکیل دی جانی چاہئیں۔ پٹرول اور ڈیزل کا استعمال مناسب ہونا چاہیے۔ آلودگی سے آزاد فیولز جیسے CNG اور LPG کا استعمال ایک بڑے پیمانے پر ہونا چاہیے۔ P.U.C (پولیوشن کنٹرول پالیسیز) پر سختی سے اقدامات ہون چاہئیں۔ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر بھی عمل درآمد ہونا چاہیے۔

### 3۔ زمین کی آلودگی:

لینڈ پولیوشن یا زمینی آلودگی ایسی چیز نہیں ہے۔ جسے آسانی سے دیکھا جا سکے۔ لیکن ترقی پذیر ممالک میں زمینی آلودگی کو بڑے پیمانے پر جانچا جا سکتا ہے۔

بڑھتی ہوئی صنعتیں اور آلودہ پانی نکاسی ذریعے سے زمین پر بہتا ہے اور بتدریج طریقے سے زمین کو آلودہ کرتا ہے۔ لوگ جو صنعتیں اور فیکٹریاں چلاتے ہیں ہمیشہ درکار زمین سے زیادہ زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق مستقبل کی ترقی کے لیے زیادہ زمین درکار ہوتی ہے۔

جب صنعتیں زیر کاشت زمینیں یہ یقینی طور پر صنعتوں کے فالتو مادے دبانے کی وجہ سے

آلودہ ہو جاتی ہے۔ آج کل پولی تھین (پلاسٹک بیگز) وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ پلاسٹک ایک نہ گلنے والا عنصر ہے اور زمین کو آلودہ کرتے ہیں شہری مواد جیسے پلاسٹک، سکریپ اور کیمیکل جو زمین پھینکے جاتے ہیں۔ ہوا کی وجہ سے ادھر اُدھر بکھر جاتے ہیں۔ اور اسی طرح یہ زمین کو آلودہ کرتے ہیں۔ کسان پیداوار کو بڑھانے کے لیے کیمیائی کھادیں (Chemical Fertilizers) بہت زیادہ مقدار میں استعمال کرتے ہیں اور ان کا استعمال زمین اور پانی کی آلودگی میں ایک بہت بڑا کردار ہاتھ ہے۔

صنعتوں اور نکاسی نظام سے آلودہ پانی ذرخیز زمین کی آبپاشی (Irrigation) کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور نتیجے کے طور پر یہ اناج، سبزیوں وغیرہ کی پیداوار جو اس زمین پر کاشت ہوتی ہے کو آلودہ کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ٹی بی اور ہڈیوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ استعمال شدہ اور سکڑی ہوئی زمین کاشت میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ صنعتوں اور آلودہ پانی کے پلاسٹک اور فالتو مواد ان خوردبینی جانداروں جو کہ زمین کی زرخیزی کو بڑھاتے ہیں مددگار ثابت ہوتے ہیں کو تباہ کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ خوردبینی جانداروں (Micro Organisms) کی مسلسل تباہی زمین کو بنجر کر دیتے ہیں۔

زمینی آلودگی کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں پلاسٹک اور ضروری کیمیکلز کا مناسب استعمال کرنا چاہیے۔ کاشت کے قابل زمین پر صنعتوں کے قیام پر پابندی ہونی چاہیے۔ ہمیں ماحول کو صاف ستھرا اور تحفظ دینا چاہیے۔

کیمیائی کھادوں کی بجائے روایتی اور نامیاتی طریقوں پر عمل کرنا چاہیے۔

جراثیم کش ادویات کا استعمال کم سے کم ہونا چاہیے۔ پلاسٹک اور ٹھوس مواد کو ری سائیکل ہونا چاہیے گرین ٹیکنالوجی اور انرجی کے نان کنوینشنل ذرائع متعارف ہونے چاہئیں۔

ڈرپ آبپاشی پانی کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے اور زمین کو (Degradation) تنزل سے محفوظ رکھتی ہے۔

## 4۔ شور کی آلودگی:

آبی اور فضائی آلودگی کے علاوہ شور کی آلودگی بھی بہت بڑھ چکی ہے۔

صنعتوں میں مشینوں، گاڑیوں کے ہارن وغیرہ کی بہت بلند آوازیں شور کی آلودگی کا باعث ہیں۔

تقریباً اور تہواروں میں ڈی جے بینڈز اور لاؤڈ سپیکرز استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ تمام شور کی آلودگی کی مثالیں ہیں۔ میوزیکل آلات کا بلند آواز کے ساتھ سجنا اور تہوار کو منانے کے وقت کسی کھیل

میں فتح کا جن، یا الیکشن میں پٹاخے پھوڑنے کا عمل بھی شور کی آلودگی کا باعث ہیں۔ شہروں میں زیادہ تعداد میں بسیں، آٹو رکشے اور دو پہیوں پر مشتمل، غلط پارکنگ دوسری گاڑیوں کے لیے نقصان دہ اور مسلسل ہارن کے بجنے کی آوازیں شور پیدا کرتی ہیں۔

شور کی آلودگی بہرہ پن پیدا کرتی ہے اور اس کے علاوہ دماغی اور جذباتی صحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

لوگ زیادہ (irritable) پریشان ہو جاتے ہیں۔ بہت زیادہ شور کی بدولت فطرت بھی بہت طرح متاثر ہوتی ہے۔ خاص قسم کے حشرات اور جاندار جو کہ ہمارے لیے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں بلند شور اور آوازوں سے مر جاتے ہیں۔

سڑکوں پر، سکولوں کے قریب، ڈسپنسر پول اور ہسپتالوں وغیرہ پر سائن بورڈز پر (No Honking) یا (Silence Please) ضرور لکھا ہونا چاہیے۔ یہ شور کی آلودگی کی سنجیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ زیادہ ضروری ہے کہ شہری خود اس بارے میں آگاہ ہوں۔ ہمیں سپیشل موقعوں پر بہت زیادہ موسیقی کے آلات بجانے سے گریز کرنا چاہیے۔

ہمیں وہ آگ سے چلنے والے پٹاخے جو شور کا باعث ہوتے ہیں سے گریز کرنا چاہیے۔

گاڑیوں کو ایک مناسب وقفوں کے بعد سروس کے لیے بھیجا جانا چاہیے۔

P.U.L (پولیو کنٹرول پالیسی) کے متعلق قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہیے۔

## Exercise

- **Answer the following Questions.**

**1. What do you understand by the word pollution?**

**Ans:** The presence in or introduction into the environment of a substance which has harmful or poisonous effect is said to be pollution An unlimited use of natural resources live water, air and natural vegetation has become the cause of widespread of pollution.

**2. How does medical waste spread pollution?**

**Ans:** Medical waste or biocharzardous are more dangerous than household waste. Medical waste items contain badly fluids, gross tissues, and sharp that passes pathogens that cause aliases. Contamination or leaks

of medical waste in human habitat can also cause disease.

**3. Can pollution be caused by electronic equipments? How?**

**Ans:** Environmental pollution caused by electronic products. Electronic equipment contains toxic compounds such as lead, mercury, cadmium and brominated flame retardants. These toxic compounds can leach into the soil and water supplies or contaminate our air, If electronics are sent to landfills. When electronic waste is warmed up toxic excels are released into the air damaging the atmosphere.

**4. What kind of environment do you like?**

**Ans:** I like the natural environment i.e. fresh water, greenery, water fallen mountains and rivers the most.

**5. How land pollution can be controlled?**

**Ans:** Land pollution can be controlled. We should use plastic and necessary chemicals judiciously. No industry should be set up on arable land. We should conserve environment. Use of organic and traditional manure instead of chemical fertilizers is advisable. Pesticides should be used in minimum possible proportion.The plastic and solid waste should be recycled. Use of non-conventional sources of energy and green technology should be introduced. Drip irrigation saves water and prevents land degradation.

**6. What are the effects of air pollution on human body?**

**Ans:** Land pollution results into tuberculosis and bone disease.

Noise pollution leads to deafness and affects mental and emotional health also.

Air pollution causes various disease, such as Asthma, and other breathing problems, lungs infection etc.

- **Encircle the correct options.**

**1. Cause of widespread pollution is:**

(a) water (b) air
(c) natural vegetation ■ all of these

**2. Sea water gets polluted due to:**

(a) industries (b) oil spills
(c) sewage ■ all of these

**3. Which types of pollution causes Jaundice:**

(a) Air pollution ■ Water pollution
(c) Noise pollution (d) Land pollution

**4. Which gas is not emitted during burning of fossils fuels:**

(a) Carbon monoxide (b) Carbon dioxide
■ Ozone (d) Nitrogen oxide

**5. Use of pesticides is main cause of:**

(a) Air pollution (b) Water pollution
(c) Noise pollution ■ Land pollution

- **Write a note:**

**1. How population is spread in your village/city?**

The main factors determining population distribution are, climate, landforms, topography, soil, energy, and mineral resources, accessibility have distance from sea coasts natural harbors, navigable rivers or Canals, Cultural factors, political boundaries control on migration and trade, government politics, types of economic activities technology educating type of farming and transportation facilities, social organization and but not the least demographic factors the changes in natural increase and migration.

**2. What are the main types of pollution?**

- Water Pollution
- Land Pollution
- Air Pollution
- Noise Pollution

**3. What are the main reasons of water pollution?**

Industries region water and during the process of manufacturing, water becomes impure or polluted when is drained into rivers, stream or on the ground.

# یونٹ:6

## پاکستان، درپیش مسائل اوران کا حل

جدید دور میں بیرونی ذرائع ترقی تبدیل ہو چکے ہیں لیکن اندرونی ذرائع ترقی (Means of development) کم وبیش ایک جیسے مادی ترقی کے ساتھ ایمانداری، اخلاقی اقدار، حقوق کی آگاہی اور شہریوں کے فرائض، ٹریفک کے قوانین کی آگاہی، ماحول کے متعلق حساسیت، سائنسی رویہ جات وغیرہ جیسے اقدار میں ترقی نہیں ہوئی۔ سماجی برائیاں جیسے توہمات پرستی، ناخواندگی اور غفلت ابھی بھی ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔

لوکل/ مقامی حکومتی ادارے، تعلیمی ادارے اور غیر حکومتی تنظیمیں (NGOs) قوموں کی پیشہ ورانہ اور سماجی ترقی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

معاشرے میں بہت سی مثبت تبدیلیاں بھی دیکھنے کو ملی ہیں جو کہ ایک حقیقت پر مبنی ہیں۔

ابھی تک بہت سے ایسے مسائل درپیش ہیں جن کا سامنا کرنا/ جن سے نمٹنا ضروری ہے۔ آلودگی، بے روزگاری، غربت، ناخواندگی، دہشت گردی وغیرہ وہ سنجیدہ مسائل ہیں جن پر غور وخوض کرنا باقی ہے۔ ان کو سمجھنا اور ان مسائل کا حل تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

پاکستان کو درپیش مسائل کی درجہ بندی:

| اندرونی مسائل | علاقائی مسائل | قدرتی مسائل |
|---|---|---|
| 1۔ بڑھتی ہوئی آبادی | عدم توازن | سیلاب، قحط |
| 2۔ ناخواندگی | لسانی مسائل | زلزلے |
| 3۔ مہنگائی | | سونامی |
| 4۔ غربت وافلاس | علاقائیت | سائیکلون |
| 5۔ بے روزگاری | | |
| 6۔ شہریت | | |
| 7۔ کمپوزم | | |
| 8۔ بدعنوانی/غبن | | |
| 9۔ دہشت گردی | | |

آئیں لسٹ میں دیئے گئے چند چیلنجز کے بارے میں بات کرتے ہیں اور اس کے حل تلاش کرتے ہیں۔

## بڑھتی ہوئی آبادی:

اوور پاپولیشن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک کی بہت بڑی تعداد میں آبادی، درحقیقت یہ ملک کی وہ صورتحال ہے جب ایک ملک کے ذرائع، وسائل زندگی کے ہر میدان سے تعلق رکھنے والے عوام کی ریکوائرمنٹ (درکار شدہ) کو پورا کرسکیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل پاکستان میں بھی ہے۔ ہم بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے اثرات کا مطالعہ کرچکے ہیں۔

بڑھتی ہوئی آبادی تقریباً تمام مسائل کی جڑ ہے۔

بڑھتی ہوئی آبادی کا مطلب ہے سہولیات اور انفراسٹرکچر کے بڑھتے ہوئے مطالبات۔

آبادی کی بڑھوتری، اقتصادی بڑھوتری کی (Outgrows) کرتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اوور پاپولیشن کا مطلب آبادی کی بڑھوتری، اقتصادی بڑھوتری سے زیادہ ہے۔

یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ 2015ء میں پاکستان کی کل آبادی 191 ملین تھی۔

اوور پاپولیشن بہت سے انسان ساختہ مسائل جیسے آلودگی، رہائشی علاقوں میں گنجان آبادی، خوراک اور پانی کی قلت، طبی سروسز اور تعلیمی مواقع کی کمی، بے روزگاری، بدعنوانی اور دہشت گردی جیسے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ اس لیے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت کو خاص اقدامات کرنے ہوں گے۔

## ناخواندگی:

ناخواندگی کسی بھی قوم کی ترقی میں رکاوٹ ایک عنصر ہے۔ خواندگی کے خیالات کو سمجھنے، تحقیق، ڈسکوریز، کھوج اور علم حاصل کرنے کا نام ہے ایک خواندہ شخص اپنے خیالات، رائے دہی، ویوز کم نقطہ نظر اور عقائد کو موثر انداز میں بیان کرسکتا ہے۔ جب ہم نے خودمختاری حاصل کی تو شرح خواندگی بہت کم تھی لیکن حکومت کوششوں، تعلیم کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان نے ملک کی شرح خواندگی کو بڑھا دیا گیا۔

## خواندگی کو بڑھانے کے لیے تدابیر:

ہم وہ واقعات/ زمانے کو پیچھے روند آئے ہیں/ چھوڑ آئے ہیں جب لوگ اپنی غفلت یا ناخواندگی کے باعث دھوکا کھا جاتے تھے۔ ناخواندگی معاشرے کی ترقی کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے اور

اس کے خاتمے کے لیے بہت سے اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں۔

6 سے 14 سال تک کی عمر کی لازمی ابتدائی تعلیم مفت، سکالرشپ، مفت کتابیں، پری پرائمری ایجوکیشن، گرل ایجوکیشن سکیمیں متعارف کروائی گئیں اور ان پر عمل درآمد بھی کیا گیا۔

## مہنگائی:

ضروری اشیائے خوردونوش اور دوسری ضروریات زندگی میں قیمت کی زیادتی اور کرنسی کی قدر میں کمی کو مہنگائی کا نام دیا جاتا ہے۔

اشیائے خوردونوش آئے روز/ دن بڑھتی ہوئی قیمتیں انسانی زندگی پر برے اثرات مرتب کرتی ہیں۔

مہنگائی نے عام آدمی کو پریشان کر رکھا ہے اور یہ مڈل کلاس/طبع اور ان لوگوں کے لیے جن کی اپنے محدود انکم میں اپنی بنیادی ضروریات/ اخراجات پورے کرتے ہیں کے لیے بھی مشکلات کا باعث ہے۔ معیار زندگی بھی (Down) ہو جاتا ہے۔ مہنگائی کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے اور اس وقت لوگ/عوام مہنگائی کے باعث سہولیات اور ضروری اشیاء پر سمجھوتہ کرتا ہے۔

## مہنگائی کو کم کرنے کی تدابیر:

بدعنوانی Hoarding اور بڑھتی ہوئی آبادی مہنگائی کو بڑھانے والے عناصر ہیں ہمیں ایک شہری ہونے کی حیثیت سے مہنگائی کو روکنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

اس کا آسان حل ایک پلانڈ (Planned) اور (Thrifty) طرز زندگی ہے۔

## مفلسی/غربت:

غربت ایک دوسرا بڑا چیلنج ہے جو ہمارے ملک کو درپیش ہے۔ ایسی صورتحال جہاں ایک شخص خوراک، لباس، مکان، روزگار اور طبی سہولیات جیسی بنیادی ضروریات محروم ہو، غربت کہلاتی ہے۔

غربت کا معیار کسی انسان کے قوت خرید اور اس کی انکم کی سطح کی بنیاد پر ماپا جاتا ہے/ سیٹ کیا جاتا ہے۔

پاکستان کے پانچ سالہ منصوبہ میں تعلیم اور طبی سہولیات زیادہ پہنچ میں ہیں۔ تاہم بڑھتی ہوئی صنعتکاری نے روزگار کے مواقع بھی بڑھائے ہیں۔ جس نے غربت کی شرح کو کافی کم کیا ہے۔

زراعت اور دوسرے شعبوں میں ٹیکنالوجی کی بدولت لوگوں کی انکم میں اضافہ ہوا ہے۔

**معلومات:**

**(Below Poverty Line) P.B.L** غربت سے سطح سے کم۔

اگر جو غربت کی سطح سے کم پر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ان کو مندرجہ ذیل صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ان کو مناسب خوراک غیر حفظان صحت صورتحال، ناخواندگی اور طبی سہولیات سے محرومی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان کے بچے مزدوری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

**کرپشن/ بدعنوانی:**

سادہ الفاظ میں کرپشن کا مطلب ہے ایمانداری یا سالمیت کی کمی، بھروسے کی پوزیشن کا غیر ایمانداری/ بے ایمانی سے استعمال اس کا مطلب ہے ان لوگوں کا غیر ایماندارانہ رویہ، جو اس وقت طاقت کے اختیار میں ہیں۔ جیسے حکومتی آفیسرز۔

بدعنوانی میں رشوت دینا اور لینا اور غیر مناسب تحفے تحائف، ڈبل ڈیکنگ، ٹیبل کے نیچے سے رقوم کی منتقلی، فنڈز چوری، منی لانڈرنگ اور فراڈ سے سرمایہ کاری شامل ہیں۔

بدعنوانی وہ بڑا اشو/ مسئلہ ہے جو ملک کی ترقی کی رکاوٹ کا باعث ہے۔

**بدعنوانی کے اثرات:**

بدعنوانی معاشرے میں درج ذیل برے اثرات مرتب کرتی ہے۔

- ☆ انسانی حقوق کی خلاف ورزی
- ☆ ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ
- ☆ اخلاقی اقدار کا تنزل
- ☆ مہنگائی
- ☆ قنون پر عدم اعتماد
- ☆ اقرباء پروری کو فروغ
- ☆ سست انسانی ترقی اور اعتماد کی خلاف ورزی

جدید دور میں ٹیکنالوجی متعارف ہونے کے ساتھ بے روزگاری کے مسائل میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

مثال کے طور پر کمپیوٹر کے استعمال نے کام کو زیادہ تیز اور درست بنا دیا ہے مشینوں نے انسانوں کی جگہ لے لی ہے اور نتیجے کے طور پر بے روزگاری بڑھ گئی ہے۔ میکنائزیشن آف ایگریکلچر نے زرعی مزدوروں کو بے روزگار کر دیا ہے۔ ایسے مزدوروں کو زندگی گزارنے کے لیے بہت سخت وقت دیکھنا پڑتا ہے اور اس کے لیے انہیں شہروں کی طرف ضروری ہجرت کرنا پڑتی ہے۔ نتیجے کے طور پر دیہی

علاقے تنزل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تعلیم نے اپنا دائرہ کار بڑھا لیا ہے لیکن بے روزگاری/ روزگار کے مواقع اس شرح سے نہیں بڑھ پائے اس لیے روزگاری بڑھ چکی ہے۔

شہروں میں آبادی کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور نتیجے کے طور پر پانی، رہائش، ٹرانسپورٹ، صحت، حفظان صحت اور تعلیم کی سہولیات میں نسبتاً کمی واقع ہوگئی ہے۔

دوسرے چیلنجز جیسا کہ گندگی میں اضافہ، گندگی سے بھرے ہوئے گندے نالے اینٹی سوشل سرگرمیاں، چائلڈ لیبر، نشے کی لت، الکوحل کا استعمال، دماغی کھنچاؤ وغیرہ بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور بے روزگاری کے بائی پروڈکٹ ہیں۔ 18 سال سے زیادہ عمر کے افراد کام کرنے کے قابل ہو اور اس کے تیار بھی ہوں لیکن انہیں جاب کے مواقع میسر نہ ہوں بے روزگار پرسن کہلاتا ہے۔

**تدابیر:**

ان مسائل کو حل کرنے کے لیے بہت سی حکومتی اور رضا کارانہ تنظیموں نے منصوبے اور پالیسیاں تشکیل دی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ اقتصادی پسماندگان کے لیے رہائش۔

2۔ کاٹیج انڈسٹری اور دستکاری صنعتوں کو قرضوں کی سہولیات فراہم کرنے کی حصولہ افزائی۔

**دہشت گردی:**

دہشت گردی ایک گلوبل مسئلہ ہے۔ دہشت گردوں کی سرگرمیاں ہمیشہ قوموں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کرتی رہی ہیں۔ بھائی چارے اور امن اور قوموں کے اتحاد کو تباہ کرنا شیطانی کوششیں ہیں۔

دہشت گردی سے لوگوں کے دلوں میں تشدد اور نفرت کے ذریعے خوف پیدا ہونا ہے۔

دہشت گردی کا مقصد کبھی بھی خالص، پاک اور اچھائی پر مبنی نہیں ہوتا۔ دہشت گردی ایک غیر انسانی فعل ہے جو ایک منصوبے کے تحت لوگوں کا ایک گروہ اس میں ملوث ہوتا ہے۔ یہ قتل و غارت گری، تشدد پر مبنی ہوتا ہے۔

☆ دہشت گمدی، کسی بھی حکومت کے لیے ایک چیلنج ہے۔

☆ دہشت گردی اپنیطاقت کے مظاہرے کا ایک سستا اور آسان طریق کار ہے ہر جگہ معصوم لوگ ان حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔

ماضی میں APSc پشاور، کوئٹہ میں پولیس لائن، صوبائی پنجاب اسمبلی کے باہر خودکش

دھماکہ، سیہون میں لال شہباز قلندر کے مزار پر حملے ہو چکے ہیں۔

دہشت گردی ایک ظالمانہ خلصانہ اور نفرت انگیز سرگرمی ہے۔ اس میں مذہبی یا لسانی یا بھائی چارے کے لیے کچھ بھی نہیں کیا گیا۔

**تدابیر:**

ہمیں اس کو بہادری اور حوصلے کے ساتھ سامنا کرنا چاہیے۔ پاکستان کی انٹیلی جنس بیورو مضبوط اور چست/ چوکنی ہونی چاہیے۔ سیکیورٹی ایجنسی کے ساتھ تعاون کی آگاہی کے سلسلے میں ترقی ہونی چاہیے۔ پبلک یا ہجوم والی جگہوں پر لوگوں کو چوکنا/ الرٹ رہنا چاہیے۔ بحران کے وقت کسی کو پریشان یا افواہوں پر کان نہیں دھرنے چاہئیں۔ سیکیورٹی فورسز کو CCTV Camera کیمرے اور دھات کو ڈیٹیکٹر سے لیس ہونا چاہیے۔

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

**1. What problems are created by over population?**

**Ans:** The root cause of almost all the problems is over population. Let's think about the ways to control population. Increase in population means increase in demand for facilities and infrastructure. Population growth outgrows the growth of economy. In other words the over population means population's growth more and faster than the growth of economy.

**2. What measures have been taken by our government to eradicate illiteracy?**

**Ans:** Illiteracy is a major factor hindering the progress of a nation. We come across incidents when people get cheated because of their illiteracy. Illiteracy is a taboo on the development of a society and many measures have been taken to eradicate it.

1. Free and compulsory primary education to the age group of 6 to 14 years,
2. scholarships
3. Free bags
4. Pre-primary education,

5. girl education schemes have been introduced and implemented.

**3. What are the problems faced by the common people due to inflation?**

**Ans:** Inflation causes stress for common man as it becomes tough for the middle class people and people with limited income to manage their basic expenses. The standard of living goes down. It has become difficult to combat inflation and at times people have to compromise over certain commodities or facilities due to inflation.

**4. What are the criteria to determine poverty?**

**Ans:** The criteria of poverty is set on the basis of purchasing capacity and level of income. Due to the five year plans education and medical facilities have become more accessible in Pakistan.

**5. What are problems of slum areas?**

**Ans: ?**

**6. State the adverse effects of terrorism.**

**Ans:** Terrorism is an inhuman act carried out by a certain group of people in a planned way. It resorts to bullying, killing or torturing somebody.

1. Terrorism is a challenge for any government.
2. Terrorism is an easy way to display power forcefully. Innocent people become a target of massacre anywhere. In the past, there were terrorist attacks on the APSC Peshawar, police lines Quetta, bomb blast outside the Provincial assembly Punjab, Shrine of Lal Shahbaz Qalandar in Sehwan etc.
3. Terrorism is pure hatred and cruelty. It has got nothing to do with kinsmen,religion or language.

- **Fill in the Blanks.**

1. The root cause of all the problems is **Over population**
2. The rise in price of essential commodities is known as **Inflation**

3. Terrorism is a **global** problem.
4. **Inflation** cause stress for common man.
5. The total population in Pakistan was **191 million** in 2015.

- **Encircle the correct answer.**

1. **_____ growth outgrows the growth of economy.**
   (a) pollution ■ population
   (c) illiteracy (d) inflation
2. **_____ is the major factor hindering the progress of a nation.**
   (a) corruption (b) unemployment
   (c) inflation ■ illiteracy
3. **What is not included in corruption.**
   (a) bribes (b) money laundering
   ■ free education (d) double dealing
4. **Terrorism inflict fear in people through violence and _____ :**
   ■ hatred (b) love
   (c) courtesy (d) patience
5. **In the past, there was terrorist attack on the:**
   (a) APS Lahore (b) APS Karachi
   (c) APS Multan ■ APS Peshawar
6. **Which one is not a natural problem:**
   (a) Flood ■ Inflation
   (c) Tsunami (d) Cyclones
7. **Illiteracy inflation, poverty and terrorism are all:**
   (a) Natural problems (b) Regional problems
   ■ Internal problems (d) Provincial problems
8. **Major factor hindering the progress of a nation is:**
   (a) Illiteracy (b) Inflation
   (c) Poverty ■ Corruption
9. **Which factor is mainly responsible for inflation:**
   (a) Corruption (b) Boarding
   (c) Overpopulation ■ All of these

# یونٹ:7

## انڈین برصغیر میں یورپین کی آمد

پچھلی جماعتوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ بہت سال پہلے ہمارا ملک سربراہ ممالک میں سے ایک تھا۔

تمام دنیا میں ہمارا ملک نمایاں تھا۔ بہت سے ممالک کے لوگ ہمارے خوشحالی اور ثقافت کے دلدادہ تھے۔ دنیا بھر سے بہت سی قومیں ہمارے ساتھ تجارت کرنے کے لیے کوشاں تھی تاکہ وہ زیادہ سرمایہ کما سکیں۔ ابتداء میں مختلف ممالک سے تاجر انڈین برصغیر میں شمال مغربی زمینی راہداری/ روٹ کا استعمال کرتے ہوئے تجارت کی غرض سے آیا کرتے۔ سالوں تک، عرب تاجروں ن اس راہداری کو استعمال کیا لیکن صورتحال کی تبدیلی کے ساتھ ہی زمینی راہداری کے استعمال کو روک دیا گیا۔ لہٰذا یورپین ممالک میں انڈین برصغیر کی اشیاء جیسے ریشم، کاٹن، کپڑے، ململ، کالی مرچیں، مصالحہ جات وغیرہ کی ڈیمانڈ بڑھ گئی۔ اس صورتحال کا فائدہ اٹھانے کے لیے یورپ کے بہت سے ممالک نے انڈین برصغیر تک پہنچنے کے لیے سمندری، راہداری کی تحقیق شروع کر دی۔

لہٰذا یورپ اور دوسرے ممالک کے کچھ مہم جو تیراک تھے انڈین برصغیر تک کا سمندر راستے کی کھوج شروع کر دی۔

### کرسٹوفر کولمبس:

اٹلی سے تعلق رکھنے والا کولمبس ان بہادر تیراکوں میں سے ایک تھا جس نے انڈین برصغیر تک کے سمندری راستے کی کھوج لگائی۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی اس راستے کا استعمال کرتے ہوئے مغرب سے مشرق تک بھی جا سکتا ہے۔ کولمبس نے انڈین برصغیر سے اپنا سفر شروع کیا اور حادثاتی طور پر امریکہ پہنچا۔ جیسے جیسے وہ بڑھتا گیا اس کی غلط رائے/ غلط فہمی مزید بڑھتی گئی کہ اس نے انڈین برصغیر تک کا سمندری راستہ دریافت کر لیا۔

جونہی وہ قریب آتا گیا اس کی غلط فہمی کہ اس نے انڈین برصغیر تک کا سمندری راستہ دریافت کر لیا ہے۔ بڑھتی گئی۔ اسی لیے آج بھی امریکہ کے مقامی باشندوں کو ''ریڈ انڈینز'' (Red Indians) کہا جاتا ہے اور (Carribean) نے جزیرے پر رہنے والوں کو ویسٹ انڈیز کہا جاتا ہے۔

**واسکوڈے گاما:**

پرتگال کا باشندہ، واسکوڈے گاما نے انڈین برصغیر تک کا سمندری راستہ دریافت کیا، اس نے جنوبی امریکہ میں کیپ آف گڈ ہوپ (Cape of good hope) کو بنیاد بنایا اور 22 مئی 1498ء میں انڈین برصغیر کے سمندر کو عبور کرتے ہوئے کالی کٹ (Calicut) کی بندرگاہ پر پہنچا دیا۔

کالی کٹ کے حکمران بادشاہ زورومین (Zoromin) نے پرتگال کو اپنے ساتھ تجارت کی اجازت دے دی۔

پرتگالیوں نے کالی کٹ میں 1500A.D میں تجارت کے لیے ایک قلعہ تعمیر کیا۔ انہوں نے البقرق (Aubuquerqe) نامی ایک شخص کو قلع کی حفاظت پر مامور کیا۔ شمالی کی جانب حرکت کرتے ہوئے البقرق نے 1506AD میں گووا (GOA) دریافت کیا۔

100 سال گزرنے کے بعد پرتگالیوں نے منگلور، کوچن، گووا، دیو، ممبئی اور لنکا کے جزیروں کو اپنے قبضے میں کر لیا۔

**پرتگالی حکومت کا خاتمہ:**

17 ویں صدی کے آغاز میں پرتگالیوں نے بنگال تک اپنی تجارت کو بڑھاوا دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب مغل شہنشاہ شاہجہاں دہلی سے انڈیا تک کا حکمران تھا۔ بنگال کے صوبیدار نے شاہجہاں کو پرتگالیوں کے رویوں کے بارے میں شکایت کی۔ اس لیے شاہجہاں نے ہوگلی کا قلعہ کو توڑ پھوڑ دیا اور ان کے بحری جہازوں کو جلانے کا حکم دیا۔

اس طریقے سے پرتگالیوں کی حکومت کا تختہ الٹا لیکن دیو دامان اور گووا میں دہشت گردی باقی رہی۔

**ڈچ:**

سولہویں صدی کے اختتام پر پرتگالیوں کے 100 سال کے بعد آمد پر ہالینڈ کے ڈچ (اب نیدرلینڈز) انڈین برصغیر میں تجارت کی غرض سے آئے۔

آغاز میں انہوں نے پولیکیٹ (Pulicate) اور مدراس (چنائی) پر اپنا قلعہ تعمیر کیا۔

انہوں نے 1663 میں آگرہ کے مقام میں ایک تجارتی مرکز بھی قائم کیا۔ اسی دوران برطانیہ بھی انڈین برصغیر میں آنا شروع ہو گئے۔ ڈچ برطانیہ کے سامنے ٹک نہ سکے/ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔

## انڈین برصغیر پر برطانوی دلچسپی:

1600AD میں انگلینڈ کی ملکہ الزبتھ کے دور حکومت میں برطانیہ نے ایسٹ انڈین برصغیر کمپنی قائم کی۔ یہ کمپنی تاجروں جو کہ انڈین برصغیر کے ساتھ تجارت کر کے دولت کمانا چاہتے تھے پر مشتمل تھی۔

پہلا برطانوی بحری جہاز انڈین برصغیر پر 1608AD میں سورات (Surat) کے قلعہ پر پہنچا۔ بحری جہاز کا کپتان کیپٹن ڈبلیو ہاکنز تھا (W HAWKINS) جس نے انڈین برصغیر کی زمین پر سب سے پہلے قدم رکھا۔ وہ جہانگیر سے ملا لیکن تجارت کے لیے اس نے اجازت لینا گوارہ نہ کی۔ اس نے بعد سر تھامس رائے انڈین برصغیر پر پہنچا جس نے سورات میں تجارتی مرکز کے قیام کے لیے اجازت طلب کی۔ اس کے بعد جلد ہی دلی شاہجہاں کے قبضے میں چلا گیا۔ شاہجہاں نے بنگال میں تجارت کے لیے برطانیہ کو اجازت دے دی۔

## فرانسیسی:

فرانسیسیوں نے 1664AD میں فرنچ ایسٹ انڈین سب کونٹینڈ کمپنی (The French East Indian Subcontinent Company) قائم کر لی۔ انہوں نے سورات، چھالی پتنام (Macchalipatnam) اور پونڈی چیری (Pondicherry) میں فیکٹریاں قائم کر لیں۔

فرانسیسی کمپنیوں کا سربراہ جوزف فرانکوئس ڈپلیکیس (Francois Dupleix) تھا۔ جو انڈین برصغیر پر یورپین حکمرانی کو بڑھانے کا خواہاں تھا۔

اس لیے برطانوی اور فرانسیسیوں کے درمیان انڈین برصغیر میں اپنی اپنی یورپین کمپنی کے قدم مضبوط کرنے کے لیے مقابلے بازی شروع ہوگئی۔

ان کے درمیان بہت سے جھگڑے اور جنگیں چھڑ گئیں اور بالآخر فتح برطانیہ کے ہاتھ آئی۔ تاہم فرانسیسیوں نے چندرانگر (Chandranagar) ماہی (Mahe) اور پونڈی چیری (Pondichherry) کے تجارتی مراکز کے کنٹرول کو واپس لے لیا۔

## بنگال میں برطانوی تجارت:

برطانیہ نے دریائے ہوگلی کے کنارے 1651 A.D میں اپنی تجارت شروع کر دی اور اپنا ایک قلعہ تعمیر کر لیا۔ اپنی فیکٹریوں کے تحفظ کے لیے قلعہ پر افواج متعین کر دی اور اس وقت کے مغل بادشاہ اورنگزیب سے سالانہ ادائیگی پر ٹیکس دیئے بغیر تجارت کی اجازت طلب کی۔

اس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی دوڑ میں تھی۔ بنگال میں جو آرڈر پاس ہوئے ان کے مطابق یہی کمپنی تھی جو ٹیکس ادا کیے بغیر فائدے حاصل کر رہی تھی۔ تاہم بہت سے آفیسرز جو ذاتی طور پر تجارت کرنے لگے تھے اور وہ بھی ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے۔ نتیجے کے طور پر وہ سرمایہ جو ٹیکسوں کی ادائیگی سے بنگال میں جمع ہوا کرتا تھا کم ہو گیا جس کی مخالفت مرشد کلی خان کے دور تک جاری رہے۔ علی وردی خان کے بعد ان کے بیٹے سراج الدین دولہ نے چارج سنبھال لیا۔ وہ برطانیہ کے ساتھ ایک بڑی جنگ میں شریک ہوا۔

## جنگ پلاسی:

سراج الدولہ 1756ء میں بنگال کے نواب بنے۔ اس کا برطانیہ پر ایک زبردست غلبہ تھا۔ برطانیہ نے سازش کے تحت سراج الدولہ کے حریفوں کی مدد کی تا کہ وہ بنگال کے تخت پر زیادہ دیر تک قابض نہ رہے۔

برطانوی تاجروں کے ساتھ ٹیکس کی ادائیگی پر بے شمار جھگڑے ہوئے۔ جب برطانوی تاجر ٹیکس جو کہ انڈین برصغیر اور بیرونی تاجروں دونوں پر لاگو تھا، میں ناکام ہو گئے تو صورتحال کافی سرگرم ہو گئی۔

اس نے حکم دیا کہ شرائط وضوابط کے مطابق تجارت اور قوانین کے مطابق ٹیکسوں کی ادائیگی کے بغیر برطانیہ کو فیکٹریاں مضبوط نہیں کرنی چاہئیں۔

جنگ کے انتخاب کے لیے یہ تنقید کافی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ برطانیہ کو کلکتہ سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

برطانیہ نے رابرٹ کلائیو (Robertclive) کی سرپرستی میں جوابی وار کیا۔ کلائیو (Clive) نے میر جعفر (جو کہ نواب سراج الدولہ کا کمانڈر ان چیف (Commander in Chief) تھا) کو رشوت دی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ برطانیہ کے ساتھ مدد کے جواب میں بنگال کا تخت اس کے حوالے کر دیں گے۔

اس کی مدد کی وجہ سے جنگ پلاسی میں رابرٹ کلائیو (Robert Clive) نے سراج الدولہ کو شکست دی اور قتل کر دیا۔

یہی وہ پہلی جنگ تھی جو انڈین برصغیر میں کمپنی کے ساتھ لڑی گئی جس نے انڈین برصغیر میں برطانوی راج کے آغاز کے نشانات چھوڑے۔

اس جنگ کو انڈین برصغیر میں (Turning point) خیال کیا جاتا ہے۔

## بکسر کی لڑائی:

جیسا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے میر جعفر کی غداری کے بدلے/ وعدے کے مطابق بنگال بنا دیا۔ رابرٹ کلائیو انگلینڈ واپس چلا گیا۔ ٹائم/ وقت گزرنے کے ساتھ میر جعفر برطانیہ کی طرف (Hostile) ہوگیا۔ کمپنی نے میر قاسم جو کہ میر جعفر کا داماد تھا کہ بنگال کا نواب بنانے کا فیصلہ کرلیا۔

میر قاسم ایک چوگنا، منظم اور شاطر چالاک حکمران تھا۔ نواب اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ٹیکسوں کے معاملے میں آمنا سامنا ہوا۔ 1763ء میں میر قاسم کو کمپنی نے شکست دی لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے دو طاقتوں عود کے نواب شجاع الدولہ اور مغل بادشاہ شاہ عالم II کے ساتھ مل کر اپنی فوج کو دوبارہ منظم اور یکجا کیا۔ کمپنی اور متحدہ طاقتوں کے درمیان بکسر کے مقام پر 1764ء میں لڑائی ہوئی جسے بکسر کی لڑائی کہا جاتا ہے برٹش ایسڈ انڈیا کمپنی نے فتح حاصل کر لی اور پھر تمام اچانک بنگال آوادھ (Auadh) لکھنؤ اور مغل سلطنت اس کے کنٹرول میں چلا گیا۔

رابرٹ کلائیو کو صورتحال پر کنٹرول کرنے کے لیے برصغیر بھیجا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی جو کہ ایک تجارتی کمپنی تھی برصغیر میں سیاسی طاقت کے طور پر ابھری۔

### Exercise

- **Answer the Following Questions.**

1. **Why did the Europeans feel the need to discover a new sea route to Indian Subcontinent?**

**Ans:** The almond for Indian sub-continent commodities like silk, cotton, cloths, most in, Black pepper, spices etc. increased in European countries to take the advantage of situation, many countries of Europe started searching for a sea route to Indian subcontinent.

2. **Who were the first and the last Europeans to arrive in Indian Subcontinent?**

**Ans:** Portuguere

3. **Between whom was the Battle of Plassey fought? What were its results?**

**Ans:** Battle of Plessey was fought between Nawab of Bangal Siruj-ud-doulah and Robert clive (who was the Bitisher) in 1756. The British counter attached under

the leadership of Robert dive. Robert Clive birded Mir Jafar. The commander in chief of Siraj-ud-doulah, with a promise of to comfort the throne of Bangal to him and coined him to join their side with their help, Robert live defeated and murdered siraj-ud-dula in the Battle of Plessey.

**4. Why did Battle of Buxar occur? What was its result?**

**Ans:** The Battle of Buxer occur between combined of Bangal, Auadh and Mughal empire and Britisher in 1764 on account of nonpayment of taxes by east India company, when ultimately brought both process fall to face with each other. The British east Indian subcontinent. Company won the war, and all of the sudden Bengal, Auadh (Luck now) and Mughal Empire was under there comfort.

**5. How did the Portuguese rule come to an end?**

**Ans:** In the beginning of the 17th century, the Portuguese expanded their trade to Bengal.At this time, the Mughal Emperor, Shah Jahan ruled India from Delhi. The Subedar of Bengal complained to Shah Jahan about the behaviour of the Portuguese. Thus, the fort of Hugli was demolished and the ships were burnt as per orders of the Emperor. In this way, the Portuguese rule came to an end with the exception of the territories of Diu, Daman and Goa.

**6. Write any three causes for the decline of the Portugese power in Indian subcontinent?**

**Ans:**

1. The Portuguese established a fort in Calicut for trade in 1500 A.D.
2. They appointed a chief, namely Albuquerque, to safeguard the fort.
3. Moving northwards, Albuquerque conquered Goa in 1506 A.D. Within a span of 100 years, the Portuguese

took control of Mangalore, Cochin, Goa, Diu,Mumbai and Island of Lanka.

**7. If Siraj-ud-Daulah had won the Battle of Plassey, what would have been its impact?**

**Ans:** Siraj-ud-daula become Nawab of bangal 1756. He had an overwhelming inference over the British. He was very strong and powerful ruler. If he had not trusted on his commander in chief Mir jafar who was traitor, the situation would be under his favor. The dispute which had started during the time of Ali vard know on taxes with company. Would have sorted out.

**8. Give an account of the English East India company in Indian subcontinent?**

**Ans:** By this time, the East Indian Subcontinent Company was in a race to earn more and more money. As per the order passed in Bengal, only the Company availed the benefit of tax free trading; however many officers who were engaged in private trade did not pay the taxes as well. As a result, the income generated from the tax collection in Bengal reduced which in turn was opposed by the Nawab of Bengal, Murshid Quli Khan. This dispute kept on recurring even during the time of Ali Verdi Khan. After Ali Verdi Khan, his son Siraj-ud-Daulah took charge. He got involved into a major battle with the British.

**9. Who gave the permission to the Portuguese to trade in India?**

**Ans:** The ruling king of Calicut, Zamorin, gave permission to the Portuguese to trade.

**10. Where did the French establish factories in subcontinent?**

**Ans:** The French established 'The French East Indian Subcontinent Company' in the year 1664 A.D. They established factories in Surat, Machhalipatnam and puducherry (Pondicherry).

- **Fill in the blanks:**

1. **Columbus** was the Italian who accepted the challenge to discover the sea route to Indian Subcontinent.
2. Robert Clive conspired to murder **Siraj-ud-daulah** .
3. The Portugese established a fort in **Calicut** for the trade in 1500 A.D.
4. The head of the France company was Jaseph **Francois** .
5. Siraj-ud-Doulah became nawab of **Bengal** in the year 1756.

- **Encircle the correct answer.**

1. **West Indians are also know as:**
   (a) Americans ■ Caribbeans
   (c) Black Indian (d) Italians
2. **East Indian subcontinent company was established in _____ A.D.**
   ■ 1500 (b) 1550
   (c) 1600 (d) 1650
3. **Wasco-Da-Gama was a native of:**
   (a) Germany (b) Spain
   (c) France ■ Portugal
4. **First of all Wasco-Da-Gama reached at the Indian port of:**
   (a) Bombay (b) Surat
   ■ Calicut (d) Pulicat
5. **The Dutch of Holland established a Trading centre at Agra in:**
   (a) 1653 ■ 1663
   (c) 1673 (d) 1683
6. **In battle of Palassi, British forces were led by:**
   (a) W. Hawkins (b) Sir Thomas Roe
   (c) Zomorine ■ Robert Clive

- **Activities**

**i. Which areas are to be crossed to reach India from Europe by land route?**

**ii. Which was the route to reach India from Portugal by sea?**

› Portuges encircled the "Cape of Good hope in South Africa and reached the port of Calicut on 22nd may 1498 after erossing the indian sub-continent Ocean.

**iii. Which mode of transportation is used the maximum to travel abroad in the modern times?**

**iv. Draft headlines for the newspaper published from Britain and Patna with reference to the report printed on the Battle of Plassey and the death of Sirajud- Daulah.**

## یونٹ:8

# برطانوی حکومت

اٹھارہویں صدی کے وسط میں برطانیہ انڈین برصغیر پر اور اس کے سیاسی افق پر ایک مضبوط طاقت بن کر ابھرنا شروع ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ برطانیہ انڈین برصغیر پر صرف تجارت کی غرض سے آیا تھا؟

شروع شروع میں انہوں نے انڈیا کی ریاستوں سے تجارت کی اجازت لی تھی پھر کیسے وہ انڈین برصغیر کی حکومت پر قابض ہو بیٹھے؟ برطانوی حکومت بہت سارے سوالات اٹھاتی ہے۔

اپنے اقتصادی مفادات کو اٹھانے کے لیے اپنے ڈپلومیٹک (British Diplometic) کا استعمال کرتے ہوئے انڈین برصغیر کی سیاست پر اپنا دباؤ قائم کیا/ بڑھایا۔

## ویلسلے کی توسیع کی پالیسی:

جب ویلسلے (Wellesley) انڈین برصغیر کی سرزمین پر گورنر جنرل کے طور پر آیا تو اس نے انگلینڈ اور فرانس کے درمیان گلا کاٹ قسم کا مقابلہ کیا۔

انڈین برصغیر میں برطانوی حکومت کو بڑھاوا دینے کے لیے یہ ضروری تھا کہ انڈین برصغیر میں فرانس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ختم کیا جاتا ہے ویلسلے نے سبسڈی الائنس (Subsideary Alliance) کے نام سے ایک پلان منصوبہ متعارف کروایا۔ اس کے مطابق کوئی بھی شاہی ریاست جو اتحاد کو قبول کرتی ہیں وہ برطانوی آرمی اور شاہی دربار میں باہر برطانوی نمائندگان کو برقرار رکھنے کے لیے تھا۔

اس طریقے سے برطانیہ اپنی آرمی کو بغیر سے خرچ کیے Maintain کر سکتا ہے۔ اس سکیم کے مطابق کوئی بھی شاہی ریاست آرمی کو اپنے مقصد کے لیے استعمال نہیں کر سکتی تھی۔ اس نظام میں لوگوں کو پہلے پہل تحفظ محسوس ہوا، لیکن اور میں وہ خود کو غلام اور حقیر محسوس کرنے لگے۔ سبسڈری الائنس انڈین برصغیر کی شاہی ریاستوں میں (Slow poinsion) (ایسا زہر جو اپنا اثر آہستہ آہستہ دکھاتا ہے) کا کام شروع کر دیا/ مظاہرہ کیا۔ انڈین ریاستیں جو کہ سبسڈری الائنس کا شکار ہوئیں ان میں حیدر آباد، میسور، ایودھ، جودھ پور، گیلوادھ آف ووڈوڈا (Gaekwads of vododaar) ہیون کا پشواس Peshwas of pune اور گوالیار کا سندھیاس Sundhias of Gwaliar

شامل تھے۔

ویلسلے کی سبسڈری الائنس کی شکار پہلی ریاست نظام کی حیدرآباد کی ریاست تھی۔اس کے بعد میسوراور ایودھ تنجور (Tanjore) اور کرناٹکا (Carnakata) بھی اسی صورتحال کا شکار تھے۔

برطانیہ نے مراٹھوں کے ساتھ آپس میں لڑائیاں کروائیں اور ان کو اس قدر مجبور کر دیا کہ وہ سبسڈری الائنس کو قبول کرلیں۔

مراٹھوں کے ساتھ لڑائی میں جب نظام کی ہمت جواب دے گئی تو وہ پہلا حکمران تھا جس نے سبسڈری الائنس کو قبول کیا۔

میسور کے حکمران، ٹیپو سلطان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا لیکن برطانیہ کے ساتھ چوتھی اینگلو میسور میں شکست کے بعد اس پر زور دیا گیا کہ میسور کو سبسڈری الائنس میں شامل کرے۔ نانا فدناوی (Nana Fadnavi) کی وفات کے بعد مراٹھے آپس میں لڑنے ایک ایک کر کے ان کی تمام ریاستیں برطانیہ کی (Divid & Rulo) پالیسی کا شکار ہوگئیں۔دوسری ریاستیں جن میں ایودھ، گورکھپور، کرناٹکا، تنجور اور فرخ آباد بھی اسی صورتحال کا شکار ہوئیں۔اس طریقے سے 7 سال کے عرصے میں ویلسلے نے کمپنی نے حکمرانی کو توسیع کیا اور انڈین برصغیر میں برطانیہ کی برتر اور غالب طاقت بنایا۔

## انڈین برصغیر میں برطانوی راج کی توسیع:

نظام، میسور، مراٹھوں کے (Chieftains) پر سبسڈری الائنس کے ذریعے اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد برطانیہ کا رخ انڈین برصغیر کے شمالی حصوں کی طرف ہوگیا۔وہ دوستی کے معاہدے کی پالیسی کے تحت نیپال میں داخل ہوئے وہاں جا کر انہیں (Threat) خطرے کا احساس ہوا۔وہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے بہت سی جنگیں بے جگری سے لڑے۔ برطانیہ کے سکھ بادشاہ رنجیت سنگھ کے ساتھ دوستانہ تعلقات نے افغانیوں کے ساتھ لڑائی اور سندھ پر اپنی حکمرانی قائم کرنے میں مدد دی۔ برطانیہ سنگھ کنگڈم پر قبضہ کرنے کا شدید خواہاں تھا کیونکہ یہ ایک بڑا طاقتور کنگڈم تھا لیکن مہاراجہ رنجیت سنگھ کی زندگی میں ایسا نہ کرسکا۔اس لیے اس نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر لیے۔ رنجیت سنگھ اس وقت کا طاقتور حکمران تھا۔اس نے یو پی آفیسروں کے ساتھ مل کر اپنی ریاست کے تحفظ کے لیے ایک طاقتور اور مضبوط آرمی تشکیل دی۔اس نے اپنے اردگرد ریاستوں پر اپنی فتح کا جھنڈا گاڑا اس کی وفامت کے بعد اس کے ریاست بادشاہت (Anarchy) کا شکار ہوگئی۔ برطانیہ کا گورنر

جنرل سر ہنری ہورڈنگ انڈین برصغیر میں آیا اور مکمل طور پر انڈین برصغیر پر برطانوی مداخلت اور شامل کرنے (Iannexation) نے تحت مکمل طور پر قبضہ کر کے برطانوی راج قائم کر لیا۔

## ڈلہوزی کی الحاق پالیسی:

ویلسلے کی توسیع کی پالیسی نے مقامی ریاستوں پر برطانوی ذرائع استعمال کیے بغیر یہ راز افشا کر دیا۔ ریاستیں توسبسڈری الائنس قبول کر لیتی تھیں برطانیہ کے تحت وہ دوستانہ ریاستیں خیال کی جاتی۔

آخر کار اندرونی اور بیرونی خطرات کا جانچے بغیر وہ غیر ذمہ دار اور تنزل کا شکار ہونا شروع ہو گئے۔ برطانیہ کی سازشوں کا مقصد ان شاہی ریاستوں پر ایسا تسلط قائم کرنا تھا۔ انڈین برصغیر کے حکمران اس کے بہکاوے میں آ گئے۔

برطانیہ ان ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے کے لیے بہانے تلاش کرنے لگا تا کہ ان کی بادشاہت کو ختم کیا جا سکے۔ بہت سی الحاق شدہ ریاستیں بھی اسی قسم کے (Excuses) بہکاؤں کا نتیجہ تھیں اس کے بعد برما (اب میانما) اور پنجاب کے کئی علاقوں پر بھی قبضہ کیا۔ اگر کوئی بادشاہ فوت/ مرجاتا اور اس کا کوئی بیٹا نہ ہوتا تو اس کی ریاست کو اپنے استھ ملحق کر دیا جاتا۔ اس طریقے سے ستارہ (Satara) جھانسی، ناگ پور وغیرہ بھی اسی پالیسی آف انکسیشن (Policy of Annexation) کی بھینٹ چڑھ گئیں۔

ڈلہوزی کا مقصد برطانوی تاجروں کو ان علاقوں، جن میں چائے، کافی، کاٹن وغیرہ بہت بڑی پیمانے پر پیدا ہوتا اور ان اشیاء پر منافع بھی حاصل ہوتا کو Capture کرنے میں مدد کرنا تھا۔ انڈین برصغیر میں برطانوی راج قائم کرنے اور اس کی انتظامیہ کو مناسب طریقے سے چلانے کے لیے ڈلہوزی نے انڈین برصغیر میں بہت سی تبدیلیاں متعارف کروائیں۔ اس کے دور اقتدار میں 1853 A.D ممبئی اور تھین (Thane) کے درمیان ریلوے لائن بچھائی گئی۔

برصغیر میں جدید پوسٹل سسٹم اور وائرلیس کا نظام ممبئی، جنائی اور کلکتہ میں 1857 A.D میں متعارف کروایا گیا۔ اس لیے یہ اصلاحات انتظامیہ کی آسانی اور انڈین برصغیر میں برطانوی راج کو بڑھاوا دینے کے لیے کی گئی۔

اگر چہ ان اصلاحات کا فائدہ انڈین برصغیر کو بعد میں ہوا۔ ان اصلاحات کے متعارف ہونے سے پہلے وہ کافی نقصان اٹھا چکے تھے۔

**لوگوں کا عدم اطمینان:**

سبسڈ ری الائنس کی پالیسی کے بعد ڈلہوزی کی پالیسی آف انیکسن (Policy of Annexations) نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا۔ اور نتیجے کے طور پر لوگوں کا برطانیہ پر سے اعتماد اٹھ گیا اور وہ غیر محفوظ محسوس کرنے لگے۔ یہ وہ وقت تھا جب لوگ برطانیہ غلبے تلے دب کر رہ گئے تھے۔ برطانیہ کے آمرانہ دور میں ان کے غلبے تلے دب کر رہ گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ڈلہوزی کی اصلاحات نے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کیا۔ مختلف لوگوں نے مختلف طریقوں سے ریلوے، ٹیلیگراف، پوسٹ کی سہولیات اور مغربی تعلیم سے ردعمل ظاہر کیا۔ (Orthodox) کٹر مذہبی لوگ سمجھتے تھے/ خیال کرتے تھے کہ برطانیہ ان کے کلچر/ ثقافت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ برطانیہ کی یہ اصلاحات صرف انتظامیہ کو (Smoothly) بغیر مداخلت/ رکاوٹ کے چلانے کے لیے ہیں۔

لوگوں کا یہ عدم اطمینان/ اعتماد ان کے پوائنٹ آف سچوریشن تک پہنچا جس نے نتیجے میں ریاستوں میں باغیوں نے جنم لیا اور اس کے بعد 1857ء میں جنگ آزادی نتیجے کے طور پر سامنے آئی۔

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

1. **On an outline map of Indian Subcontinent, mark Satara, Nagpur and Jhansi states that were annexed by Lord Dalhousie.**

**Ans: ?**

2. **How did the British benefit by Subsidiary Alliance and Annexation Policy?**

**Ans:** The aim of Wellesley's policy of expansion was to enslave the native kingdoms without using much of the British resources.

The British got an excuse to start interfering into the internal affairs of these states on the pretext of putting an end to the anarchy. They annexed many states under the same excuse. Thereafter, Burma (now Myanmar) and regions of Punjab were also annexed. If

the king died without a son, his state was annexed. In this way Satara, Jhansi, Nagpur, etc. became the victims of 'Policy of Annexation'.

**3. Why were the British not successful in establishing their rule in Punjab during the reign of Maharaja Ranjit Singh?**

**Ans:** The British had an ambition to capture the Sikh kingdom which was a very powerful kingdom but they could not do so as long as Maharaja Ranjit Singh was alive. So, they kept friendly relations with Maharaja Ranjit Singh. Ranjit Singh was a strong ruler of that time. He had set up a strong army with the help of European officers for the protection of his state. He had attained victories over many nearby states. After his death, Punjab suffered anarchy.

**4. What reforms were made by Dalhousie in Indian Subcontinent?**

**Ans:** To consolidate the British rule in Indian Subcontinent and to run the administration smoothly, many changes were introduced by Dalhousie in Indian Subcontinent. During his tenure, the first railway line was started between Mumbai and Thane (1853 A.D.). The modern postal system started in Indian Subcontinent and wireless system was established in Mumbai, Chennai and Kolkata in the year 1857 A.D. Thus, these reforms were basically for the expansion of British rule and ease in administration. Although Indian Subcontinent benefitted later on, they had to suffer a lot with the introduction of British reforms.

**5. Discuss about the special features of Subsidiary Alliance and Annexation**

**Ans:** The aim of Wellesley's policy of expansion was to enslave the native kingdoms without using much of the British resources. The states that accepted the Subsidiary Alliance considered the British as their

friends.Eventually, in the absence of internal and external threats they became irresponsible and their administration started deteriorating.After the policy of Subsidiary Alliance, Dalhousie's policy of Annexation shook the whole nation terribly. This resulted in the dissatisfaction among the people towards the British. At this time, the people were suppressed under the dictatorial regime of the British. In addition to that, the reforms made by Dalhousie added fuel to fire.

- **Fill in the Blanks.**

1. Nizam of Hydrabad was the first victim of Wellesley's **Subsidiary Alliance**
2. Sikh king, Maharaje Ranjit Singh had set up a strong army with the help of the **European** officers.
3. Dalhousie aimed at helping the British trades to make huge profits from the trades of **tea, coffee** and **cotton**
4. The first railway line was started between **Mumbae** and **There**.
5. **orthodox** people felt that the British wanted to destroy their course.

- **True & Falls.**

1. Subsidiary Alliance acted like a slow poison for the princes states. ✓
2. Dalhousie made the British the supreme power in Indian subcontinent. ×
3. The British kept friendly relations with Maharaja Ranjit Singh. ✓
4. Dalhousie aims at helping the Indian traders to make huge profit. ✓
5. Policy of Annexation shook the whole nation terribly. ✓

1. **Maharaja Ranjit Singh was the ruler of _____.**

(a) Kashmir (b) Delhi

■ Punjab (b) Bengal

**2. Punjab suffered anarchy after the death of:**

(a) Shah Jahan (b) Siraj-ud-Dulah

(c) Nizam of Hyderabad ■ Maharaja Ranjit Singh

**3. _____ became the victim of Policy of Annexation.**

(a) Mysore (b) Hyderabad

(c) Jodhapur ■ All of these

**4. The first railway line was started between Thane and _____.**

(a) Chennai (b) Kolkata

(c) Nagpur ■ Mumbai

**5. _____ people felt that the British wanted to destroy their culture.**

(a) Uneducated (b) Educated

■ Orthodox (d) none of these

**6. Policy of annexation was introduced in subcontinent by_____:**

(a) Lord Wellesly (b) Lord Dalhousie

■ Lord Cornwallis (d) William Bentinc

## یونٹ:9

# انڈین برصغیر میں برطانوی راج کے اثرات

انڈین برصغیر اٹھارہویں صدی تک اقتصادی طور پر خوشحال تھا اورنگ زیب کی وفات تک یہ بادشاہت کمزور نہ پڑ سکی۔ دنیا کے مورخ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ انڈین برصغیر میں صنعتوں، پیداوار، تکنیک اور تجارتی تنظیموں کا کوئی نعم البدل نہ تھا۔ یہی انڈین برصغیر برطانوی راج میں 200 سال کے قریب غریب اور دیوالیہ ہو گیا۔ یہ وہ ملک بن گیا جو انگلینڈ میں فیکٹریوں کو خام مال سپلائی کرتا اور انگلینڈ میں فیکٹریوں کی مکمل مصنوعات کے لیے بڑے پیمانے پر پیش ہوتی۔

### برطانوی راج کے دوران زراعت اور کسانوں کی حالت زار:

بنگال، بہار اور اوریسہ کے دیوانی حقوق (زمین اور ایونیو اکٹھا کرنے کے حقوق) کے حصول کے بعد برطانیہ کو اپنی انکم بڑھانے کا موقع مل گیا۔

زیادہ ریونیو پیدا کرنے کے لیے انہوں نے کسانوں کا استحصال شروع کر دیا اور نتیجتاً وہ غریب سے غریب تر ہو گئے۔ زیادہ مرتبہ کسانوں کو ریونیو ادا کرنے کے لیے اپنے زیورات تک بیچنا پڑتے۔ کسانوں کی بہت بڑی تعداد منی لینڈرز (زیادہ سود پر قرضے دینے والوں) سے قرضے لینے پہ مجبور ہوتی اور پھر وہ قرضے کے بوجھ تلے دب جاتے۔ کسانوں نے انڈین برصغیر کے بہت سے علاقوں میں زراعت اور اپنی زمینیں گنوا دیں۔ اس کے علاوہ بنگال کو 1770 A.D میں ایک خوفناک قحط کا سامنا کرنا پڑا جس میں لاکھوں لوگ بھوک سے لقمہ اجل بن گئے۔

گورنر جنرل لارڈ کارن والز (Lord Corn wallis) نے ریونیو اکٹھا کرنے کے لیے مستقل سیٹلمنٹ ایک Permanent Settlement Act نافذ کیا۔ اس ایکٹ کے تحت کمپنی کا سالانہ ریونیو ایک فکسڈ یا مستقل بنیاد پر تھا۔

زمینداروں کو ریونیو اکٹھا کرنے کے علاوہ زمین کے مستقل حقوق دیئے گئے۔ یہی وجہ تھی کہ زمیندار طبقہ ممکن کے ساتھ مخلص تھا۔ اس کے برعکس کسان جو کہ تپتی دھوپ میں زمینوں کو زرخیز کرنے کے لیے سخت محنت کرتے اور فصلیں اگاتے ان کا استحصال کیا جاتا۔

### معاشرتی / سماجی زندگی پر اثرات:

وارن ہیٹنگ (Warren Heating) ایک ایسا شخص تھا جس کو ریونیو اکٹھا کرنے کا

کام سونپا گیا۔ وہ کلکٹر (Collector) کے نام سے جانا جاتا تھا۔ وہ جج کے فرائض بھی سرانجام دیتا۔ برطانیہ کے انتظامی نظام نے ہمارے قدیم (self rule) کو برباد کر دیا، پرانے وقتوں میں ہر گاؤں/ دیہات ایک چھوٹا جمہوریہ تھا، پورے گاؤں کی انتظامیہ پنچایتوں کے ہاتھوں میں ہوتی۔ یہ پنچایتیں ہمارے ملک کے (Selfrule) میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتیں۔ لوکل/ مقامی (Self rule) کے ادارے بیرونی حملوں کے علاوہ سلطان دور میں بھی قائم رہے لیکن برطانیہ کے انتظامی پالیسی کی وجہ سے یہ تباہ ہو گئے۔

کمپنی کی اصلاحات کی پالیسی نے لوگوں میں بے یقینی اور شکوک وشبہات کی فضا قائم کر دی۔ وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ حکومت انڈین برصغیر کی ثقافت اور مذہب کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے انہیں عیسائیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لوگ یقین کرنے لگے تھے کہ برصغیر کا معاشرتی نظام ملٹری اور ریلوے کے تحت تنزل کا شکار ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آگرہ میں ایک قانون پاس کیا گیا جس کے تحت برصغیر کے ہر آدمی کو برطانیہ کو سیلیوٹ (Salute) کرنا ہوگا اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ جرم میں شمار ہوگا اور اس کی سزا دی جائے گی۔ نتیجے کے طور پر انڈیا کے لوگوں میں برطانیہ کے خلاف غم وغصے کی شدید لہر دوڑ گئی۔

## انڈین/ برصغیر کی تجارت اور صنعتوں میں تباہی:

انڈین برصغیر کی کھڈی پر بننے والی ٹیکسٹائل ایشیاء اور یورپ کی مارکیٹوں میں سپلائی کی جاتی۔ یورپین ممالک کے تاجر انڈین برصغیر میں اشیاء کی خرید وفروخت کے لیے آیا کرتے تھے۔

انڈین برصغیر کی بنی ہوئی (Jute)، سلک، اون اور کاٹن ٹیکسٹائل کی یورپ کی منڈیوں میں بڑی مانگ تھی۔ ڈھاکہ کا نرم وملائم ململ دنیا بھر میں مشہور تھا۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ دوسرے اشیاء خورد ونوش جیسا کہ نمک، کالی مرچیں، چینی وغیرہ برآمد کی جائیں اور ان اشیاء کے بدلے میں ایک بہت بڑی مقدار میں بلین (سونا اور چاندی) منگوائے جاتے برطانوی راج کے نافذ ہونے کے ساتھ ہی یہ مناظر تبدیل ہو کر رہ گئے بلین (سونا اور چاندی) کا درآمدات برآمدات میں تبدیل ہو گئیں۔ صنعتی انقلاب کے دور میں برطانیہ اپنی حکومت کے دوران صرف بنگل سے یومیہ کے حساب سے 500 کروڑ روپے لیتا تھا۔ آپ تصور کریں کہ پورے انڈین برصغیر سے وہ کتنا وصول کرتا ہوگا۔

انڈین برصغیر سے پیسہ/ دولت جمع کرنے کے علاوہ انڈین برصغیر کے خام مال کی مدد سے

انگلینڈ کی صنعتیں اور کاروبار خوشحال ہو گئے۔ جو کپڑا انگلینڈ میں بنتا تھا اب انڈین برصغیر میں کوئی بھی ڈیوٹی چارج لگائے بغیر درآمد ہونے لگا اور اس کے برعکس انڈین برصغیر کے کپڑے پر 80 فیصد ٹیکس لگایا گیا۔ نتیجے کے طور پر جو ٹیکسٹائل انڈین برصغیر میں تیار ہوتی تھیں۔ خود انڈین برصغیر کے لیے بہت قیمتی ہو گئیں۔

انڈین برصغیر کی دستکاریاں اور کاٹیج کی صنعتیں اپنے حریفوں کا مقابلہ نہ کر سکیں اور خود کو برقرار نہ رکھ پائیں۔ ہمارے ملک کی بہت سے مہارت رکھنے والی صنعتیں جیسے ٹیکسٹائل کی صنعتیں، شیشہ کاغذ، معدنیات، جہازی عمارتیں وغیرہ برطانوی راج کی پالیسیوں کی بدولت تباہ ہو گئیں۔ لاکھوں ورکرز بے روزگار ہو گئے۔

آہستہ آہستہ انڈین برصغیر کے دیہی علاقوں کے غریب مزدوران اصلاحات سے شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔

## اصلاحات کے متعلق شکوک وشبہات:

ولیم بینٹک (William Bentick) کی انڈین برصغیر کی آمد کے وقت انگلینڈ میں آزاد خیالات نے اپنی جگہ بنا لی تھی۔ خیالات کا یہ بہاؤ اس طریقے سے انڈین برصغیر میں بھی پہنچا۔ اپنے فائدہ مند اصلاحات کی بدولت ولیم بینٹک انڈین برصغیر کی عوام میں کافی مشہور ہو گیا۔

اس کے دور میں انڈین برصغیر میں لوگوں کو کمپنی کی انتظامیہ میں نوکریاں ملنی شروع ہو گئیں۔ قانونی عدالت میں لوگوں کو ان کی مادری زبان بولنے کا اختیار دیا گیا۔

راجہ رام موہن رائے اور دوسری معاشرتی اصلاحات نے مسلسل کوششوں کے باعث سماجی برائیاں جیسے ستی جیسی رسوم ورواج کو روک دیا گیا بینٹک نے ان کوششوں سے اتفاق کی اور ان ستی جیسی رسومات پہ بین (Ban) کرنے کے لیے 1829ء میں ایک قانون پاس کروایا۔

ولیم بینٹک کے دور اقتدار میں انگریز حکمرانوں نے معاشرتی اصلاحات کے ذریعے سماجی برائیوں کو ختم کرنے کے لیے کوششیں کیں۔ کٹر (other dox) ناپختہ یقین رکھنے والا طبقہ ان اصلاحات پر شکوک وشبہات کا شکار تھا۔

کمپنی نے تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے ہر سال ایک لاکھ روپے کی رقم مختص کرنے کی قرارداد پاس کی لیکن اس پر عمل درآمد نہ کیا جا سکا۔ آخر میں بینٹک کے وقت ایک تعلیمی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

1834ء میں لارڈ مقولے (Lord Macaulay) انڈین برصغیر میں انگریزی تعلیم کا تصور متعارف کروایا۔ تاہم مقولے کا تعلیمی نظام نوجوانوں کے لیے فائدہ مند ثابت نہ ہوسکا۔

برصغیر اپنے قدیم علم کے فوائد اور مہارتیں جوان کو ان کے آباؤ اجداد سے ورثے میں ملی ہیں کھو چکے تھے۔ بہت بڑی تعداد میں دانشوروں نے برطانوی نظام تعلیم کی مخالفت کی اور اسے ''اپنے علم کے ذریعے انڈین کو اپنا غلام بنانا'' قرار دیا انگریزی تعلیم حاصل کرنے سے ہماری قوم ان کی غلام ہو جائے گی۔ اس کے بعد 1857ء میں تین یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ برطانیہ نے اپنا انگریزی تعلیمی نظام متعارف کروانے کے لیے تعلیم پر مزید کام کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے انڈین برصغیر میں دلوں اور ذہنوں میں نیشنلیسٹک (Nationlastic) قوم پرستی کی سوچ کو اجاگر کیا۔

انڈین برصغیر میں 1853 A.D کے سال میں تھین (Thane) اور ممبئی (Mumbai) کے درمیان پہلی ریلوے چلائی گئی۔

ملک پر اپنا موثر تسلط برقرار رکھنے اور اپنے ہمسایہ ممالک کی سرحدوں میں بات چیت کا تبادلہ کے لیے 1854 A.D میں انڈین برصغیر میں جدید ٹیلیگراف اور پوسٹ کا جدید نظام متعارف کروایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی پرنٹنگ پریس (Printing Press) اور اخبارات کی اشاعت بھی کی گئی۔

یہ اصلاحات انڈین برصغیر میں برطانوی راج کی اپنے سہولیات کے لیے تھا۔ لیکن انڈین برصغیر میں قوم پرستی کے بڑھاوے کے لیے یہ ایک سنگ میل ثابت ہوئیں۔ وہ طبقہ جس نے انگریزی کی تعلیم حاصل کی تھی۔ برصغیر میں قوم پرستی اور معاشرتی اصلاحات کا علمبردار بن گیا۔ اور وہ اپنے ہم عصری زمانے میں اپنے اردگرد ہونے والی ترقی اور جدیدیت کے بارے میں زیادہ آگاہ ہو گئے تھے۔

پوسٹ اور ٹیلیگراف کے لوگوں کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب کر دیا۔

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

**1. What commodities were exported from Indian Subcontinent?**

**Ans:** The traders from the European countries used to come to Indian Subcontinent to purchase commodities. The Indian Subcontinent-made jute, silk, woolen and cotton textiles were in high demand in the European

markets. The soft and delicate muslin of Dhaka was world-famous. Apart from textiles, commodities such as salt, saltpetre, sugar, etc. were exported in exchange of tremendous amount of bullion (gold and silver).

**2. What reforms were done by William Bentinck in the Subcontinent?**

**Ans:** The British rulers started taking interest in the lives of people of Indian Subcontinent. Lord William Bentinck became quite popular in Indian Subcontinent by introducing few beneficial reforms. During his time, Indian Subcontinents started getting jobs in Company administration. Indians were allowed to use their mother tongue in the court of law.

**3. Why did the British Government start the facility of railway, post and telegraph?**

**Ans:** The first railway in Indian Subcontinent was started between Bombay (Mumbai) and Thane in the year 1853 A.D.

In order to maintain an effective control on the country and to exchange messages with the neighbouring territories, modern methods of post and telegraph were introduced in Indian Subcontinent in 1854 A.D. Printing press and circulation of newspapers grew alongside.

**4. Who appointed the collector to collect the revenue?**

**Ans:** Warren Hastings, the person who was given the job of collecting revenue was known as a 'collector'. He also performed the function of a judge. The British system of administration destroyed our ancient system of self-rule.

**5. Who banned the practice of Sati?**

**Ans:** Raja Ram Mohan Roy and other social reformers were constantly making efforts to stop the evil practice of Sati. Bentinck agreed to these efforts and passed a law in 1829 to ban the practice of Sati.

- **Choose the correct answer.**

1. **A terrible femine was witnessed in Bengal in _____ A.D.**
   (a) 1760 ■ 1770 (c) 1780 (b) 1790
2. **British started exploiting _____ to earn more revenue.**
   (a) people (b) doctors ■ peasants (b) lawyers
3. **Who was known as a collector?**
   ■ Warren Hastings (b) Cornwallis
   (c) William Bentinck (b) Dalhousie
4. **_____ passed a law to ban the practice of Sati:**
   (a) Cornwallis (b) Warren Hastings
   (c) Dalhousie ■ William Bentinckb

- **Write one sentence about these personalities:**

**Lord Cornwallis:** Governor General Lord Cornwallis enforced a Permanent Settlement Act in order to collect revenue.

**Warren Hastings:** Warren Hastings, the person who was given the job of collecting revenue was known as a 'collector'.

**William Bentinckb:** Lord William Bentinck became quite popular in Indian Subcontinent by introducing few beneficial reforms.

**Dalhousie:** Dalhousie aimed at helping the British traders to make huge profits from the trade of tea, coffee and cotton by capturing the areas that produced these commodities on a large scale.

## حصہ سوکس

## یونٹ:10

# شہری اور شہریت

### تعارف:

شہریت کا مطلب وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہا ہے۔قدیم یونان میں نقطہ شہریت کو تنگ نظر معنوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔اس وقت شہریت وہ حقوق تھے جو صرف چند افراد تک محدود تھے۔ خواتین، عام مزدور/ ورکرز، غلاموں پہ شہریت کے تمام دروازے بند تھے۔شہریت صرف ان لوگوں تک مختص تھی جو ریاست کے انتظامیہ میں ایک اہم کردار ادا کرتے تھے۔لیکن جدید دور میں شہریت کو وسیع معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔اب شہریت کی اصطلاح میں ریاست کے وہ تمام افراد/ یا فرد وہ تمام حقوق جیسے سول (Civil)، سیاسی، معاشی اور اپنے قانونی حقوق جس کا تعلق ریاست سے ہوآتے ہیں۔

ویٹل (Vattel) سول سوسائٹی کے ممبر ایک جدید شہری کے طور پر (Define) کی تعریف یوں کرتا ہے۔جو کہ اپنے خاص فرائض کا پابند ہو یا(Bound) / کاربند ہو جو کہ اسے اتھارٹی کی طرف سے مختص کی گئی ہوں اور اسے مساوی فوائد حاصل ہوں۔شہری ریاست کا وہ فرد ہوتا ہے جو ریاست کے عطا کردہ حقوق کو استعمال کرتا ہے اور اس فوائد اور تحفظات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

ایک شہری ریاست کا مستقل فرد ہوتا ہے جو ان سیاسی اور سول حقوق کا مالک ہوتا ہے جو اسے حکومت/ ریاست عطا کرتی ہے۔شہری اور رعایا میں فرق ہوتا ہے۔ 1947ء سے پہلے ہم برطانوی حکومت کے رعایا/مطیع تھے۔آزادی حاصل کر لینے کے بعد ہم پاکستان کے شہری بن گئے۔

عام طور پر وہ لوگ جو ایک ریاست سے تعلق رکھتے ہیں اس ریاست کے شہری کہلاتے ہیں۔ ایک مناسب شہری بننے کے لیے کسی کو خاص عہد کو جو قانونی ہوں گے کو پورا کرنا ہوگا۔یہی ریاست اور شہری کے درمیان رشتہ ہے۔

ریاست اپنے شہریوں کو تحفظات اور خاص سہولیات فراہم کرتی ہے اور اس کے بدلے میں شہریوں کو ریاست کے قوانین اور قواعد وضوابط پر عمل کرنا پڑتا ہے۔

وہ عنایات/فوائد یہ ہیں۔

☆ وہ ریاست سے حفاظت اور سلامتی اور امان حاصل کرنا ہے۔

☆ وہ پرسکون زندگی جو ریاست اسے قواعد وضوابط کے مطابق اس کے لیے یقینی بناتی ہے۔

☆ جدید دور میں سوشل ویلفیئر/ سماجی فلاحی تنظیموں کے تحت وہ تعلیم صحت، انشورنس، روزگار، پینشن اور دوسری کئی سہولیات جو اسے ریاست فراہم کرتی ہے انجوائے کرتا ہے۔

☆ وہ سیاسی اور سول دونوں حقوق کو انجوائے کرتا ہے۔

☆ وہ بنیادی حقوق جو اسے ریاست عطا کرتی ہے انہیں استعمال کرتا ہے۔

☆ وہ سیاسی عوامل جیسے ووٹنگ اور الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں۔

☆ وہ اپنی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر صدر پاکستان، وائس پریزیڈنٹ سپریم کورٹ کے جج، ہائی کورٹ کے جج اور دوسرے کسی بھی عہدے کے اہل ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ دوسرے پبلک سروس میں جاب کے لیے اہل ہو سکتے ہیں۔

## ایک شہری اور غیر ملکی کے درمیان فرق:

شہری ریاست کا ایک فرد ہوتا ہے اس کے برعکس ایک غیر ملکی (Allian) وہ ہوتا ہے جو کسی ریاست میں عارضی طور پر پناہ گزیں ہو۔ اس کو بھی ریاست کی طرف سے اطاعت (Allegians) کی پابندی کرنا ہوتی ہے۔

شہری اور غیر ملکی کے درمیان بنیادی فرق درج ذیل ہیں۔

1۔ شہری اپنی ریاست کے مستقل رہائشی ہوتے ہیں۔ غیر ملکی عارضی طور پر قیام پذیر ہوتے ہیں۔

2۔ شہریوں کو سیاسی حقوق حاصل ہوتے ہیں جبکہ غیر ملکیوں کو سیاسی حقوق جیسے حق رائے دہی، الیکشن میں حصہ لینا، پبلک آفس سنبھالنے کے اختیارات/حقوق وغیرہ نہیں دیئے جاتے۔

3۔ شہری اپنی ریاست کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور اپنی ریاست کے قواعد وضوابط کی پابندی ان پر لاگو ہوتی ہے۔ جبکہ (Alliens) غیر ملکی ہوتے ہیں جو کہ کسی دوسری ریاست کے شہری ہوتے ہیں۔ ان کو اس ریاست جہاں پہ وہ عارضی طور پر رہ رہے ہوتے ہیں ان کے قوانین کی پابندی کرنا چاہیے۔

4۔ ایک شہری اپنی ریاست سے کبھی بھی نکالا نہیں جاتا۔ ایک (Allien) یا غیر ملکی کو اس کی غیر

قانونی سرگرمیوں جیسے ویزہ کی دی گئی مدت ختم ہونے کے باوجود رہائش رکھنا وغیرہ کی بدولت اس کو اس کی عارضی رہائش گاہ سے کسی بھی وقت جانے کو کہا جاسکتا ہے۔

## شہریت حاصل کرنے کے طریقے کار:

شہریت حاصل کرنے کے دو طریقے کار ہوتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

(1) پیدائش کے ذریعے (2) حقوق قومیت کی بدولت

## پیدائش کے ذریعے:

شہریت حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ (By Birth) ہے۔ یہ ریاست میں شہریوں کی ایک بڑی تعداد (By Birth) شہریوں کی ہے۔ کسی خطے میں پیدائش سے وہ شخص اس خطے/ علاقے کا شہری کہلاتا ہے۔

## نیچریلائزیشن کے ذریعے:

شہریت (Naturalization) سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس طریقے سے غیر ملکی بھی کچھ مخصوص عہد و پیمان/ اقرار نامہ کر کے اس ریاست کا شہری بن سکتا ہے۔ یہ عہد نامے پر ریاست کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔

ان میں سے کچھ عام اصول (General Principles) درج ذیل ہیں۔

### (a) ڈومیسائل یا رہائش:

غیر ملکی ریاست میں زیادہ عرصہ تک رہائش رکھنے/ قیام پذیری سے کوئی اس ریاست کا شہری ہونے کا اہل ہوسکتا ہے۔

انگلینڈ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پانچ سال، جبکہ فرانس میں دس سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

### (b) شادی:

عام طور پر جب ایک عورت کسی غیر ملکی سے شادی کرتی ہے تو وہ اپنے شوہر کی وجہ سے اس ریاست کی شہریت حاصل کرسکتی ہے لیکن کچھ ممالک میں شوہر اپنی بیوی جو کہ غیر ملکی ہو کی وجہ سے اس ملک کی شہریت حاصل نہیں کرسکتا۔ جاپان اور دوسرے ممالک میں یہ (Conditions) مختلف ہیں۔

**(c) فارن سروس:**

ایسا شخص جس کی سروس کا تقرر کسی بیرونی ریاست میں ہوا ہو اس کو اس ملک کی شہریت مل سکتی ہے/ اس کا اہل ہو سکتا ہے۔

**(d) درخواست گزاری:**

ایک غیر ملکی تمام ریاستوں میں شہریت حاصل کرنے کے لیے اس ریاست میں اپنی درخواست دائر کر سکتا ہے اور اس کو اس ریاست کے قواعد وضوابط کو جاننا پڑے گا۔

عام طور پر ریاستیں اس شخص سے ایک اچھے اخلاقی کردار کا مطالبہ کرتی ہیں۔

**(e) جائیداد:**

ایک شخص جو کسی غیر ملکی میں اپنی جائیداد خریدتا ہے اور وہ اس ریاست کا شہری بننے کا بھی خواہشمند ہوتا ہے تو اس صورت میں بھی اسے شہریت دی جا سکتی ہے۔

ویکسیکو میں یہ طریقہ کار رائج ہے قدیم وقتوں میں غیر ملکی اپنے ملک سے جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔

**پاکستان میں شہریت حاصل کرنے کے طریق کار:**

ہمارے ملک میں پارلیمنٹ ہی وہ واحد ادارہ ہے جو شہریت پہ قانون کن/ آئین سازی کا اختیار رکھتا ہے۔ اس معاملے میں ریاست کو آئین سازی کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ میں شہریت کا قانون پاس کیا گیا اور اس میں شہریت کے خاتمے اور حصول کے بارے میں/ کارروائی پر تفصیل سے بات چیت کی گئی۔

یہ کارروائیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

**1۔ پیدائش کے لحاظ سے شہریت:**

ہر شخص جو 1951ء کے بعد پاکستان میں پیدا ہوا وہ پیدائشی لحاظ سے پاکستان کا شہری ہے۔ وہ لوگ جو 6 فروری 1951ء سے پہلے بھی پاکستان میں پیدا ہوئے اور ان کا ڈومیسائل پاکستان کا ہے تو ان کو بھی پاکستان کی شہریت دے دی گئی۔

**2۔ نسبی شہریت (Cozenship by descent):**

ہر شخص جو پاکستان سے باہر پیدا ہوا۔ نسبی لحاظ سے پاکستان کا شہری ہے اس صورت میں اگر اس کی پیدائش کے وقت اس کے والدین پاکستان کے شہری تھے۔

### 3۔رجسٹریشن کے لحاظ سے شہریت:

اگر کوئی شخص پاکستان کا شہری نہیں ہے لیکن وہ پاکستان کا شہری بننے کا خواہشمند ہے تو وہ رجسٹریشن کے ذریعے شہریت کے ایکٹ یا آئین کے تحت وہ پاکستان کی شہریت اختیار کر سکتا ہے۔

### 4۔حقوق قومیت اپنانے کے لحاظ سے شہریت:

غیر ملکی حقوق قومیت اپنانے (Nuralization) کے عمل کے ذریعے سے جس میں صدر پاکستان یا متعلقہ اتھارٹی کو درخواست جمع کروانی پڑتی ہے۔ پاکستان کی شہریت اختیار کر سکتا ہے۔ درخواست جمع کروانے سے پہلے اسے کچھ اقرار نامے پہ دستخط کرنا ہوں گے اور اس کے بعد اسے 5 سال کے عرصے کے لیے رہنا ہوگا۔

### 5۔نئے خطے/ علاقے کے الحاق (Incorporations) کے لحاظ سے شہریت:

اگر کوئی نیا علاقہ کسی ملک کا حصہ بنتا ہے یا اس کے ساتھ اتحاد کر لیتا ہے تو حکومت اس علاقے کے رہائشی کو ایکٹ کے تحت نوٹیفائی کیا جاتا ہے اور اسے شہریت عطا کی جاتی ہے۔

### شہریت کھو دینا/ خاتمہ:

جیسے شہریت حاصل کی جاتی ہے۔اسی طرح بہت سی وجوہات کی بنا پر اس کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے۔کچھ اہم وجوہات جو شہریت کے خاتمے کی وجہ بنتی ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

### دستبرداری:

ایک شہری رضا کارانہ/ ازخود متعلقہ اتھارٹی سے درخواست دائر کرتا ہے جس میں وہ شہریت سے دستبرداری کا اعلان کرتا ہے۔

### خاتمہ:

اگر کوئی شہری کسی ملک کی شہریت اختیار کرتا ہے، اس کی شہریت کو قانون کے مطابق ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔اس عمل کے لیے کسی کو درخواست دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

### محرومی:

اگر کوئی کسی ملک کی شہریت فراڈ کے ذریعے حاصل کرتا ہے/ کرتی ہے تو وہ غیر قومی (Anti national) سرگرمیوں یا آئین سے برخلافی کے تحت حکومت اسے اس کی شہریت سے محروم کر دیتی ہے یہ طاقت کے ذریعے خاتمہ ہے۔

## شہریت کی اقسام:

شہریت کی دو اقسام ہیں۔ یہ اکہری اور دوہری شہریت کہلاتی ہے۔ اکہری (Single) شہریت میں لوگوں کے پاس صرف ایک ہی شہریت ہوتی ہے اور وہ بغیر صوبائی امتیاز (جس صوبہ میں وہ رہتا ہے) قومی لحاظ سے ہوتی ہے۔ اس کے لیے کوئی دوسری ریاست کی علیحدہ شہریت نہیں ہوتی۔ جیسے مرکزی ریاستوں میں (مثال کے طور پر متحدہ ریاستہائے امریکہ اور سوئٹزرلینڈ) یہ دوہری شہریت ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر فرد ریاستی شہریت حاصل کرتا ہے وہ ریاست جس میں وہ رہتا ہے اور وہ قومی شہریت بھی کہلاتی ہے۔

## حکومت اور شہری:

ریاست اور شہری میں ایک بڑا قریبی تعلق ہے۔ ریاست یا حکومت لوگوں کے مفادات کے تحفظ کا خیال رکھتی ہے۔ یہ بیرونی دباؤ/ تسلط سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ قواعد وضوابط اور اتحاد اور اتحاد پر زور دیتی ہے۔ یہ قوانین کی تشکیل اور وہ عناصر جو بیرونی دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں اور خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں کا خاتمہ کرتی ہے تاکہ ریاست میں امن وامان قائم رکھا جاسکے۔ یہ اپنے شہریوں کے فائدے کے لیے معاشی، سماجی منصوبے اور تعلیمی پروگرام کا انعقاد کرتی ہے۔ اس کے منصوبے اور تشکیل کردہ پروگرام ناخواندگی، غربت، غیر مساوی رویہ جات، اور بے روزگاری وغیرہ جیسے مسائل پر قابو پانے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آئین بنیادی حقوق کی بھی گارنٹی دیتا ہے۔

شہریوں کے ریاست کے لیے کچھ خاص فرائض بھی ہیں۔ حقوق اور فرائض ایک سکے کے دو رخ کی طرح ہیں۔ ایک شہری ریاست سے بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح اس کو کچھ فرائض اور کام بھی سرانجام دینا ہوتے ہیں۔

- ☆ اسے آئین کی پاسداری اور قانون کا احترام کرنا چاہیے۔
- ☆ اسے اپنے قومی وقار، عزت کو اپنے الفاظ اور اپنے کاموں سے تحفظ دینا چاہیے۔
- ☆ اسے غیر قومی/ قومی کے خلاف سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہونا چاہیے۔
- ☆ اسے قوانین کے مطابق (Practices) جیسے بدعنوانی، اقربا پروری، جہیز بچوں کی شادیاں وغیرہ کو قانون کے مطابق چیک کرنا چاہیے اور اس کی بھرپور مخالفت کرنی چاہیے۔
- ☆ اسے ریاست کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا چاہیے اور جیسا کہ عوام کی کوالٹی کا انحصار

حکومت کی کوالٹی پر ہوتا ہے۔

☆ اسے شخصی مفادات پر قومی مفادات کو ترجیح دینی چاہیے اور قومی ترقی کے لیے کام کرنا چاہیے۔

☆ اسے قومی مفادات کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

☆ اس کے کچھ فرائض جیسے ٹیکسوں کی ادائیگی اور قومی دفاع پر کام کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ کچھ بنیادی فرائض جو ہمارے آئین نے اسے سونپے ہیں۔

ان بنیادی فرائض کا مقصد شہریوں کو ان کے سماجی اور اقتصادی فریضوں کی آگاہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ شہریوں اپنے ملکی مفادات کے لیے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس لیے شہریوں کو اپنے بنیادی فرائض کی پیروی کرنی چاہیے قوم اور معاشرے کے مفادات اور اپنی ترقی کے لیے ہر دم کوشاں رہنا چاہیے۔ حکومت اور عوام کے درمیان پر رشتہ ریڑھ کی ہڈی ثابت ہونا چاہیے اور یہ **Given end fake** کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

**1. What are the benefits enjoyed by a citizen?**

**Ans:** These benefits are:

- He enjoys security and gets protection from the state.
- He enjoys a peaceful life as the state ensures law and order.
- In modern times, under social welfare schemes, he enjoys benefits like education, health, insurance, settlement, employment, pension and such others provided by the state.
- He enjoys both the civil and political rights.
- He enjoys the fundamental rights guaranteed by the state.
- He can participate in the political processes like voting and contesting in the elections.
- He is eligible to occupy certain offices according to his qualifications such as those of the President of

Pakistan, Vice President, Judge of Supreme Court, High Courts and such others. He is eligible for recruitment to all public services.

**2. Mention the methods of acquiring citizenship.**

**Ans:** There are two ways of acquiring citizenship namely

**(i)** by birth and **(ii)** by naturalization.

**(a)** Domicile **(b)** Marriage

**(c)** Foreign service **(d)** Application

**(e)** Property

**3. What are the methods of losing citizenship?**

**Ans:** If any new territory becomes a part of country, then the government by an act notifies the persons as to whom the citizenship is granted.

**Loss of citizenship:** Just as citizenship may be acquired, it can also be lost for a variety of reasons. Some of the important ways of losing citizenship maybe stated as follows:

- Renunciation
- Termination
- Deprivation

**4. Mention the types of citizenship and write the differences between them.**

**Ans:** There are two types of citizenship. They are single citizenship and dual citizenship. In single citizenship, people have only one citizenship that is National citizenship irrespective of the province that he belongs to. There is no separate state citizenship for e.g. In federal states, like USA and Switzerland there is dual citizenship. That means every individual obtains state citizenship in which he lives and national citizenship also.

**5. What are the duties of a citizen towards his nation?**

**Ans:** A citizen derives many benefits from the state. Similarly he has certain obligations and functions to perform.

- He must respect the Constitution and obey the laws.

- He must protect the national honour and dignity by his words and deeds.
- He must not indulge in anti-national activities.
- He must oppose and check the evil practices like corruption, nepotism, dowry, child marriage, etc., through constitutional means.
- He must take part in the political activities of the state as the quality of the government depends on the quality of citizens.
- He must place the national interest above the personal interest and work for national progress.
- He must be service minded and must be prepared to sacrifice for the sake of nation.
- He has the obligation like paying taxes and defending the nation. In addition to these functions certain fundamental duties are incorporated in our constitution.

**6. Define citizenship.**

**Ans:** In modern times, the term citizenship conveys broader meaning. The term citizen, now, refers to a person who is a full-fledged member of the state, enjoying all rights-civil, political and economic and owing allegiance to the state to which he belongs.

**7. Mention a situation under which citizenship is terminated.**

**Ans:** If any citizen acquires the citizenship of any other country, his citizenship is terminated by law. This procedure does not require the submission of any application.

**8. What is difference between citizen and an alien?**

**Ans:** A citizen is a member of the state. An alien, on the other hand, is one who has come to reside temporarily in a state. He owes allegiances to the state of his origin. Citizens are permanent residents of their state. Aliens are temporary residents.

**9. What are the types of citizenship?**

**Ans:** There are two types of citizenship. They are single citizenship and dual citizenship. In single citizenship, people have only one citizenship that is National citizenship irrespective of the province that he belongs to. There is no separate state citizenship for e.g. In federal states, like USA and Switzerland there is dual citizenship. That means every individual obtains state citizenship in which he lives and national citizenship also.

- **Encircle the correct Answer.**

**1. Permanent residents of a state are called:**

(a) Aliens ■ Citizens
(c) Subjects (b) None of these

**2. Who is the sole authority to legislate the laws on citizenship in our country:**

(a) president ■ parliament
(c) prime minister (b) chief minister

**3. The citizenship will not be lost by:**

(a) Renunciation (b) Termination
(c) Deprivation ■ Descent

**4. In England a foreigner can acquire citizenship after a continues stay of_____ years.**

■ 5 (b) 2 (c) 7 (b) 10

**5. Which is not an evil practice for a citizen:**

(a) corruption (b) dowry
■ marriage (b) nepotism

**6. Dual citizenship is must in:**

(a) Belgium (b) Spain
■ Switzerland (b) Canada

## یونٹ:11

# اقوام متحدہ کی تنظیم U.N.O

ہمیں بین الاقوامی ادارے کی ضرورت کیوں ہے؟

پہلی جنگ عظیم کے دوران بہت بڑی تخریب کاری واقع ہوئی۔ دنیائے عالم امن کے خواہاں تھے۔ تاریخی تجربات نے یہ ثابت کر دیا کہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہونی چاہیے جو کہ دنیا میں امن قائم کرنے کی اہل ہو۔ مختلف ممالک کو یکجا کرے اور بین الاقوامی تعاون کو بڑھائے/فروغ دیئے۔

اقوام متحدہ کا آئیڈیا متحدہ ریاستہائے امریکہ کے صدر روڈرو ولسن (Woodroco coilson) نے سب سے پہلے پیش کیا۔ نتیجے کے طور پر 1920ء میں لیگ آف نیشنز کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے مقاصد بین الاقوامی پر امن اور تعاون کو برقرار رکھنا تھا یہ بین الاقوامی سطح پر کسی بھی ادارے کے قیام کی پہلی کوشش تھی۔ ایک خاص مدت تک لیگ آف نیشنز نے ملکوں کے درمیان جنگوں کو سفارتی تصفیر کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ کمزور ممالک پر طاقتور ممالک کے حملوں کو روکنے میں ناکام رہی اور نتیجے کے طور پر دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی۔

دوسری جنگ عظیم پہلی جنگ عظیم سے زیادہ ہولناک اور تخریبی تھی دوسری جنگ عظیم میں جو ایٹم بم استعمال کیا گیا اس سے کروڑوں لوگ تعمیر اجل بن گئے۔ تقریباً تمام ممالک ہی اس کا شکار ہوئے اور اس نے دنیا میں ایک نئی تاریخ رقم کر دی۔

### اقوام متحدہ کی تنظیم کی تشکیل:

دنیا بھر کے سفارت کار دنیا کی جنگوں میں ہونے والے نقصان کی بدولت اب دنیا کو جنگوں سے آزاد کرنے پر متحد ہو گئے۔

متحدہ ریاستہائے امریکہ کے صدر فرینکلن ڈی روز ویلٹ Franklins D Roosevelt دنیا کی تنظیم کی تشکیل میں کوششیں شروع کیں اور نتیجے کے طور پر 24 اکتوبر 1945ء کو اقوام متحدہ کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد دنیا میں امن اور لوگوں میں فلاح و بہبود کو فروغ دینا تھا۔ یہ مختصر یو۔این۔او کہلایا اور اب یہ اقوام متحدہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

یہ اقوام متحدہ 51 ممبر ممالک سے آغاز شروع ہو کر اب اس کے ممبر ممالک کی تعداد 193 تک پہنچ چکی ہے۔

## جاننے کی چیزیں/معلومات:

☆ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا دور Tenure پانچ سال پر مشتمل ہوتا ہے۔کوریا کے بانکی فون نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے طور پر اپنی خدمات پیش کیں 2017ء میں سیکنڈ ٹرم کے لیے اسے دوبارہ نادر کیا گیا۔

☆ افریقہ کا جنوبی سوڈان اقوام متحدہ میں شمولیت کا 193واں ملک ہے۔

☆ اقوام متحدہ کی دفتری زبانیں عربی، چینی، انگریزی، فرنچ/ فرانسیسی، روسی اور سپینی Spanish ہے۔

## اقوام متحدہ کے مقاصد:

اقوام متحدہ کے مقاصد اس کے چارٹر (آئین) میں بیان کیے گئے ہیں۔

1۔ بین الاقوامی سطح پر امن اور تحفظ کا قیام۔

2۔ بین الاقوامی سطح پر اقتصادی، معاشی، ثقافتی اور انسانیت سے متعلقہ مسائل کا حل کرنا۔

3۔ ممبر ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کو فروغ۔

4۔ انسانیت میں عزت واحترام کے جذبات اور آزادی کے بنیادی حقوق کے تعاون پر بات چیت۔

5۔ اقوام متحدہ کی چھ ادارے (Organs) نے ان مقاصد کو اجاگر کیا۔آئین ان کا مختصراً جائزہ لیتے ہوئے۔

## اقوام متحدہ کے ادارے:

### 1۔سیکرٹریٹ:

اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کے کیے گئے فیصلہ جات کو نافذ کرنا۔

### 2۔جنرل اسمبلی:

تنظیم ممالک کے درمیان بین الاقوامی مسائل کے حل پر بات چیت۔

### 3۔سیکیورٹی کونسل:

بین الاقوامی دفاع کا تحفظ۔

### 4۔بین الاقوامی عدالت انصاف:

ممبر ممالک کے درمیان جھگڑوں کا تصفیہ۔

**5۔ٹرسٹی شیپ کونسل:**

11 فرسٹ (Territortes) کی دیکھ بھال۔

**6۔اقتصادی اور معاشی تعاون کی تنظیم:**

ممبر ممالک کی اقتصادی اور معاشی فلاح و بہبود کو فروغ۔

**جنرل اسمبلی:**

جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔اس کو دنیا کی پارلیمنٹ بھی کہا جاتا ہے ہر ممبر ممالک کا نمائندہ اسے اٹینڈ کرتا ہے یہ ممبر ممالک اس میں اپنے 5 نمائندے/ وفد بھیج سکتی ہے۔لیکن ووٹنگ کے دوران ممبر ملک اپنا ایک ہی ووٹ دے سکتا ہے۔ جنرل میٹنگ ایک سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتی ہے۔ ہر سال اس کے ممبرز مین سے میٹنگ کے دوران صدر اور وائس پریذیڈنٹ منتخب کیے جاتے ہیں۔

جنرل اسمبلی دنیا میں کسی بھی مسئلے پر حل کے لیے مشورے دیتی اور اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان پر بات چیت کرتی ہے۔ جو کہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں بیان کیے جاتے ہیں۔

جنرل اسمبلی دنیا میں امن و دفاع میں درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے فوری سیکیورٹی کونسل کی توجہ اس جانب مبذول کرواتی ہے۔

**سیکیورٹی کونسل:**

یہ اقوام متحدہ کا سب سے اہم ادارہ ہے۔اس کے 15 ممبرز ہیں۔ان میں سے 5 ممالک متحدہ ریاستہائے امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین اس کے مستقبل ممبران ہیں۔

دس ممبرز دو سال کے عرصے کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔ مستقل ممبرز حق تنسیخ (Veto) رکھتے ہیں۔جس کا مطلب ہے کہ کسی بھی تصفیہ کے لیے ان تمام 5 ممبران کا مثبت جواب ہونا ضروری ہے اگر کوئی قرار داد اکثریت سے پاس بھی ہو جائے تو بھی ان مستقل ممبران میں سے کسی ایک کی نامنظوری سے وہ تنسیخ ہوسکتا ہے۔

سیکیورٹی کونسل کے پاس دنیا کے دفاع/سیکیورٹی اور امن پر قابو پانے کے لیے کافی طاقت اختیار ہوتا ہے۔اس کا مقصد قوموں کے درمیان تصفیے اور Adjustment کروانا ہے۔

## سیکیورٹی کونسل کے معاون ادارے:

### اقتصادی اور معاشی کونسل:

اقتصادی اور معاشی کونسل پالیسی ری ویو، پالیسی ڈائیلاگ اور اقتصادیات پر سفارشات، سماجی اور ماحولیاتی مسائل اور اس کے علاوہ بین الاقوامی طور پر متفقہ سلجھاؤ کے مقصد میں تعاون کا مقدم ادارہ ہے۔

### ٹرسٹی شپ کونسل:

ٹرسٹی شپ کونسل اقوام متحدہ کے چارٹر میں شق نمبر XIII کے تحت 11 اعتماد کی حدود (Trust terretories) میں بین الاقوامی نگرانی فراہم کرتی ہے۔

ٹرسٹی شپ کونسل اقوام متحدہ کے چارٹر میں شق نمبر XIII کے تحت 1945ء میں قائم ہوا۔ اس کا مقصد 11 اعتماد کی حدود میں (Trust ferrectories) جو کہ سات ممبر ریاستوں کی انتظامیہ کے تحت آزاد اور خود مختار حکومت سیلف گورنمنٹ کے لیے حدود کی تیاری کے لیے کافی اہم اقدامات کو یقینی بنانا اور بین الاقوامی سطح پر نگرانی فراہم کرنا ہے۔

1994ء میں تمام حدود خطوں نے خود مختار حکومت اور آزادی حاصل کر لی تھی ٹرسٹی شپ کونسل نے 1 نومبر 1994ء میں آپریشن معطل کر دیا۔

### بین الاقوامی عدالت انصاف:

بین الاقوامی عدالت برائے انصاف اقوام متحدہ کا بہت اہم انصاف کا ادارہ ہے اس کا ہیڈ کوارٹر ایک پر امن مقام ہیگ جو کہ نیدرلینڈ میں واقع ہے پر ہے۔ اقوام متحدہ کے باقی تمام چھ اداروں میں سے صرف یہی ایک ادارہ ہے جو کہ نیو یارک (ریاستہائے متحدہ امریکہ) میں ہے۔ عدالت کا کام اقوام متحدہ کے مستند اداروں اور خاص ایجنسیوں کے ذریعے قانونی سوالات پر مشورہ جات اور قانونی رائے دینا اور قانونی جھگڑوں جو کہ ریاستوں کی طرف سے دائر ہوں، انہیں بین الاقوامی قوانین کے مطابق ان کا تصفیہ کرنا ہوتا ہے۔

### سیکرٹریٹ:

سیکرٹریٹ جنرل اسمبلی اور ہزاروں بین الاقوامی اقوام متحدہ کی تنظیموں اور سٹاف ممبرز جو دن رات اقوام متحدہ کے لیے کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ جنرل اسمبلی اور دوسری بڑی تنظیمیں ایک منشور کے تحت

کام کرتے ہیں پر مشتمل ہوتا ہے۔

سیکرٹری جنرل اس تنظیم کا چیف انتظامی آفیسر ہوتا ہے جسے پانچ سال کے لیے جنرل اسمبلی سیکیورٹی کونسل کی سفارشات کے ذریعے تقرر کرتی ہے۔ اس کے سٹاف ممبر کا تقرر انٹرنیشنل اور مقامی دونوں طرح سے کیا جاتا ہے۔ جو ڈیوٹی سٹیشنز اور امن قائم کرنے کے منصوبوں پر دنیا بھر میں کام کرتے ہیں۔ خلاف ورزی کے مرتکب دنیا میں امن پر کام کرنا ایک خطرناک پیشہ ہے۔ اقوام متحدہ کے قیام سے لے کر اب تک سینکڑوں بہادر مرد و خواتین اپنی اس سروس کے دوران جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

## حق تنسیخ کیا ہے؟:

ویٹو پاور یا ''حق تنسیخ'' سیکیورٹی کونسل میں پیش کردہ پروپوزل کے برعکس ووٹ ہے جو اس کی (پروپوزل) کی خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی بھی فیصلے کی منظوری کے لیے ان تمام پانچ ممبران کی متفقہ منظوری بہت ضروری ہے۔ قرارداد ان پانچ مستقل ممبر میں سے کسی ایک کی بھی منفی رائے سے پاس نہیں ہو سکتی۔

## اقوام متحدہ کی خاص تنظیمیں:

اقوام متحدہ کا اہم مقصد، سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور لوگوں کی تعلیمی ترقی کو بڑھاوا دینا اور ان کو روزگار کے مواقع فراہم کرتے ہوئے ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں ان کی مدد کرنا ہوتا ہے۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے اقوام متحدہ کی سربراہی میں مختلف علاقوں میں کام کرنے کے لیے مختلف تنظیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

اقوام متحدہ کی خاص تنظیم کا نام

عالمی ادارہ صحت

اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی تنظیم

بین الاقوامی مزدوروں کی تنظیم

یونائٹڈ نیشن چلڈرن، ایمرجنسی فنڈ

فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن

ورلڈ بینک (انٹرنیشنل بینک فور دی کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ)

| مختصر نام/شکل | |
|---|---|
| WHO | ڈبلیو۔ایچ۔او |
| UNESO | |
| ILO | |
| UNICEF | |
| FAO | |
| W.B/IBRD | |
| ہیڈکوارٹر | |
| جنیوا | |
| پیرس | |
| جنیوا | |
| نیویارک | |
| روم | |
| تنظیم کے اہم فنکشنز | |
| واشنگٹن | |

دنیا کے لوگوں کی جسمانی اور ذہنی صحت کو بہتر بنانے کی کوشش کرنا

امن اور دفاع میں بین الاقوامی اشتراک میں تعلیم، سائنس اور ثقافتی طور پر حصہ لینا تاکہ انسانی حقوق اور قانون کی حکمرانی، انصاف کی عزت واحترام کو عالمگیریت حاصل ہو۔

ورکرز کے حقوق کا فروغ روزگار کے مواقع کی حوصلہ افزائی، سوشل پروٹیکشن کو بڑھاوا دینا اور اس کو مضبوط کرنا اور کام سے متعلق مسائل پر بات چیت کرنا

ماں اور بچوں کو لمبے عرصے کے لیے حفاظت اور انسانیت کی فلاح اور ترقی

اچھی کوالٹی اور کافی مقدار میں خوراک کی سپلائی کو یقینی بنانے، زراعت کو فروغ / بڑھاوا

ترقی پذیر ممالک کو ٹم سود ہر قرضے، سود سے پاک کریڈٹ فراہم کرنا، ایسے علاقوں میں تعلیم، صحت، عوامی انتظامیہ، انفراسٹرکچر، فنانشل اینڈ پرائیویٹ سیکٹر کی ڈویلپمنٹ زراعت، ماحولیاتی اور قدرتی ذرائع کی

مینجمنٹ پر ایک وسیع پیمانے پر سرمایہ لگا کر ان کو سپورٹ کرنا۔

## پاکستان کی اقوام متحدہ کی تنظیموں سے تعاون:

پاکستان نے دوسرے ممالک کے ساتھ جھگڑے کو اقوام متحدہ کی تنظیموں کے ذریعے حل کرنے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ پاکستان نے اقوام متحدہ میں امن کے لیے جب بھی ضرورت پیش آئی اپنی افواج بھیجی ہیں اور وسیع پیمانے پر امن کے قیام میں حصہ لیا ہے۔ انڈیا نے کوریا کی جنگ میں زخمی ہوجانے والے فوجیوں کی مدد کے لیے ڈاکٹروں کی ٹیم بھیجی۔

پاکستانی وفود اقوام متحدہ میں مختلف پوسٹوں/عہدوں پر تعینات ہیں اور اپنے تعلیمی قابلیت اور تجربات کی بناء پر فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ہیں۔ پاکستان کی سیکیورٹی کونسل اور دوسرے اداروں میں شمولیت ہمیشہ قابل ذکر نمایاں رہی ہے۔

## انسانی دوڑ میں امید کی لہر/کرن:

اگر دنیا کے تمام ممالک اقوام متحدہ میں تعاون کریں تو دنیا حقیقی معنوں میں امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر ملک کو خطرناک ہتھیاروں کی پیداوار میں تخفیف کرنے یا اس کو روکنے کی ضرورت ہے۔

اگر قوموں/ملکوں کے درمیان ہتھیار بنانے کی دوڑ کا خاتمہ ہو جائے تو کروڑوں روپے بچائے جاسکتے ہیں۔ یہ پیسہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

زمین ہی ایک ایسا سیارہ ہے جس کو زندہ رہا جاسکتا ہے۔ اس لیے انسانیت کا مقصد دنیا میں عالمگیر بھائی چارہ اور عالمی امن و سلامتی ہونا چاہیے۔

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

**1. What is global unity? What is the need to establish an international organization?**

**Ans:** Massive destruction was caused during the World War I. People of the world wanted peace. Historical experiences proved that it was essential to establish an international organization to safeguard peace in the world, to unite different countries, and to promote international cooperation.

**2. Under which circumstances was U.N.O. established?**

**Ans:** Diplomats across the world were determined to free the world from the imminent danger of wars and world ars. Franklin D. Roosevelt, the president of U.S.A., put in efforts to establish a world organization and as a result on 24th October, 1945 United Nations Organization was established in order to sustain peace in the world and promote the welfare of the people. It was called U.N.O. in short and now it is recognized as the 'United Nations'. The U.N. started with 51 nations as its members and today the number has grown to 193.

**3. What are the main objectives of U.N.O.?**

**Ans:** The objectives of the U.N.O. as mentioned in its Charter (constitution).

**1.** To maintain international peace and safety.

**2.** To promote the feelings of friendship among member nations.

**3.** To solve economic, social, cultural and humanity related problems at international level.

**4.** To seek co-operation to create a feeling of respect for human rights and the fundamental rights to freedom.

These objectives are realized by the six organs of the U.N.O.

**4. Which are the main organs of the United Nations?**

**Ans: Secretariat:** Implements the decisions taken by various organs of the U.N.O.

**General Assembly:** The organization of countries to discuss and solve the international issues

**International Court of Justice:** Solves the disputes mong the member nations

**Trusteeship Council:** Supervision of 11 trust territories

**Economic and Social Council:** Improves the economic and social conditions for the welfare of member nations

**5. What is the contribution of Pakistan in the achievements of U.N.O?**

**Ans:** Contributed on a large scale to the peace keeping forces of the United Nations by sending soldiers wherever required.

- **Write the full name, head quarter and major functions of the organizations.**
  - **ILO • WHO • UNESCO • UNICEF • FAO**

**ILO:**

International Labour Organization

Geneva

To promote rights of workers, encourage decent employment opportunities, enhance social protection and strengthen, dialogues on work-related issues.

**WHO:**

World Health Organization

Geneva

Makes efforts to improve the physical and mental health of the people of the world.

**UNICEF:**

United Nations International Children's Emergency Fund

New York

To provide long-term humanitarian and development assistance to children and mothers

**UNESCO:**

United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization

Paris

To contribute peace and security by promoting international collaboration through education, science, and culture. to enhance universal respect for justice, the rule of law and human rights.

**FAO:**

Food and Agriculture Organization

Rome

To ensure that people get a regular supply of enough and high quality food. To promote agriculture.

- **Write a short Note on General Assembly.**

  The General Assembly is the biggest organ of the U.N.O. which can also be called the 'World Parliament'. The representatives of the member nations attend it.

  Every member nation can send at most five representatives / delegates to it. But at the time of voting one nation can cast only one vote. The general meeting is held once in a year. Its members elect the President and the Vice President of the meeting every year.

  The General Assembly can discuss and suggest solution or can give advice to any issue in the world within the limits prescribed in the Charter of the U.N.O.

  The General Assembly immediately draws the attention of the Security Council towards any situation which can put the peace and security of the world in danger. The authority to grant membership to a nation lies with the General Assembly.

- **Write a short Note on Security Council.**

  It is the most important organ of the U.N.O. It has 15 members. Out of these 5 countries i.e. U.S.A, Great Britain, France, Russia and China are the permanent members. Ten members are elected for a term of two years. The permanent members have a veto power, which means that for any settlement the vote of these all five members must be positive. Only one nation from these five can “veto” any resolution passed even by

majority. The security council enjoys tremendous power to manage peace and security in the world. Its aim is to solve disputes between nation's methods of adjustment or terms of settlement.

- **Write a short Note on International Court of Justice.**

The International Court of Justice is the principal judicial organ of the UnitedNations. Its seat is at the Peace Palace in the Hague (Netherlands). It is the only one of the six principal organs of the United Nations not located in New York (United States of America). The Court's role is to settle, in accordance with international law, legal disputes submitted to it by States and to give advisory opinions on legal questions referred to it by authorized United Nations organs and specialized agencies.

- **Choose the Correct Answers.**

1. **Which UNO organization helps to promote agriculture:**

(a) ILO (b) UNICEF (c) WHO ■ FAO

2. **Security council has _____ numbers:**

(a) 5 (b) 10 ■ 15 (d) 20

3. **United Nations Organization was established on:**

■ 24th October 1945 (b) 18th August 1945
(c) 7th March 1944 (d) 27th December 1944

4. **Trusteeship council suspended operation on 1st November.**

(a) 1952 (b) 1973 (c) 1981 ■ 1994

5. **Headquarter of International court of justice is at:**

(a) New York ■ The Hague
(c) London (d) Rome

## یونٹ:12

# پاکستان اور بین الاقوامی تنظیمیں

زمین پر 200 سے زائد ممالک ہیں۔ یہ ممالک دنیا کے سات براعظموں کے مختلف ممالک کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خودمختار اور مطلق العنان (بادشاہت) ہونے کے باوجود ممالک کے لیے اکیلے گزارہ کرنا ممکن نہیں ہے۔

باہمی تعاون، دوستی اور میل جول ان ممالک کی ترقی کے ضروری عناصر ہیں۔ اس مقصد کے لیے دنیا میں بہت سی باہمی تعاون کی تنظیمیں تشکیل دی گئیں۔

مثال کے طور پر سارک (SAARC) اسلامی کانفرنس اور کامن ویلتھ کی تنظیمیں وغیرہ۔

اس باب میں ہم ان اہم بین الاقوامی اور علاقائی تنظیموں اور ان کے پاکستان کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیں گے۔

### سارک:

سارک کا پورا نام ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن فور ریجنل کوا پریشن (South Asian Association for Regional Cooperation) ہے۔ ابتداء میں یہ سات ترقی پذیر ممالک پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد اس میں افغانستان ایک اور ملک ممبر کے طور پر شامل ہوا۔ یہ تنظیم ممبر ممالک کے سیاسی، سماجی، ثقافتی ترقی اور باہمی تعاون کو حاصل کرنے کے لیے قائم کی گئی۔ یہ ترقی کے لیے ایک علاقائی تعاون کی تنظیم ہے۔

### تشکیل:

سارک نے اپنا سفر 8 دسمبر 1958ء کو ڈھاکہ میں اپنی پہلی کانفرنس منعقد کرنے پر شروع کیا۔

اس تنظیم کے موجود ممبران کی تعداد 8 ہے۔

ممبر ممالک درج ذیل ہیں۔

بنگلہ دیش، بھوٹان، مالدیپ، نیپال، انڈیا، پاکستان، سری لنکا اور افغانستان۔

آئینی طور پر اس کے پانچ لیول ہیں۔

1۔ ریاستوں کے سربراہان اور حکومتوں کے درمیان میٹنگ (Summit)

2۔ فارن فلٹرز کی کانفرنس۔ 3۔ قائمہ کمیٹی۔

4۔ تکنیکی کمیٹی۔ 5۔ سارک سیکرٹریٹ۔

سارک کی مختلف سرگرمیاں ان اداروں یا (Organs) کے ذریعے نافذ کی جاتی ہیں۔ سارک کا سیکرٹریٹ نیپال کے دارالحکومت میں واقع ہے۔ اس کے سربراہان جنرل سیکرٹری کہلاتے ہیں۔ سارک کے ممبر ممالک کی سمٹ کانفرنس سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتی ہے سارک جنوبیا یشیاء کے ممالک کے 150 کروڑ لوگوں کی امیدوں اور خواہشات کا علمبردار ہے۔

## سارک کے اغراض ومقاصد:

جنوبی ایشیاء کے ترقی پذیر ممالک مختلف مسائل کا شکار ہیں غربت، ناخواندگی، غذائیت کی کمی، بڑھتی ہوئی آبادی اور قدرتی تخریبی عوامل وغیرہ جیسے مسائل ان ممالک میں عرصے سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ مندرجہ بالا مسائل سے نجات کے لیے سارک ممالک کے لیے مختلف پروگرام اور باہمی تعاون کے ذریعے سارک کی تشکیل دی گئی۔

ان تمام مسائل کے علاوہ سارک کی تنظیم کے پیچھے اور بھی بہت سی وجوہات کارفرما تھیں۔

یہ وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ سارک ممالک کے لوگوں/عوام کا معیار زندگی بہتر بنانا۔

2۔ ان علاقوں کے اقتصادی، معاشی اور ثقافتی ترقی کو یقینی بنانا۔

3۔ جنوبی ایشیاء کے ممالک کو خودمختار بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنا۔

4۔ علاقوں کے ممالک کے باہمی مفادات کو سمجھنے اور ان کے درمیان تعاون کو بڑھانا۔

5۔ مختلف بین الاقوامی تنظیموں کے درمیان تعاون اور دوستانہ تعلقات قائم کرنا۔

6۔ دوسری علاقائی تنظیموں کے ساتھ تعلقات کے فروغ کے ذریعے سارک کے مقاصد کے حصول کے لیے کوششیں کرنا۔

7۔ سارک ممالک کے درمیان اختلافات اور مسائل کو باہمی سمجھ بوجھ کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

8۔ ممالک کی جغرافیائی سالمیت اور خودمختار پالیسی کی اطاعت کرنا۔

9۔ ان ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنا۔

**مباحثہ:**

طالب علم سارک کی تشکیل کے پیچھے اس کے مقاصد کو تفصیلاً بیان کریں گے۔

**سارک کے پاکستان کے ساتھ تعلقات:**

پاکستان اور سارک کے درمیان بہت گہرے تعلقات ہیں۔ بنگلہ دیش کے صدر جنرل ضیاء الرحمن نے سارک کی تشکیل میں پہلا قدم اٹھایا لیکن یہ اس کی زندگی میں قائم نہ ہوسکا۔

اس کے بعد 1985ء میں سابقہ صدر جنرل حسین محمد ارشاد کے زیر نگرانی ڈھاکہ میں آفیشلی/ باضابطہ طور پر اس تنظیم کا آغاز ہوا۔

سارک کے تعارف کنندہ کے طور پر بنگلہ دیش نے اس میں مختلف سرگرمیوں میں مضبوط اور اہم کردار ادا کیا۔ ممبر/ ملک ہونے کی حیثیت سے اس نے ممبر ممالک کے درمیان تجارت کو بڑھانے اور ان کے درمیان توازن کو قائم کرنے، علاقائی تنازعات کے تصفیے اور ہمسایہ ممالک کے درمیان بحران کے خاتمے کی حکمت عملی کو بڑھانے کے لیے یہ کوشش کی۔

اس کے علاوہ بنگلہ دیش نے انتہائی اسباب تجارت/ سوداگری، دہشت گردی کا خاتمہ، ماحولیاتی بچاؤ/ تحفظ، ڈویلپمنٹ کے بارے میں تبادلہ خیال اور ٹیکنالوجی اور بیماریوں سے بچاؤ وغیرہ کے لیے تدابیر کیں۔ اس سلسلے میں باہمی تعاون کے لیے مختلف پروگرام تشکیل دیئے گئے۔

پاکستان نے سارک کے پروگرام کے ذریعے سارک کی ترقی کو بڑھانے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور ہر معاملے میں تعاون کیا۔

**دولت مشترکہ:**

**تشکیل:**

ہم سب جانتے ہیں کہ بیسویں صدی میں برطانوی راج تقریباً پوری دنیا میں پھیلا۔ ہمارا انڈین برصغیر بھی برطانوی راج کے زیر تسلط تھا۔ اس وقت برطانیہ کا تسلط تقریباً اپنی پوری قوت کے ساتھ پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا/ غالب تھا۔ اس کے بعد وہ علاقے جو قوم پرستی کے جذبے سے مالا مال تھے۔ انہوں نے اپنی خودمختاری کے لیے ایک ایک کر کے کوششیں شروع کر دیں۔ اس دور میں مختلف ممالک کے درمیان جو برطانوی راج/ تسلط سے آزادی کے خواہاں تھے۔ دولت مشترکہ کے ذریعے خود کو جوڑ لیا۔ برطانیہ نے اس کی تشکیل کے لیے آغاز کیا۔ برطانیہ اور دوسرے ممالک جو برطانیہ کے زیر

اثر/ زیر تسلط تھے اس تنظیم کے ممبر تھے۔ لیکن کوئی بھی ملک اس کی ممبر شپ سے پرہیز/ دور رہ سکتا تھا۔ دور حاضر میں اس کے 53 ممبرز ہیں۔ دولت مشترکہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ جو 1949ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت اس کا نام برطانوی قوموں کی دولت مشترکہ تھا لیکن بعد میں برٹش لفظ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ بادشاہ یا ملکہ دولت مشترکہ کی سربراہی کریں گے۔ اس کی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لیے ان کا اپنا سیکرٹریٹ تھا۔ سیکرٹریٹ کا سربراہ جنرل سیکرٹری کہلاتا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں واقع تھا۔

ممبر ممالک کی حکومتوں کے سربراہان سال میں دو مرتبہ کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں۔

## دولت مشترکہ کے مقاصد:

دولت مشترکہ کا اہم مقصد برطانیہ اور خود مختار ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنا ہے۔ اس تنظیم کا اہم مقصد ممبر ممالک میں سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی سیکٹر، تعلیم کے تبادلہ میں مدد کو فروغ دینا اور سائنس اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو برقرار رکھنا۔

## پاکستان اور دولت مشترکہ:

آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان نے دولت مشترکہ کی ممبر شپ اختیار کی۔ دولت مشترکہ کے ممالک اور پاکستان کے درمیان اس کے ابھرنے کے دوران ایک مضبوط تعلقات قائم تھے، خاص طور پر برطانیہ جو کہ دولت مشترکہ کا بانی تھا۔

ہماری جنگ آزادی کے دوران برطانوی حکومت نے پاکستان کے حق میں پاکستان کی سپورٹ کی اور پاکستان کی امداد کے لیے امدادی فنڈ سے بھی پاکستان کی مدد کی۔ دولت مشترکہ کے دوسرے ممبر ممالک نے بھی مختلف طریقے تعاون اور امداد کے ذریعے پاکستان کی مدد کو بڑھاوا دیا۔ پاکستان اس کی تمام کانفرنسوں میں شرکت کرتا۔ اس سے دولت مشترکہ کے پروگراموں اور پالیسیوں کو بڑھاوا ملا۔

یہ کولمبو پلان/ منصوبے کا بھی ایک ممبر تھا۔ نتیجے کے طور پر پاکستانی سٹوڈنٹس مختلف دولت مشترکہ کر کے ممبر ممالک میں ورلڈ مشترکہ کے سکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے گئے۔

دولت مشترکہ دنیا کی دوسری بڑی تنظیم ہے۔ یہ غیر سیاسی تنظیم کے طور پر دنیا میں خوشحالی اور امن کے قیام کے لیے کام کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے زراعت کے میدان میں تعلیم، صحت اور

ٹیکنالوجی میں دولت مشترکہ کر کے ممالک میں ترقی کے لیے کام لیا ہے۔ دولت مشترکہ کی تنظیم معاشی امتیاز اور رنگ و نسل کے امتیاز کے خاتمے کے لیے بھی کوشاں تھی۔

**مباحثہ:**

پاکستان کی ترقی میں دولت مشترکہ کی شمولیت بیان کریں۔

## اسلامک کانفرنس کی تنظیم (OIC):

### تشکیل:

او۔آئی۔سی دنیا میں مسلم اکثریتی ممالک کی بین الاقوامی تنظیم ہے۔اس کا پورا نام اسلامک کانفرنس کی تنظیم ہے۔

ہم مڈل ایسٹ میں اسلامی ممالک اور مغربی ممالک کے درمیان اسرائیل کی ریاست کی تشکیل کے سلسلے میں تنازعات سے آگاہ ہیں۔ 21 اگست 1969ء میں اسرائیل نے مسلمانوں کی مقدس مسجد الاقصیٰ میں اچانک آگ لگا دی۔

مسلم دنیا نے اس واقعے پر شدید غم اور غصے کا اظہار کیا اس سلسلے میں مصر میں وزرائے خارجہ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ 14 مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔اس میٹنگ میں مسلمان ممالک کے سربراہوں کی سمٹ کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔اس فیصلے کے مطابق مسلم ریاستوں کے سربراہان کی کانفرنس 22 ستمبر سے 25 ستمبر 1969ء میں مراکو کے دارالحکومت رباط میں ہوئی اور اس سمٹ کانفرنس میں 24 مسلمان ملکوں کے سربراہوں نے شرکت کی۔اس سمٹ کانفرنس میں مسلمان لیڈرز نے اس بات کو محسوس کیا کہ مسلمان ممالک میں موجود اثاثوں کے تحفظ کے لیے ایک تنظیم کا قیام ضروری/ ناگزیر ہے اور اس کے نتیجے میں 25 ستمبر 1969ء میں ملائشیا کے وزیراعظم ٹنکو عبدالرحمن کو سیکرٹری جنرل نامزد کیا گیا۔اس طریقے سے اس سفر کا آغاز ہوا۔آغاز میں OIC کے ممبران کی تعداد صرف 23 تھی۔اور موجودہ دور میں اس کے 57 ممبرز ہیں۔دنیا کے تمام مسلم ممالک اس کے ممبر ہیں OIC کا ہیڈ کوارٹر سعودی عرب کے شہر جدہ میں ہے۔

### OIC کے مقاصد:

OIC کے ابتدائی مقاصد اسلامی مزاروں کے تحفظ کو یقینی بنانا اور بیرونی دشمن سازشوں کے خلاف متحدہ اقدام اٹھانے کے لیے اتحاد قائم کرنا اور ممبر ممالک کے درمیان یکجہتی کو فروغ دینا تھا۔

اس کے علاوہ اس کے کچھ مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسلامی بھائی چارہ اور عصبیت و استحکام کو بڑھاوا دینا۔

2۔ ممبر ممالک کے درمیان سماجی، اقتصادی، ثقافتی، سائنسی اور دوسرے اہم سیکٹرز میں تعاون کو بڑھانا۔

3۔ رنگ و نسل اور علاقائی تعصّبات/ امتیازات کو ختم کرنا۔

4۔ اسلامی مقامات، مقدس جگہوں کی رہائی اور فلسطین کے لوگوں کی کوششوں میں ان کی سپورٹ/ مدد کو یقینی بنانا۔

5۔ مسلمانوں کی عظمت کا تحفظ اور مسلمان قوموں کے فروغ/ کوشش میں ان کی مدد کرنا۔

6۔ بین الاقوامی امن و سلامتی کی سپورٹ کو یقینی بنانا۔

7۔ ممبر ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھاوا دینا۔

8۔ ممالک کی آزادی اور خود مختاری کی عزت و احترام کا مظاہرہ کرنا۔

9۔ مسلم ممالک میں اگر کسی مسئلہ پر تنازعہ ہو جائے تو اس کو بات چیت/ گفت و شنید، ثالثی کے عمل/ وساطت کے ذریعے پر امن طریقے سے حل کرنا۔

## پاکستان اور او آئی سی:

پاکستان نے او آئی سی کی ممبر شپ اس کی دوسری کانفرنس جو کہ فروری 1974ء میں لاہور کے مقام پر پاکستان میں منعقد میں حاصل کی۔ اس کے ذریعے پاکستان اور اسلامی دنیا میں مضبوط تعلقات استوار ہوئے۔ آغاز میں پاکستان نے OIC کی مختلف سرگرمیوں میں شمولیت اختیار کی۔ OIC میں پاکستان کا ایک اہم کردار ادا کیا جب اسے OIC کے مختلف ونگز (Wings) اور OIC کی کمیٹیوں میں ممبر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ پاکستان نے مختلف مواقع پر اسلامی دنیا میں OIC کے مقاصد کے ذریعے اس کی سالمیت میں تعاون کو بڑھاوا دیا۔ مثال کے طور پر پاکستان نے فلسطین کے لوگوں کی آزادی کے لیے کوششوں میں فلسطین کی مسلسل سپورٹ (Support) کی۔ اس نے ایران، عراق جنگ کو بند کرنے اور افغانستان میں روس کی مداخلت کی مذمت کی اور جنگ کو روکنے کے لیے بوسنیا میں اپنے سپاہی بھیجے۔

پاکستان نے اس کے علاوہ OIC میں بھی بہت اہم کردار ادا کیے جس میں اسے OIC کے ممبر ممالک کی طرف سے تعاون بھی حاصل ہوئی۔

OIC میں پاکستان کی شمولیت کی بدولت بہت سے مسلم ممالک میں پاکستان کی پہچان ہوئی اور اس کے علاوہ اقوام متحدہ اور دوسری بین الاقوامی تنظیموں میں بھی ممبر شپ حاصل ہوئی۔

جنگ کے خاتمے پر پاکستان کو آئل سے (Rich) والا مال ممالک کا تعاون حاصل ہوا جس سے پاکستان کا کام بحال ہوا۔

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ پاکستان نے آئل سے مالا مال مسلم ممالک میں اپنے لوگ (Man power) بھیجے جس سے روزگار کے مواقع میسر ہوئے اور فارن کرنسی ایک بہت بڑی مقدار میں پاکستان آئی جس سے ملک کی اقتصادی ترقی کو فروغ ملا۔

اقتصادی ترقی کے علاوہ پاکستان کو OIC کے ممبر ممالک سے تعلیمی، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں بھی تعاون حاصل ہوا۔ ہر سال بہت سے پاکستانی مسلمان سعودی عرب حج ادا کرنے جاتے ہیں۔ پاکستان کو OIC کی طرف سے مختلف اور اہم مساجد کی تعمیر اور (Renovation) کے لیے (Financial) تعاون بھی حاصل ہوتا ہے۔

اسلام آباد میں واقع انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی OIC کے اقتصادی تعاون سے تعمیر ہوئی OIC کی ممبر شپ حاصل کرنے کے بعد پاکستان حقیقت میں پالیسی کی تشکیل اور OIC کی فیصلہ سازی میں ایک اہم کردار ادا کرنے لگا۔

## Exercise

- **Answer Following the Questions.**

1. **Describe the two notable aspects of the relationship between Pakistan and other SAARC countries.**

**Ans:** There is a deep relationship between Pakistan and SAARC. Late President of Bangladesh General Zia-ur-Rahman took initiative first to establish SAARC, but it was not established in his lifetime. Later in 1985, SAARC officially started its function in Dhaka under the initiative of former president General Hussain Mohammad Ershad. As the initiator of SAARC, Bangladesh has been playing a significant and strong role in its different activities. Being a member country it has also been

making every effort to expand the trade between the member countries and to maintain the balance, to solve the regional conflicts and existing crisis between the neighbouring countries. Apart from this, Bangladesh is committed to prevent human trafficking, combat terrorism, protect the environment, development of communication and technology and eradication of diseases etc.

**2. What was the the aim of the formation of "The Commonwealth"?**

**Ans:** Main aim of commonwealth is to maintain a good relationship between Britain and its independent colonies. The main aim of this organization is to assist the development of member countries in socio-economic, cultural, and political sectors, and to help in the exchange of education, science and technology between each other through maintaining this relationship.

- **Descriptive Question**

**1. What were the reasons for forming SAARC? Mention the contributions of Pakistan in the establishment of SAARC.**

**Ans:** SAARC started its journey through holding its first conference in Dhaka on the 8th December 1985. Presently, the number of member countries of this organization is 8.The member countries are as follows: Bangladesh, Bhutan, Maldives, Nepal, India, Pakistan, Sri Lanka and Afghanistan. There are five levels in its institutional structure,

1. Summit meeting of heads of states and governments
2. Conference of Foreign Ministers 3. Standing Committee
4. Technical Committee 5. SAARC Secretariat.

3. Write the aims of Common wealth.

Different activities of SAARC are implemented through

those organs. These are as follows:

1. To improve the standard of living of the people of member countries of SAARC;
2. To ensure the economic, social and cultural development of this region;
3. To take necessary steps to make the south Asian countries self-reliant;
4. To increase the understanding and cooperation between each other for the general interest of the countries of this region;
5. To establish cooperative relationship with different international organizations;
6. To take initiatives for achieving SAARC's goals through improving the relations with other regional organizations;
7. To create mutual understanding by resolving existing differences and problems among SAARC members;
8. To abide by the policy of sovereignty and geographical integrity of the countries.
9. Not to interfere in the internal affairs of other countries.

**4. Why it became necessary to form OIC.**

**Ans:** Primary aims of OIC are to ensure the security of Islamic shrines, and take steps jointly against conspiracy of the foreign enemy by maintaining the unity and solidarity between the member countries. Apart from this, there are some more aims as follows;

1. To Accelerate the Islamic brotherhood and solidarity;
2. To increase the cooperation among the member countries in the social,economic, cultural, science and other important sectors;
3. To eliminate color, discrimination and colonialism.
4. To ensure the security of Islamic sites, liberate sacred places and support the struggle of people of Palestine.
5. To safeguard the dignity of Muslims, and to provide help accelerate the struggle of Muslim Nations;

6. To provide support to ensure the International peace and security;
7. To increase the cooperation and fraternity between the member countries;
8. Showing respect to the freedom and sovereignty of the countries.
9. In case of any conflict between the Muslim countries, to resolve them peacefully through dialogue, mediation, and negotiations.

**5. Write a detail note on OIC and Pakistan.**

**Ans:** Pakistan gained its membership in the OIC in its second summit conference held in February 1974. at Lahore, Pakistan. Through this, the relationship between Pakistan and Islamic world started strengthening. From the beginning, Pakistan has been taking active part in different activities of OIC. For the significant role played by Pakistan in OIC, it has been elected member of different wings or committees of the OIC. Pakistan has extended its cooperation to the various events of the Muslim world through its solidarity with the aims of OIC. For instance, Pakistan has been extending its continued support to the struggle of the Palestinian people to liberate Palestine. It made every effort to stop Iran- Iraq war, condemned the invasion by Russia in Afghanistan and sent soldiers to Bosnia to stop the war. Pakistan, besides the significant role played by it in the OIC was also able to receive cooperation from the member countries of OIC. Membership of Pakistan in OIC has helped it a lot in gaining the recognition of various Muslim countries, as well as, gaining the membership of UN and other international organizations.War- torn Pakistan received assistance from the oil rich, Muslim countries for the rehabilitation work. It is worth mentioning that Pakistan was able to

send huge manpower to the oil-rich Muslim countries which created job opportunities and earned enormous foreign currency which played a big role in the economic development of the country. Apart from the economic assistance, Pakistan has been receiving cooperation of OIC member countries in the education, social and cultural fields. Every year, many Pakistani Muslims go to Saudi Arabia to perform Hajj. Pakistan also gets financial assistance from OIC for the renovation of important and different Mosques. International Islamic University situated in Islamabad has been built with the financial assistance of OIC and run by it. Pakistan after gaining the membership of OIC has been really playing an important role to execute the policy and decisions of OIC.

- **Fill in the blanks:**

1. **Abdul Hassan** was the initiator of SAARC.
2. **Commonwealth** was established in 1949.
3. Second summit conference of OIC was held in **1914** A.D.
4. The OIC head quarter is situated in **Jaddah** in Saudi Arabia.
5. Pakistan gained the membership in OIC in its **Second** summit conference.

- **Encircle the correct answer.**

1. **When was OIC formed?**
   (a) 1939 (b) 1949 ■ 1969 (d) 1972
2. **SAARC's first conference was held on.**
   (a) 8th December 1985 ■ 21st August 1969
   (c) 7th February 1974 (d) 25th may 1994
3. **Member countries of SAARC.**
   ■ 8 (b) 7 (c) 6 (d) 15
4. **Second OIC summit conference was held at:**
   (a) Islamabad (b) Rabat
   ■ Lahore (d) Jeddeh

## یونٹ:13

# تنازعہ کشمیر

دنیائے جدید میں کشمیر اور دوسرے سرگرم مسائل کی وجہ سے عالمی امن خطرے میں ہے۔ یہ پاکستان اور انڈیا کے درمیان ایک فساد برپا کرنے والا مسئلہ ہے۔ قیام پاکستان کے وقت کشمیر کی زیادہ تر آبادی مسلمان تھی اور وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے۔ راجہ ہری سنگھ نے بھارتی حکومت کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ملٹری چڑھائی کر دی۔ گورداس پور کا ضلع جو مسلم اکثریتی علاقہ تھا کا تعلق (Link) ہی کشمیر سے تھا اور یہی وہ راستہ تھا جو انڈین ملٹری کے زیر استعمال تھا۔ کو انڈیا کے حوالے کر دیا۔

دیر سے تعلق رکھنے والے پاکستانی آدمی کشمیری مسلمانوں کی مدد کے لیے کشمیر میں داخل ہوئے۔ اس کوشش کے باعث انہوں نے 1/3 حصہ انڈین آرمی سے آزاد کروالیا۔

انڈین حکومت نے لاء اینڈ آرڈر کی بحالی کے بعد اعلان کر دیا کہ کشمیر کا مسئلہ کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے گا۔ اس کے برعکس انڈیا اس کے مسئلے کو سلامتی کونسل میں لے گیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ کشمیر انڈیا کا حصہ ہونے کے ناطے یہ پاکستان کا کشمیر پر حملہ تھا۔

پاکستان نے اس بات پر دباؤ ڈالا کہ کشمیری عوام کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار انڈیا کو نہیں ہے۔ یہ کشمیریوں کا حق ہے۔ اقوام متحدہ میں سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کی منظوری دی جس کے مطابق سیز فائر 1948ء (Seiz fire) میں فوری اعلان کیا گیا کہ انڈیا اپنی کم سے کم آرمی کشمیر میں رکھے اور یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی تنظیم کے طریقہ کار کے مطابق اور ریاست کشمیر کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے گا۔

یہ قرارداد انڈیا اور پاکستان دونوں نے منظور کی۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان یہ اہم مسئلہ اقوام متحدہ اور کشمیر کی زیر نگرانی استصواب رائے کے ذریعے حل ہو سکے گا۔

انڈیا کو توقع ہے کہ اس بات کا یقین ہے کہ کشمیری عوام پاکستان کے حق میں فیصلہ دیں گے اس لیے انڈیا نے تاخیر کی پالیسی اختیار کی اور چونکہ کشمیری مسئلہ ابھی تک التواء کا شکار ہے پھر بھی انڈیا نے کشمیر کے استصواب رائے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

کشمیری 1948ء سے انڈیا کی ظالمانہ اور سفاکانہ قبضے کا شکار ہیں۔ وہ خود تعین (Self determination) کے حقوق کو (Deny) انکار کر چکے ہیں۔

یہ مسئلہ تب حل ہوگا جب انڈین حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے حوصلے، تدبر اور لچک کا مظاہرہ کرے گی۔

کشمیری عوام 1989ء سے اپنی ریاست میں 7,00,000 بھارتی افواج کے خلاف اپنی آزادی کے لیے لڑ رہے/ برسر پیکار ہیں اور یہ تب تک جاری رہے گا جب تک کشمیر آزاد نہیں ہو جاتا اور اس کا الحاق آزاد کشمیر کے ساتھ ہوگا۔

آبادی کی تقسیم:

1۔ انڈیا کی انتظامیہ کے مطابق:

| نام | آبادی | مسلمان | ہندو |
|---|---|---|---|
| وادی کشمیر | 4 ملین | 95% | 4% |
| جموں | 3 ملین | 30% | 66% |
| لادخ | 0.25 ملین | 46% | 1% |

پاکستان کی انتظامیہ کے مطابق:

| نام | آبادی | مسلمان | ہندو |
|---|---|---|---|
| شمالی علاقہ جات | 1 ملین | 99% | 4% |
| آزاد کشمیر | 2.6 ملین | 100% | 66% |

## Exercise

- **Answer the Following Questions.**

1. **What wrong decision of boundary commission gave India way to Kashmir?**

**Ans:** Reddiff

2. **Describe the role of Raja Hari Singh in Kashmir dispute.**

**Ans:** Raja Hari Sing signed a commitment of military accession with Indian Government. Distric Gurdaspur the only link to Kashmir was given to India which was a Muslims majority region and this was the way for Indian army.

**3. What was declared by Indian government about Kashmir after partition of subcontinent.**

**Ans:** Pakistani tribal men from Dir entered Kashmir to support Kashmiri Muslims. Due to this struggle 1/3 area of the whole valley was freed from Indian forces.

The Indian Government announced that after the restoration of law and order, the issue should be resolved on the wish of peoples of Kashmir. On the other hand India took this issue to the security council and adopted this stand that as Kashmir being a part of India it is clear that Pakistan has attacked India.

Pakistan stressed that India is not allowed to decide about the future of Kashmir. It is the right of Kashmiris.

**4. Which UN resolution was passed in 1948 about Kashmir?**

**Ans:** Kashmiris have been living under brutal Indian occupation science 1948.They have been denied their right of self determination. The issue will be resolved if Indian government show courage boldness and flexibility in setting the issue.

**5. Why this burning issue of Kashmir is not yet resolved?**

**Ans:** It was expected that this burning issue between Pakistan and India due to which three wars took place will be resolved by U.N.O, and it will make arrangement for a plebiscite under its supervision in Kashmir.

**6. Write about the condition of Muslims in occupied Kashmir now-a-days.**

**Ans:** The Kashmiris are fighting for their independence since 1989 against 7,00,000 Indian army in the state, and it will continue till independence of Kashmir and its annexation with Azad Kashmir.

**7. Explain the population distribution of various sects in Kashmir.**

**Ans:** Muslims constitutes more than 90% of total population of Jammu and Kashmir. Even in Jammu, kargil and

some of either district, Muslims forms a substantial part of the population.

- **Fill in the Blanks.**

1. Kashmir issue has been a **Contentious** issue between Pakistan and India.
2. District Gurdaspur was the only **Gink** to Kashmir.
3. The Kashmiris are fighting for their independence since **1989** against 7,00,000 Indian army.
4. Indians expect that **Kashmiri** people would surely be in favour of Pakistan.

- **Encircle the correct answer**

1. **At the time of partition of subcontinent who was the ruler of Kashmir.**
   (a) Maharaja Ranjeet Singh (b) Raja Gulab Sing
   (c) Jawahar Lal Nehru ■ Raja Hari Sing
2. **How much Indian army is deployed in occupied Kashmir:**
   (a) 70,000 ■ 7,00,00 (c) 5,00,000 (d) 7,50,000
3. **Kashmiri Muslims freed how much part of Kashmir in 1948:**
   ■ $\frac{1}{3}$ (b) $\frac{1}{4}$ (c) $\frac{1}{5}$ (d) $\frac{1}{2}$
4. **Security council passed a resolution for an immediate seize fire in _____:**
   ■ 1948 (b) 1949 (c) 1950 (d) 1951